ایک اونکار ست گور پرساد

ترجمہ جپ جی صاحب

ترجمہ کلام آسمانی مقالات ربّانی باغِ ہدایت
دستنبوبۂ گلبن سعادت ہادیٔ ملکِ راستی اعنی سری جپ جی

الموسوم بہ

حقایق المعانی

المعروف بہ

ہادیٔ عرفان

مؤلفہ سردار گنڈا سنگھ مشرقی

ریوائیزڈ :- صوبیدار نارائن سنگھ پسر مشرقی صاحب گرنتھی باغ۔ روپڑ

شایع کردہ :- نارائن سنگھ گرنتھی باغ میموریل سوسائٹی۔ روپڑ

کنوینر :- سردار گلونت سنگھ انڈر سیکرٹری (ریٹائرڈ) پنجاب سول سیکرٹریٹ
جائنٹ ڈائریکٹر



गृह मंत्री, भारत
HOME MINISTER
INDIA

پیش لفظ

انسان نے مادی دُنیا میں کتنی ہی ترقی کیوں نہ کرلی ہو پھر بھی وہ آج تک دائمی سکون کی تلاش میں سرگرداں ہے ۔ باطنی اطمینان اُس وقت اُس کو نصیب ہوتا ہے جب وہ اپنے ظاہر و باطن کے اعمال کا جائزہ لیکر کسی صحیح روحانی پیشواء کا دامن مضبوطی سے تھام لے۔ دُنیا کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ رُوحانی سکون ہی حقیقی زندگی ہے۔ روحانی تعلیمات کسی مذہب، فرقہ یا علاقہ کے لئے محدود نہیں ہوتے ۔

آج مجھے خوشی ہے کہ گورو نانک کے اس مقدس پیام کو جو انسان کو باطنی و ذہنی تسکین مہیا کرنے میں اکسیر کا کام کرتا ہے۔ ترجمہ جپ جی صاحب، کے مجموعہ کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جپ جی صاحب اکال پُرکھ کا جپ ہے۔ مشرقی صاحب نے جس ذہنی گہرائی اور رُوحانی احساس سے یہ ترجمہ سرانجام دیا ہے وہ اپنی علیحدہ اور برگزیدہ حیثیت رکھتا ہے۔ اُن کے قلم میں جہاں کمال کی علمیت ہے وہاں عوام میں سمجھ آجانے والی زبان کی خوبی بھی ہے۔ کئی الفاظ کی تعبیر کرنے میں تو انہوں نے نئے زاویۂ ادراک کا ثبوت دیا ہے۔

مجھے آج بھی وہ دن اچھی طرح یاد ہے جب کہ سردار نارائن سنگھ جی سے میری آخری ملاقات انکی وفات سے قبل ہوئی تھی اور اس موقع پر مجھ سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے انہوں نے اپنی ان تصانیف کا ذکر کیا تھا اور ان کی عین خواہش تھی کہ اس کتاب کی طباعت عمل میں آئے۔ نارائن سنگھ گرنتھی باغ میموریل سوسائٹی روپڑ مبارکباد کی مستحق ہے کہ وہ اس روحانی پیغام کو اردو خواندہ عوام کی بہبودی کی غرض سے شائع کر رہی ہے۔

مجھے قوی اُمید ہے کہ یہ تصنیف خدا پرست دُنیا میں ایک مفید اضافہ ثابت ہوگی اور اردو و ادب کے پروانوں کے لئے بھی یہ ایک بہترین تحفہ ہوگی۔ اور ہندوستان میں مختلف مذاہب کے کروڑوں پیروکاروں کے درمیان باہم اتحاد، محبت اور پیار کو اور بڑھاوا دیگی۔

Zail Singh
ہوم منسٹر۔ انڈیا

۵۔ ریس کورس روڈ۔
نئی دہلی

خراجِ عقیدت

والد صاحب صوبیدار نارائن سنگھ گرنتھی باغ روپڑ نے چند سال قبل ترجمہ جپ جی صاحب کی تفسیر کی دوبارہ اشاعت کے لئے مسودہ تیار کیا تھا اور اسے شایع کرنے کی گرانقدر ذمّہ داری ہمیں سونپی تھی۔ ہمیں خوشی ہے کہ گورو نانک دیوجی مہاراج کی اپار کرپا سے آج ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو رہے ہیں اور اپنے بیج کھنڈ واسی پرم پوجیہ والد صاحب کی پوِتر آتما کو تہِ دل سے عقیدت کے پھول پیش کرتے ہیں۔

ہم یہ تصنیف اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت میں جو اس وقت ۸۵ سال کی عمر کی سنت سروپ مہان آتما ہیں اور جن کے آشیرواد سے ہم اپنی اس اہم ذمّہ داری کو نبھانے کے قابل ہوئے ہیں۔ تبرک کے طور پر سمرپن کرتے ہیں۔

یہ ترجمہ جپ جی صاحب نارائن سنگھ گرنتھی باغ میموریل سوسائٹی روپڑ کی طرف سے شایع کیا جا رہا ہے اور تمام حقوق سوسائٹی کے نام محفوظ ہیں۔

گوربچن سنگھ - پردھان
گوبند پورہ فارم۔ بلاسپور - یو - پی

دھرم سنگھ سپرنٹنڈنٹ
P. S. E. B.

موہن سنگھ۔ روپڑ

شوشیل کور

خاکپائے گورو نانک دیوجی مہاراج
کلونت سنگھ
بی۔ اے پنجابی۔ آنرز۔ پی ایس ایس
انڈر سیکرٹری۔ جائنٹ ڈائریکٹر (ریٹائرڈ)
پنجاب سول سیکرٹریٹ، چنڈیگڑھ۔

اونکار سنگھ - بی - اے
پبلک ریلیشنز آفیسر بھاکڑہ ننگل

بھگونت کور - بی - اے - بی - ٹی

تعارف

سب سے پہلے میں اس کتاب کے مصنف والد صاحب بزرگوار سردار گنڈا سنگھ مشرقی مرحوم (شاگرد حضرت داغ دہلوی) ساکن روپڑ (پنجاب) کو عقیدت کے پھول پیش کرتا ہوں۔ آپ تحریکِ آزادیِ ہند کے علم بردار اور سکھ مذہب کو فروغ دینے والے انیسویں صدی کے رہنماؤں میں سے ایک تھے۔ آپ اردو۔ فارسی۔ عربی۔ انگریزی۔ ہندی۔ پنجابی کے عالم فاضل اور شاعر تھے۔ ۱۸۸۶ء میں قیصرِ ہند ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ انتھم تصنیف کرکے گورنمنٹ سے پانچ صد روپیہ کا اول انعام حاصل کیا۔ آپ نے سکھ مذہب کی تبلیغ اور پرچار کے سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ نے ۱۸۸۳ء میں جنم ساکھی گورو نانک دیو جی مہاراج اردو میں تصنیف کی اور اسکی اشاعت کا اہتمام کیا۔ ۱۸۹۲ء میں جپ جی صاحب کا اردو میں ترجمہ تصنیف کیا اور چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔ آپ روپڑ کے قدیم باشندے تھے اور مشہور رامگڑھیا مثل و اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا والیانِ ریاست روپڑ سے گہرا سمبندھ رہا ہے۔

مشرقی صاحب قوم پرست (نیشنلسٹ) تھے اور بچپن ہی سے آپ کی زبردست خواہش تھی کہ لوگوں میں انگریزوں سے ہندوستان آزاد کرانے کی لہر اور جاگرتی پیدا کی جائے اور ان امور کا قلع قمع کیا جائے جو اہلِ اسلام اور اہلِ ہنود میں اختلاف کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے ۲۱ اکتوبر ۱۸۷۸ء کو تحریکِ آزادی کی بنیاد رکھی۔ ملک کے مختلف ۳۲ اخباروں میں ۳۵۱ مضامین شائع کروائے۔ ۱۸۸۵ء میں بمبئی میں کانگرس قائم ہوئی جس میں مشرقی صاحب نے نمایاں حصہ لیا۔

مشرقی صاحب آخر ۵۲ سال کی عمر میں مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۹ء کو سرگباش ہوئے۔ اس وجہ سے آپکی دلی خواہش پوری نہ ہو سکی اور جو پروگرام آپ نے مرتب کیا تھا وہ بھی ادھورا رہ گیا۔

یہاں میں اپنے پڑدادا بھائی باگھ سنگھ اور دادا بھائی بشن سنگھ جی کی خدمت میں بھی عقیدت کے پھول پیش کرتا ہوں کیونکہ ان کا اس تصنیف سے گہرا سمبندھ ہے (آپ راجہ ہری سنگھ والیٔ روپڑ اور ان کی وفات کے بعد اُن کے پوتے راجہ بھوپ سنگھ کے راج گرو تھے و اعلیٰ ممبر کونسل تھے۔ اور مقدس استھانوں کے منتظم بھی مقرر رہے۔ ۱۸۳۱ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ اور لارڈ ولیم بینٹنگ وائسرائے ہند کے درمیان روپڑ میں ملاقات ہوئی تو اس دربار کے بہترین انتظام میں بھائی صاحب بشن سنگھ نے نمایاں کام انجام دیا۔ جب انگریزوں نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی خفیہ امداد کرنے کے الزام میں ۱۸۴۷ء میں ریاست روپڑ ضبط کی تو راجہ بھوپ سنگھ والیٔ روپڑ کے ہمراہ بھائی صاحب کو بھی جلا وطن کرکے سہارنپور جیل میں قید کر دیا جہاں راجہ صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آپ ۱۸۵۵ء میں تہی دست و بے سروسامان

پیدل چل کر روپڑ پہنچے۔ اس دوران انگریز سرکار نے اُن کی کُل جائیداد و زمین تین سو بیگھہ کے قریب ضبط کر لی۔

پٹیالہ سٹیٹ فورسز سے ریٹائر ہو کر مجھے مشرقی صاحب کے روزنامچہ کا بغور پڑھنے کو موقع ملا۔ اور اُن کا دستی لکھا ہوا لٹریچر اور پُرانے ریکارڈ کا مطالعہ کیا۔ دیوانِ مشرقی، مرقع خیالات کا مسودہ مکمل کیا اور خود لکھا۔ پھر جپ جی صاحب کا ریوائزڈ ایڈیشن قلمبند کیا۔ جس کی اشاعت کی میرے دل میں زبردست خواہش تھی۔

لہٰذا اس خواہش کے زیرِ اثر اور یہ محسوس کر کے کہ سکھوں کے علاوہ کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو گورو نانک کے نام لیوا ہیں۔ بے شک وہ سکھی سروپ میں نہیں لیکن سکھی کے شردھالو ضرور ہیں۔ انہیں گورو صاحبان و گورو گرنتھ صاحب کی گورمت کے بارے جاننے کی اِچھا اور بھاونا بہت تیور ہے چونکہ وہ گورمکھی لپی بھی نہیں جانتے اس لیے ان کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بھی اِس اُردو ترجمہ کی دوبارہ اشاعت ضروری سمجھی گئی۔

جپ جی صاحب گورو نانک دیو جی مہاراج کا الہٰی و الہامی کلام ہے۔ سری گورو گرنتھ صاحب کا آغاز جپ جی صاحب سے ہوتا ہے۔ جپ وہ کلام ہے جسے سکھ دھرم کے مجموعی رُوحانی فلسفے کی بہت عمیق و بلیغ تصنیف مانا گیا ہے۔ جپ جی صاحب اکال پُرکھ کا جپ ہے جس میں اس کی ماہیت، صفت صلاہ کا بیان ہے۔ اس کی بالیدگی اور حصول کا راستہ دکھایا گیا ہے۔ ہر مذہب کے پیروکار کو یہ عالمی امن اور پیار و محبت کے پیغام سے سرشار کرتا ہے۔ حق مطلق کے پیچیدہ اور اُلجھے ہوئے مسائل کو کمالِ صداقت اور سچائی کے ساتھ جپ جی میں سُلجھایا گیا ہے۔

اِس خاندان میں چند ایک یادگاریں گورو صاحبان اور بزرگوں کی کرپا سے میراث میں چلی آ رہی ہیں۔ جن میں سے چند ایک کی تفصیل آگے دی گئی ہے۔

اِس سب کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ذمہ داری پسران خود کو سونپی گئی ہے۔ تاکہ وہ مشترکہ طور پر اس کارِ ثواب کو سرانجام دیں۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ تفسیر ہندوستان کے لوگوں میں جو مختلف مذہبوں اور فرقوں سے منسوب ہیں اور گورمکھی لپی نہیں جانتے، انسانی محبت اتفاق اور قومی یک جہتی پیدا کرنے میں اکسیر کا کام دے گی اور خدائی وحدانیت کے شیداؤں کے لئے ایک قیمتی تحفہ ثابت ہو گی۔

صوبیدار نارائن سنگھ
محلہ نہتی باغ۔ روپڑ

مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۶۹ء

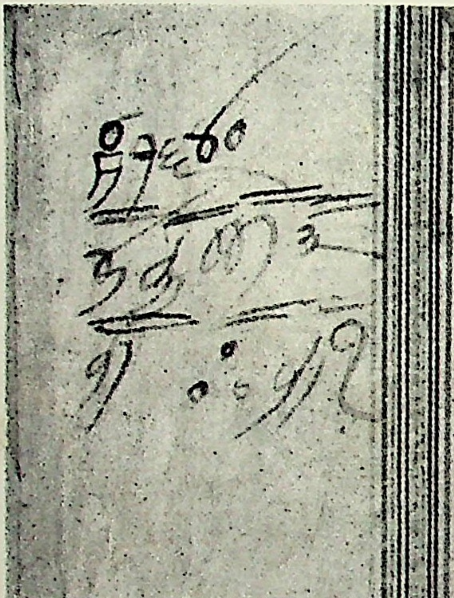
ੴ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ

ਯਾਦਗਾਰ ਪੋਥੀ ਸਾਹਿਬ

ਸਰਵਰਕ ਜਿਸ ਪਰ ਗੁਰੂ ਅਰਜਨ ਦੇਵ ਜੀ ਮਹਾਰਾਜ ਪਾਤਿਸ਼ਾਹੀ ਪੰਜਵੀਂ ਦੇ
ਸੰ: 1640 ਬਿਕ੍ਰਮੀ ਦੇ ਸੁਭ ਕਰ ਕਮਲਾਂ ਦੇ ਦਸਤਖ਼ਤ ਹਨ

ਸੂਬੇਦਾਰ ਨਰੈਣ ਸਿੰਘ ਮੈਮੋਰੀਅਲ ਸੁਸਾਇਟੀ ਗੁੰਥੀ ਬਾਗ਼ ਰੋਪੜ ਵੱਲੋਂ ਭੇਟਾ

ਬਲਵੰਤ ਸਿੰਘ

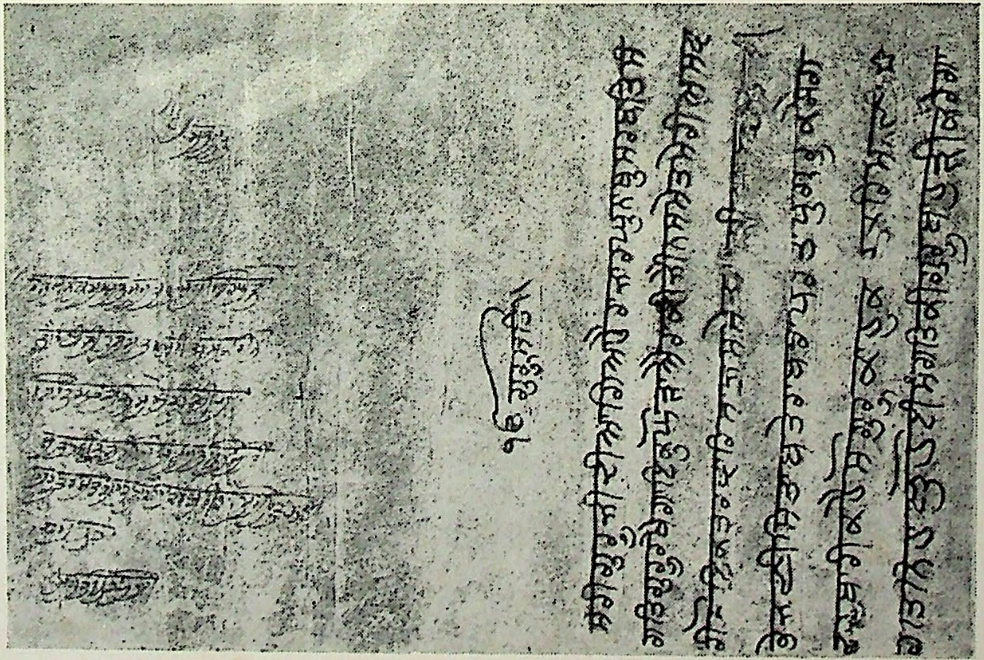


سرورق

گٹکا سکھمنی صاحب جس پر گورو ارجن دیو جی مہاراج
پانچویں گورو صاحب کے سمت ۱۶۴۰ بکرمی کے دستِ مبارک کے دستخط
ہیں۔ یہ گٹکا ہمیں والد صاحب موصوف سے وراثت میں دستیاب ہوا۔

صوبیدار نرائن سنگھ گرنتھی باغ میموریل سوسائٹی
روپڑ کی طرف سے بھینٹ۔ بلونت سنگھ

گوروگوبند سنگھ جی مہاراج کا مراسلہ قلمی



بنام راجہ رگھوناتھ۔ جس میں گورو صاحب نے اُسے عراقی گھوڑا اور تلوار ساز سمیت، بھیجنے کے لئے کہا ہے۔ یہ مراسلہ آنند پور صاحب میں ہورہی جنگ کے وقت کا ہے۔

ایک اونکار ست گور پرشاد

دیباچہ

حمد بیحد اُس احد الصمد صانع بے ہمال اور قادر ذوالجلال کو زیبا ہے
کہ جس نے چمن عالم کو گلہائے مخلوقات گوناگوں و موالید تو قلموں سے سجایا
سپاس بے قیاس اُس پرماتما لایزال اور آفریدگار بے مثال کو شایاں کہ
جس نے ایک قطرۂ ناپاک سے ایسی خوبصورت اور ماہ طلوت صُورتیں
بنا کر اُن کو خلوت علم و عقل پہنایا اور اشرف المخلوقات بنایا۔ لُطف
اور احسان اُس کا عالم و عالمیاں پر ہزاراں ہزار فضل و کرم اُس کا جہان
و جہانیاں پر بے شمار سخاوت اور نعمت اُس کی لاانتہا رحمت اور
برکت اُس کی لاتعد و لاتحصے۔ منکراں غفلت شعار اُس کے
خوان نعمت کے وظیفہ خوار اور عاصیان تبہ کار اُس کے فضل و رحمت
کے امیدوار۔ باوجود گناہوں کے دیکھنے کے اپنے بندوں پر اپنی بخشش
اور جود کا ابر برساتا ہے اور سب کو رزق پہنچاتا ہے۔

مثنوی

کریں بندے عصیاں و عیب و خطا — کرے پردہ پوشی بعفو و عطا
یہ منکر رہیں اُس کے افضال کے — وہ نازل کرے اُن پہ جود و سخا

قطعہ

اے کریمے کہ از خزانہ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم — تو کہ با دشمناں نظر داری

زبانِ گویا اُس کے ذات و صفات کے ذِکر میں لال اور بیان بے نشان سے اُس کے شکر و سپاس کا ہونا محال ہے۔

قطعہ

از دست و زبان کہ بر آید — کز عہدہ شکرش بدر آید

پس اِنسان ضعیف البیان کو لازم ہے کہ ہر وقت و ہر ساعت بدرگاہِ خُدائے عزّ و جل و خُداوندِ لم یزل عجز و انکساری کرے اور اپنی طاقت اور وسعت سے بڑھ کر پاؤں نہ دھرے۔

قطعہ

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش — عُذر بدرگاہِ خُدا آورد
ورنہ سزاوار خُداوندیش — کس نتواند کہ بجا آورد

استغفار و استظہار کو شعار بنائیے اور صبح و مسا یہ کلمہ زبان پر لائیے۔

قطعہ

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
واز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اوّلِ وصف تو ماندہ ایم

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

خدایا بے نیازا بے ہمالا
قدیما بے مثالا لایزالا

علیما عالم الغیبا حکیما
خداوندا جہاندارا رحیما

خطا بخشا کریما دستگیرا
پناہِ عالما پوزش پذیرا

میں ہوں ناپاک اور بندہ گنہگار
سیاہ نامہ پریشاں زشت کردار

رہا ہوں مبتلا حرص و ہوا میں
تباہی میں معاصی میں ریا میں

ہوا مشہور عالم میں بداعمال
گناہوں سے بُرا ہے ابتر احوال

نہ اک ساعت بھی تیری بندگی کی
عبث برباد اپنی زندگی کی

بداعمالوں سے اپنے پابگل ہوں
میں شرمندہ ہوں نادم ہوں خجل ہوں

رہی مجھکو سدا نیکی سے نفرت
بدی اور ذنب سے ہے مجھکو اُلفت

رہا مشغول کارِ رائیگاں میں
ہمیشہ مُبتلا سُود و زیاں میں

نہ سجدہ میں کبھی سر کو جھکایا
نہ پاؤں کو رہِ حق میں چلایا

نہ ہاتھوں سے کبھی کی ہے سخاوت
نہ کانوں سے سُنی ہے تیری مدحت

ہمیشہ رات کو غفلت میں سویا
دِنوں کو پیٹ کے دھندوں میں کھویا

اگر جاگا تو شبِ عصیاں میں جاگا
اگر بھاگا تو رہِ ناحق میں بھاگا

نہ کی کوشش کوئی میں نے عمل میں
رہا اُلجھا ہوا طولِ امل میں

ہوا گمراہ راہِ حق کو چھوڑا
پئے نیکانِ دیں سے مُنہ کو موڑا

یہ واجب نامۂ اعمال ہوگا
خداوندا مرا کیا حال ہوگا؟

عجب غفلت کے پھندے میں پھنسا ہوں — عجب دُنیا کی دلدل میں دھنسا ہوں
پُر از بیم و الیم و درد مندم — پریشاں روزگارم مستمندم
خدایا رحم کن بر حالِ زارم — گنہگارم مگر اُمیدوارم
گناہوں پر میرے یکسر قلم پھیر — دُعا میری ہو یہ مقبول بن دیر
تیرا احساں ہم پر ہر نفس ہے — گنہگاروں کا تو فریادرس ہے
مرے دِل کو بنا دے مخزنِ نُور — رہے اس سے سیاہی شرک کی دُور
میرا ہو معدنِ عرفاں سینہ — نہ ہو اُس میں نشانِ بُغض و کینہ
عطا کر مجھ کو توفیقِ عبادت — جُدا مجھ سے نہ کر زنہار رحمت
ہو آساں غیب سے ہر کار میرا — تیرا فضل و کرم ہو یار میرا
رہے دِل میں سدا تیری محبت — سدا سیتا رہوں میں جامِ وحدت
سرِ در سرمدی ہو مجھ کو حاصل — رہے فرخندہ و شاداں مرا دِل
رہوں آزاد میں رنج و الم سے — رہوں فارغ سدا دُنیا کے غم سے
نہ کر بہرِ شکم محتاجِ دوناں — دے اپنے خوانِ نعمت سے مجھے ناں
نہیں میں طالبِ مال و دولت — ملے مجھ کو فقط گنجِ قناعت

مرا انجام ہو با خیر و خوبی
دُعا ہر دم یہی ہے مشرقی کی

مناجات بزبانِ مشرقی

ہری ست دھرم کا موہ گیان دیجیے — شرن میں داس کو بن دیر لیجیے
سدا اشتاپ میں ہوں پاپ سے میں — سدا ہی بیمکھ رہا ہوں آپ سے میں
ہری سنتاپ میرے سب نوارو — کرپا کی درشٹ سے پاپی کو تارو
میں پاپی ہوں وسارو میرے دوشن — میں اوگن ہوں تو ہے تیجش پوشن
ہری نسکپٹ کیجے میرے من کو — نہ بھولوں میں کبھی تیرے بھجن کو
منورتھ دھرم کے ہوں جتنے تورن — کرو ہے سچدانند یہ مہ پورن
یہی اک بینتی اس داس کی ہے — رہوں تیری شرن میں یہ دیا مے
پربھو سکھ میں رہوں یا کہ دکھ میں — رہے ہر وقت تیرا نام مکھ میں
تمس اگیان دل سے دور کیجیے — ہردے کو پریم سے بھرپور کیجیے
تو ہی ہے بھگت وتسل دشٹ بھنجن — تو ہی نرلیپ ہے چیتن نرنجن
تیرا بھرپور ہے ہر وقت بھنڈار — کہ ہے سنتشٹ جس سے سرب سنسار
نہیں تیرا کسی نے انت پایا — تجھے سب نے پربھو بے انت گایا
تو دکھن کا بپت میں آسرا ہے — تو ہی پوشن بھرن سب جگت کا ہے
پربھو تو ہے میشو پہ جتن ہوں میں — تو مجھ میں ہے ولیکن بھن ہوں میں
میں آتم جیو تو پرماتما ہے — میں پاپی کشٹ تو شدھ آتما ہے
تو ہے سروگیہ اور سرب انتریامی — میں ہوں الپگیہ دھورت اور کامی

یہی ارداس ہے تجھ سے نرنکار
کہ اس آدھین کا ہو بیگ ادھار۔

خطاب بسوئے دِل

اَے دِل بدُنیا مُبتلا — اَے بندۂ حرص و ہوا
ایں خوابِ غفلت تا کجا
کرتار گو کرتار گو

مے بگذرد ہر روز و شب — عمرِ تو در لہو و لعب
فکرت نداری دِیں عجب
کرتار گو کرتار گو

رفتند پیشت ہمرہاں — ناساختہ کارِ جہاں
تو ہم روی مانندِ شاں
کرتار گو کرتار گو

چوں پُر شود پیمانِ تو — مرگ از تو گیرد جانِ تو
ایں دم کہ جان ست آن تو
کرتار گو کرتار گو

امروز کوشش اندر عمل — تا کے کُنند طولِ امل
زاں پیشتر کاید اجل
کرتار گو کرتار گو

گیرم کہ زالِ زرشوی باشی چو شیرِ نر قوی
آخر بخاک اندر روی
کرتار گو کرتار گو

داری لبِ گرچشمۂ زر حکمت روان بر بحر و بر
آخر اجل آید بہ سر
کرتار گو کرتار گو

در علم باشی بے بدل در حکمت و خبرت اجل
قادر نباشی بر اجل
کرتار گو کرتار گو

در بال باشی بال و بل در زور و قوت پیل و نل
موری مگر پیشِ اجل
کرتار گو کرتار گو

این دختر و فرزند و زن از کس نہ بینی مو تمن
ہر کس بفکرِ خویشتن
گوبند گو گوبند گو

کارے کہ داری اے جوان امروز کن امروز ہان
عہدِ ہرم آید دوان
کرتار گو کرتار گو

وقتیکه این مرغ نفس پرواز گیرد از قفس
در بند ناید باز پس
گرزنار گو گرزنار گو

اے مست سیر بوستاں خورم بکام دوستاں
یاد آور از باد خزاں
گرزنار گو گرزنار گو

در زیر چرخ چنبری باشد قیام سرسری
آخر به حسرت بگذری
گرزنار گو گرزنار گو

اے مشرقی شو بے ریا راضی به تسلیم و رضا
جاوید با صدق و صفا
گرزنار گو گرزنار گو

در نعت

سری گورو نانک صاحب

پس از حمد دارائے لوح و قلم — کہ اے مشرقی نعتِ نانک رقم
ضلالت پہ جب جگ نے باندھی کمر — لگے پوجنے لوگ شمس و قمر
زیادہ ہوا کذب کم راستی — لگی پھیلنے گھر بدی اور کجی
ہوا بیش ظلم اور انصاف کم — لگا ہونے بندوں پہ جور و ستم
رعیت کو حاکم ستانے لگے — زبردست عاجز کو کھانے لگے
ہوا نام گم خیر و ایثار کا — لگا ہونے انصاف تلوار کا
فراموش کر دل سے گائتری — برہمن نے ڈالی بغل میں چھری
اسُر نے کیا بھرشٹ سب دھرم کرم — ہوا ناستک مت کا بازار گرم
کیا نرگ جب دھرم سنسار نے — تو نانک کو بھیجا نرنکار نے
مہاراج جامع شرع متین — شہنشاہِ ملت شہنشاہِ دین
سرِ سروران سرورِ مقبلاں — شہ عارفاں مرشد کاملاں
ہو کیا ذکر ان کی کرامات کا — نظر سے کیا خاک کو کیمیا
کیا شیش نے دھوپ میں پھن بپا — ہوا فرق پر آکے سایہ فگن
ستادہ ہوئے جب بصفِ نماز — کیا قلبِ نواب کا کشفِ راز
دلِ شاہ مصروف حجرہ ہوا — ادھر قاضی کو خوفِ کرہ ہوا
کیا جب انہوں نے عیاں رازِ دل — ہوا خیرہ نواب قاضی خجل

؎ ادھر

نظر سے خزف کو بنایا طلا سما تک نہ سایہ شجر کا پڑا
قدم زن ہوئے بحر پہ مثلِ پر اُڑے ۱؎ آسمانوں میں بے بال و پر
بیاباں کو رشکِ خیاباں کیا عجب شانِ حق کو نمایاں کیا
مغنی کو کھانے کو ریٹھا دیا رطب کی طرح اُس کو میٹھا کیا
پڑا پشتِ ماہی پہ جب پاک پا ہوا اُس کو انساں کا قالب عطا
قدمبوس آ کر ہوئے جن و دیو فراموش اُن کو ہوا رنگ و ریو
تنِ پاکِ مجذوم سے جب لگا ہوئی اُس کو حاصل مرض سے شفا
کیا طوف کعبہ نے گردِ قدم ہوئے سب مجاور ندیمِ ندم
فلک پہ اڑے جوگیانِ حروں کیا عونِ حق سے انہیں سرنگوں
پلایا انہیں شیر بچہ چاہ سے عیاں آگ کو بھی کیا کاہ سے
جہاں سے گئے جب بسوئے جناں نہ تھا جسم کا زیرِ چادر نشاں
غرض بے شمار اُن کے ہیں معجزے زبانِ قلم کیا بیاں کر سکے
ملا جب شرف اُن کو معراج کا رہے زیرِ صد سدرۃ المنتہیٰ ۲؎
سوئے چرخ بالا سے بالا گئے وہاں چھوڑ بالا کو اقصےٰ گئے
نہ بالا رہا بلکہ مردانہ بھی رہی طاقت اُن میں نہ پرواز کی
وہ درگاہِ نورٌ علےٰ نور تھی تجلا میں مانندِ صد طور تھی
ہوئے جب تجلا میں قدرت کے گم صدا گوش میں آئی آواز قم
ہویدا ہوا نورِ ربِّ جلیل ندا غیب سے تب ہوئی کاے خلیل
یہ ہے ساغرِ زندگی نوش کر جو ارشاد ہو غیب سے گوش کر

۱؎ عالم ارواح کی سیر سے مراد ہے

ہوئے جس قدر پیش تر انبیاء — تجھے سب کا سردار ہم نے کیا
سفر کر جہاں کا تو مردانہ وار — مخالف سے دل میں نہ ڈر زینہار
جو گمراہ ہیں مردم بے خبر — انہیں خوابِ غفلت سے بیدار کر
ہدایت سے اُن کو دکھا دینِ پاک — نہ ہوں تا براہِ ضلالت ہلاک
جو لائے گا مذہب پہ تیرے یقیں — مقام اُس کا ہوگا بہشتِ بریں
رہوں گا میں یاور ترا ہر زماں — مشیّت مری ہوگی تیری زباں
بحکم خداوند ارض و سما — دکھایا سب عالم کو راہِ ہدا
گئے ہند سے سوئے روم و عرب — ہوئی مہتدی اُن سے مخلوق سب
ہوا جو قدمبوس اک بار بھی — خبر پائی اُس نے سب اسرار کی
جو درگاہ میں اُن کے حاضر ہوا — ہوئی دور سب اُسکی حرص ہوا
گئے جب بسوئے بہشتِ بریں — تو انگد ہوئے مالکِ تختِ دیں
ہدایت کے روشن وہ تھے آفتاب — ہوئے اُن سے خورد و کلاں فیض یاب
کیا ظلمتِ بُت پرستی کو دُور — جہاں میں صداقت کا پھیلایا نور
ہوا جب بہشت اُن کا آرامگاہ — امرداس کو بخشا تخت و کلاہ
جھکے اُن کے آگے فقیر و امیر — ہوئے مہتدی اُن سے برنا و پیر
کیا ترک جب عالمِ بے اساس — تو عالم کے رہبر ہوئے رامداس
دکھایا جہاں کو رہِ مستقیم — جہاں سے گئے سوئے دار النعیم
تہی جب ہوا تختِ پیغمبری — تو ارجن ہوئے والئے سروری
سخنداں سخن گوئی و شیریں زباں — شہ مقبلاں مرشدِ دو جہاں
مرتب کیا اک کلام مجید — وہ ہے بید گویا یہ طرزِ جدید

شہادت کا شربت جب آخر پیا ہوئے ہرگوبند اُن کی جا رہنما
ہُوا سبز اُن سے نبوت کا باغ ہدایت کا عالم میں روشن چراغ
ہوا شُہرہ جب اُن کی شمشیر کا ہراساں ہوا دل جہانگیر کا
بعونِ خُدا داورِ بے مثال سیہ بخت چندو ہوا پائمال
ہوا معتقد شاہِ گردن فراز جہانگیر سر بر زمین نیاز
ہُوا جب سر بر نبوت تہی بہ ہر رائے آمد کُلاہ مہی
وہ باغ ہدایت کے تھے باغبان شہ دو جہاں والیٔ انس و جاں
ہدایت سے سب کو کیا بہرہ ور نظر سے کیے کور صاحب نظر
ہُوئے جب رواں سوئے دار البقاء تو ہر کرشن مرشد ہوئے رہنما
بظاہر وہ تھے گو صبا و صغیر حقیقت میں تھے پیر روشن ضمیر
رکھی فرق بالوں پہ انگشت جب تو سلطان نے چُومی زمین ادب
روانہ وہ جب سوئے سُرلوک ہوئے شہ دین تیغ بہادر ہوئے
نبوت کی گلشن کے تابندہ گُل شہ دوسرا واقف جزو و کل
دکھایا سب عالم کو راہِ نجات مُریدوں کی سب حل کیں مشکلات
ستم جب لگا کرنے اورنگ زیب دلش غافل از بیم روزِ حسیب
کیا اُن کو جب شاہ نے شہر بند بہت روز تک اُس کو کی وعظ و پند
کہا شاہ رکھ دل میں خوفِ خُدا نہ کر بندگانِ خُدا پر جفا
فقیروں کو ایذا نہ دے زینہار مُعطل نہیں گردشِ روزگار
فقیر ار بہ شب نالۂ سر کند جہاں را بیک دم بہم بر کند
مگر کی نہ اُس بدسگال نے باوری سر شاہ میں تھا سر داوری
وہ مجبور تھا حُکم تقدیر سے کہا یوں ابھی قتل شمشیر سے

اُدھر تیغ پر دستِ قاتل پڑا — ادھر سر سوئے چرخ گرداں اُڑا
گیا فرق جب سوئے دارالفرار — مخالف ہوئے دل میں سب شرمسار
ہُوا بخت گم شاہِ مغرور کا — زمیں پر گرا تاج تیمور کا
سرِ شاہِ ملت اُڑا عرش پر — ستمگار کا سر گرا فرش پر
تنِ شاہ شاہاں نہ بے سر ہُوا — کہ بابر کا اورنگ بے سر ہُوا
ہُوا ختم اقبال تیموریہ — بحکمِ خُدا بختِ بابریہ

چھپا کوکبِ حشمتِ مغلیہ
ہُوا نُور افگن خورِ خالصہ

در نعت

سری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج

مشرقی لکھ مدحتِ گوبند سنگھ | سرورِ کونین شہ عسپت شرنگ
والیِ دیہیم و خداوند بخت | نصرت الذاں و خداوند بخت
آخرِ پیغمبراں خیر الوریٰ | ہادیئے دو عالم و نور الہدیٰ
سنتے ہی جب اُن سے ملا زنگ و زیب | لرزاں ہوا کوشکِ اورنگ زیب
ہند میں ہیبت کا بجا دمدمہ | دشمنوں کا دم میں گرا دمدمہ
مقرر ہوا تخت آنند پور | رشکِ فضائے جہاں دار السرور
کوہ پر جب حق کی تجلی ہوئی | طور نمودار ضیا مجلّی ہوئی
نور سے شمشیر ہوئی اک عیاں | کالی نے تتی گویا نکالی زباں
غیب سے پھر آئی صدائے مہیب | پکڑ ہاتھ میں شمشیر اے حبیب
ہاتھ میں شمشیر یہ ہوگی اگر | منہزم سب ہونگے عدوِ بد سیر
دشمنوں کو اس سے تو کر پائمال | [illegible]
غازیوں کو تو پلا آبِ حیات | تاکہ ڈرے جنگ میں اُن سے ممات
پیکے اسے غازی مثالِ پلنگ | بے خطر جائیں گے بہ کامِ نہنگ
غضب سے جب انکو ملی تیغ تیز | پست عدو سب ہوئے وقتِ ستیز
جنگ میں اعدا کا جگر خوں ہوا | حالِ حریفاں دگرگوں ہوا
مفسدوں کا رن میں ہوا رنگ فق | خوف زدہ ترک ہوئے مثلِ لق

وقت وغا شیروں کا سُن ہمہمہ — دشمنوں کا بند ہُوا دمدمہ

بیم سے ہیجا میں بتائیدِ حق — خود بخود اعدا کا ہُوا سینہ شق

تن سے ہُوا دور سرِ بدسگال — سُمِ ستوراں سے ہُوا پایمال

دُور ملیچھوں کو کیا ہند سے — مار اُنہیں پار کیا سندھ سے

اگر وہ نہ آتے میانِ انام — تو باقی نہ رہ جاتا ہندو کا نام

دھرم کا مِلتا جہاں میں نشاں — بید نشدی گُم ثمر بید ساں

سرنگوں ہُوا علمِ بابری — زیر و زبر دم میں ہوئی داوری

ہندو تسفالوں سے ہوئے شیرِ نر — حق سے ملی حشمت و فتح و ظفر

کب ہو رقم مجھ سے مدیحِ جناب — ذرّہ کہاں اور کہاں آفتاب

روک قلم مشرقی بے خبر
واہ گورو واہ گورو وِرد کر

سببِ تالیفِ کتاب

طالبانِ شریعت وطریقت وشائقانِ معرفت وحقیقت ۔ واقفانِ رموزِ عرفان وایقان وعالمانِ اسرارِ صدق وایمان پر روشن ومبرہن ہو کہ جب عالم پر لوگوں نے پرستش خدائے وحدہٗ لاشریک کو بھلایا اور طرح طرح کی بدعتوں اور گمراہیوں میں دل کو لگایا تو خداوندِ ذوالجلال اور خالقِ لایزال کے حضور سے سری گورو مہاراج نانک نرنکاری مقبول بارگاہ باری کو الہام ہوا کہ ایک کلام معجز البیان تیار کر کہ جس کو پڑھ کر اور سن کر لوگوں کے دل سے ظلمتِ شرک دور ہو اور گم گشتگانِ بادیۂ ظلمت وضلالت کو منزلِ ایمان وعرفان اور مسلک نجات کا راستہ ملے تیری بانی مقبولِ بارگاہِ ربانی اور منظور درگاہ یزدانی ہے ۔ جو کلام تیری زبان سے نکلے گا ۔ مثلِ آبِ حیات مخلوق کے لئے باعثِ نجات ورستگاری ہوگا اور جو میرا بندہ صدق ویقین اور حضورِ قلب سے اس کو پڑھے گا موت کے عذاب اور تناسخ کے گرداب سے چھوٹ کر سرورِ سرمدی اور راحتِ ابدی حاصل کرے گا ۔ اس بحرِ عالم پُر تشویش اور دریائے دار الحزن سے پار ہونے کے لئے وہ کلام پاک مانند جہاز کے ہوگا ۔ جو اس پر سوار ہوگا اس بحرِ خونخوار اور قلزم ناپیدا کنار سے صحیح وسلامت پار ہوگا ۔ جب یہ الہام ربانی سری گورو جی مہاراج کو ہوا تو انہوں نے عالم کی

نجاتِ ابدی مخلوق کے اُدّھار کے لئے یہ کلام مستدام و سخنِ قدر النظام
تصنیف فرمایا اور نام نامی اس کا جپ جی رکھا۔ جو چار حروف پر مشتمل
ہے۔ شرح اس نام کی ہونی دشوار ہے۔ یہ مجموعہ چہار حروف گویا چاروں
بیدوں کا سار ہے۔ شریعت طریقت معرفت حقیقت۔ ان چاروں
مراتب کا مخزن ہے۔ اور عالمِ ناسوت اور جبروت اور ملکوت اور
لاہوت کے اسرار کا معدن ہے۔ ست جگ تریتا۔ دواپر کلجگ۔
چاروں زمانوں کی عبادت کا خلاصہ ہے۔ اور چاروں ورنوں کے لئے
ہدایت کا مجموعہ ہے۔ بیشمار بندگانِ خدا نے اس پاک کلام کی
برکت سے نجات حاصل کی اور حیاتِ ابدی پائی۔ بیشمار حاصل کر رہے
ہیں۔ اور بے شمار آئندہ حاصل کریں گے۔ گویا اس چشمۂ آبِ حیات
کی برکت اور فیض تا ابد جاری رہے گا۔ چونکہ بیشتر یہ کلام زبانِ گورمکھی
میں مرقوم ہے۔ اس لئے اس سے صرف وہی لوگ فیض یاب اور بہرہ اندوز
ہوتے تھے کہ جو علم گورمکھی سے آشنا ہوتے تھے۔ چونکہ فی زمانہ
زبانِ اُردو کا رواج تقریباً تمام ملک ہندوستان میں پھیل گیا ہے۔
اس لئے مُدّت سے مرکوزِ خاطر اس بے بضاعت اور بندہ کم استطاعت
کے تھا کہ ایک ترجمہ اس کا عام فہم سلیس اُردو میں تیار کیا جائے تاکہ
ہر کہ و مہ اس کی فیضِ برکت سے بہرہ یاب ہو۔ مگر چونکہ یہ کام ایک
نہایت نازک ذمہ داری کا تھا اور اُس کے سرانجام کے لئے اعلیٰ لیاقت
علمی اور واقفیت دینی کا ہونا ضروری تھا۔ اس لئے اس ارادہ سے باز
رہا۔ مگر چونکہ کوئی ترجمہ اُردو حسبِ منشائے خاطر نظر نہ آتا تھا۔ بار
بار دل اسی کے پورا کرنے کو آمادہ ہوتا تھا۔ اگرچہ ایک آدھ ترجمہ اُردو

دیکھا بھی گیا مگر وہ ایسا مختصر تھا کہ بعض مطالب کلام کبھی گم ہو گئے تھے۔ اور بہت سے مقامات کا غلط ترجمہ کیا گیا تھا جس سے پڑھنے والے کو اصلی کلام کا حُسن معلوم نہ ہوتا تھا۔ اور پوری پوری لذّت مضمون کی حاصل نہ ہوتی تھی۔ آخر دل نے عزم بالجزم اور ارادہ مصمّم کر لیا کہ جو ہو سو ہو ایک ایسا اردو ترجمہ تیار کروں کہ جو تاویلات تفرقات سے خالی اور اصلی کلام کی خوبیوں سے پُر ہو۔ لفظی معنے بھی ہوں اور مقامات ضروری اور فقرات پیچیدہ کی شرح بھی ہو۔ چنانچہ بتائیدِ ازلی میری محنت بار آور ہوئی۔ یعنے ترجمہ باخیر و خوبی انجام کو پہنچا۔ دل نے چاہا کہ اس کا ایسا نام تجویز کیا جائے کہ جو موزوں بھی ہو اور تاریخی بھی۔ بعد غور و پرداخت کے اس کے دو نام تجویز کئے ایک حقائق المعانی اور دوسرا ہادیٔ عرفان۔ دونوں سے سمت ۴۲۱ نانک شاہی بر آمد ہوتا ہے کہ جو اختتام ترجمہ کا سال ہے۔ اے خداوند ارض و سما اے دارائے ہر دو سرائے تیری درگاہِ پاک اور جناب معلّے میں اس عاصی و گنہگار اور ذرہ بے مقدار کی التجا اور استدعا ہے کہ جو شخص خلوصِ عقیدت اور صدقِ ارادت سے اس کلام پاک کو ایک بار بھی پڑھے اس کو اپنے فضل و کرم سے سعادت دارین اور نجاتِ ابدی اور سرورِ سرمدی عطا کر۔ اِس عاصی اور دیگر کل بندگان کو غریقِ لجہ مغفرت کر۔

گنڈا سنگھ مشرقی

التماس
بخدمت ناظرین والا تمکین

اصحاب خبرت و بصیرت کی خدمت میں بصد تعظیم گزارش ہے
کہ اس احقر العباد نے محض آپ کی قدردانی و چشم پوشی اور بلند نظری
اور حق شناسی کی اُمید پر اِن اوراق کو لکھا ہے۔ نہ مجھ کو کچھ علمی
لیاقت ہے اور نہ دعوئے فضیلت۔ نہ کبھی بزرگانِ دین کی صحبت
سے فائدہ حاصل کیا۔ اور نہ کبھی کاملانِ روزگار کی ملاقات کا شرف
ملا۔ مدام زاویہ نشین گمنامی اور گوشہ گزین ناکامی اس کو رہا۔ آپ کی
ذاتِ قدسی صفات سے امید ہے کہ آپ صرف حسنات پر نظر فرمائیں گے۔
اور قبایح کو ذیل عفو سے ڈھانپیں گے۔ کہ یہی شیوۂ صاحبانِ دانش و بینش
ہے۔ میں نے محض ابنائے روزگار کی سیر و گلگشت کے لئے اس
گلبنِ معرفت اور گلشنِ حقیقت کو آراستہ و پیراستہ کیا ہے تاکہ
مشامِ عالم اس کی روایح مضامین سے معطر و معنبر ہو۔ پس آپ اس
کی گلگشت سے اپنے دل و دماغ کو تر و تازہ بنائیں۔ دامنِ آرزو کو
گلہائے مُراد سے بھریں۔ خار و خاشاک کی طرف نظر نہ کریں۔ گُل کے
ساتھ خار اور نوش کے ہمراہ نیش ہوتا ہے۔ جہاں گُل حاصل ہوں وہاں
خار کی خلش اور جہاں نوش ملے وہاں نیش کی نشتر سے رنجیدہ ہونا

شیوہ دانایان روزگار اور مبصران خجستہ اطوار کا نہیں ہے۔ بعض اصحاب کا شعار محض نکتہ چینی اور عیب جوئی ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ دس حسن اور ایک قبیح پاتے ہیں۔ اُن محاسن کو چھوڑ کر قبیح کو نظر میں لاتے ہیں۔ حسد و حقد اور بغض و کینہ کا سینہ کو سفینہ بناتے ہیں۔ شہد کھانے اور زہر اُگلتے ہیں۔ مثل چغد و بوم گلشن کو چھوڑ کر ویرانہ کو بھاگتے ہیں اور مانند شپر روشنی سے آنکھیں بند کرتے اور تاریکی میں جاگتے ہیں۔ اور مگس وار چمن کو چھوڑ چھیچھڑے پر مائل ہوتے ہیں۔ ایسے اصحاب کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ اگر وہ اپنے طبیعت اور عادت سے مجبور ہوں تو ناحق اوقات کو ضائع نہ کریں اور اِن اوراق کو مطالعہ میں نہ لائیں اور بجائے آفرین نفرین اور بجائے رحمت زحمت کا اس فقیر حقیر کو مستحق نہ بنائیں۔ حق شناسانِ باصفا و نظارگیان با جود و عطا سے کامل امید ہے کہ جب وہ اس حروف سے استفادہ کریں تو اس گنہگار کے حق میں دُعائے مغفرت کریں۔

؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

تمام شد دیباچہ حقائق المعانی

ੴ

ایک اونکار ست گور پرشاد

ੴ ایک اونکار

واحدِ مطلق مظہرِ صفات ثلثہ

شرح۔ زبان سنسکرت میں صرف ੴ لکھتے ہیں۔ شروع میں ایک کا عدد نہیں لکھتے مگر اس کو محذوف سمجھتے ہیں۔ گورو نانک دیوجی نے اس اسمِ اعظم کے زیادہ واضح کرنے کے لئے اُس کے پہلے ایک کا عدد بڑھا دیا ہے۔ یعنے ایشور وحدہٗ لا شریک ہے۔ کوئی اس کا ثانی نہیں ہے۔ برہما۔ بشنو۔ مہیش اُسی ذات بحت کی تین صفات ہیں۔ کل کائنات کا پیدا کرنے والا اور پھر سب عالم کو نابود کرنے والا بھی وہی ایک ہے۔ از روئے دیا کرن اس لفظ کے معنے رکشا یعنے حفاظت کرنے والے کے ہیں۔ ਅਵ سے اس کو مشتق مانا گیا ہے کہ جس کے معنی رکشا کرنے کے ہیں۔ یہ اسمِ اعظم اور مقدس نام نہایت کثیر المعنی ہے۔ اسی واسطے گورو مہاراج نے اس کو اس جپ کے شروع میں لکھا ہے۔ اس کی کچھ تفصیل اس جگہ میں لکھی جاتی ہے۔ یہ لفظ تین حروف ਅ اکار ਉ اُکار ਮ مکار سے بنا ہے۔ تینوں حروف کی تفصیل علیحدہ علیحدہ ہے ਅ اکار کی تفصیل حسب

ذیل ہے:-

ਵਿਰਾਟ وراٹ - جو کُل کائنات کا بنانے والا ہے۔

ਅਗਨਿ اگنی - جو گیان سروپ اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔

ਵਿਸ਼੍ਵ وِشو - جو محیطِ کُل ہے۔

اُکار کی تفصیل

ਹਿਰਨਯਗਰਭ ہرنیہ گربھ - جس کے قبضہ و تصرف میں سورج وغیرہ عالم ہیں اور جو ان کو منور کرتا ہے۔

ਵਾਯੁ وایُو - جو سرب شکتیمان یعنے قادر علی الاطلاق ہے۔

ਤੈਜਸ تیجس - جو تمام عالم کا روشن کرنیوالا ہے۔

مکار کی تفصیل

ਈਸ਼੍ਵਰ ایشور - جو تمام جہانوں کا مالک سرب شکتیمان ہے۔

ਆਦਿਤ آدتیہ - جو لازوال ہے۔

ਪ੍ਰਾਗਯ پراگیہ - جو گیان سروپ اور سروگیہ یعنی دانائے کُل ہے۔

جس ایک نام میں اسقدر صفاتِ خداوندی و اوصاف ایزدی شامل ہوں اُسکا مہاتم کس قدر ہے۔ خود پڑھنے والا قیاس کر سکتا ہے۔

ست نام ਸਤਿਨਾਮੁ اس کا نام حق ہے۔

شرح - ست اُس شے کو کہتے ہیں کہ جسکا عدم تینوں زمانوں میں نہ ہو۔ یعنی پرمیشور ازلی و ابدی ہے اور عدم نسبت سے بری ہے۔ نام سے مراد ذاتِ حق سے ہے۔

کرتا پُرکھ ਕਰਤਾ ਪੁਰਖੁ خالقِ کُل ہے۔

نِربھَو ਨਿਰਭਉ خوف سے پاک ہے۔

شرح۔ بعضوں نے ਭਉ کے معنے جہان کے لئے ہیں کہ جس سے مراد مایا سے ہے۔ مگر یہ معنی مضمون کے ساتھ چسپاں نہیں ہیں سنسکرت میں صحیح لفظ بھَے ਭਯ ہے کہ جس کے معنے خوف کے ہیں۔ یعنی پرمیشور بیم وخوف سے بری ہے۔ کسی دوسرے سے اس کو خوف نہیں ہے۔ خوف دوسرے سے ہُوا کرتا ہے۔ وہ لاثانی اور لاشریک ہے۔ پھر خوف کس سے ہو۔ یہ لفظ بدل کر پنجابی زبان کے لہجہ کے موافق بھَو لکھا گیا ہے۔ ورنہ کچھ گورو صاحب لفظ کی اصلیّت سے ناواقف نہ تھے۔ چنانچہ ਭੈ ਵਿਚਿ ਸੂਰਜੁ ਭੈ بھَے وِچ سورج بھَے وِچ چند انہیں کا قول ہے۔ جہاں جو لفظ مناسب سمجھا گیا ہے لکھا گیا ہے۔

نِروَیر ਨਿਰਵੈਰੁ

عداوت سے پاک ہے۔

شرح۔ چونکہ ایشور بے ہمال و لاشریک ہے۔ اِس لئے اس کو کسی سے عداوت نہیں۔ کیونکہ عداوت ہمسر اور دوسرے سے ہُوا کرتی ہے۔ علاوہ اس کے عداوت کا باعث ایذا اور رنج ہوتا ہے۔ جو محتاج یا الغیر ہونے کے سبب سے پہنچتا ہے۔ وہ وہ قایم بالذات ہے۔ اور آنند سروپ ہے

کسی سے اُس کو احتیاج نہیں ہے۔ پھر عداوت کہاں سے پیدا ہو۔

ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ اکال مُورت
موت سے پاک ہے۔

شرح۔ مُورت سے مُراد یہاں سروُپ سے ہے۔ یعنی ذاتِ حق جیؔ لاہموت ہے بباعث ہونے ست کے۔ مرتا وہ ہے جو پیدا ہوتا ہے نہ وہ پیدا ہوتا ہے اور نہ کبھی مرتا ہے۔ ہمیشہ ایک ہی حال میں رہتا ہے۔ چُنانچہ جیؔ لاہموت ہونیکی عِلّت کو گورو صاحب خود آگے بیان فرماتے ہیں۔

ਅਜੂਨੀ اجُونی
پیدا ہونے اور جون میں آنے سے پاک ہے۔

شرح۔ پہلے گورو صاحب فرما چکے ہیں۔ کہ پرمیشور لاہموت یعنے موت سے پاک ہے۔ اب اس کا سبب بیان فرماتے ہیں۔ یعنے کیونکہ وہ پیدا نہیں ہوتا۔ بباعث حدوث سے پاک ہونے کے فنا سے پاک ہے۔ گورو صاحب کے اِس قول سے بخوبی ثابت ہے کہ ایشور جُون میں نہیں آتا۔ پس اِن لوگوں کا عقیدہ باطل ہے جو کہتے ہیں کہ پرمیشور جب ضرورت ہوتی ہے جُون میں آ کر جہاں کا اُدّھار کرتا ہے۔ اِن لوگوں کو اِس شبد سے ہدایت حاصل کرنی لازم ہے یہ ایک عام عقیدہ لوگوں کا ہے کہ پرمیشور اوتاروں کی جُون میں آکر قالبِ انسانی کو اختیار کرتا ہے۔ اسی لیۓ وہ اوتاروں کو عین پرمیشور سمجھتے ہیں اور اُن کی اُس کے استھان میں پرستش کرتے ہیں۔ یہ لوگ گورو صاحب کے اس قول سے بے خبر ہیں۔ اِسی عقیدہ کی تردید میں سری گُرو گوبند سنگھ جی مہاراج نے بھی

سری مُکھ واک سوتوں میں ہدایت فرمائی ہے۔ اور چھپے چوپئی میں تحریر فرمایا ہے کہ جو ہم کو پرمیشور اُچرہیں۔ تے سبھ نرک کُنڈ میں پرہیں۔ یعنے جو ہم کو خدا کہے گا۔ وہ داخل جہنم ہوگا۔ جبکہ خود گورو صاحبان کے قول سے اِس عقیدہ کی تردید ہوتی ہے۔ تو اس کے باطل ہونے میں کیا شبہ ہے۔

سَے بھنگ

ਸੈਭੰ

قایم بالذّات ہے۔

شرح:۔ یعنے پرمیشور محتاج بالغیر نہیں ہے قایم بالذّات ہے۔ یہ لفظ ਸ੍ਵੈਭੂ سوئمبھو کا مُخفف ہے۔ یہ تصرّف بلحاظ زبان پنجابی کیا گیا ہے۔

گور پرساد جپ

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਜਪੁ

مُرشد حقیقی ہے۔ مہربان ہے۔ اِس کا وِرد کر۔

شرح ۔ گورو جی نے گویا حقیقی گورو اور مُرشد صرف پرمیشور کو ہی مانا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اِن اوصاف والا جو پرمیشور ہے جو سراپا مہربان ہے۔ اس کا جاپ یعنے وِرد کر۔ یہ ہدایت گوروجی نے کُل عالم کو فرمائی ہے۔ بعض اِس کا اس طرح سے ارتھ کرتے ہیں کہ گورو کی مہربانی سے اُسکو جپ۔ مگر اول معنے لطف میں۔ پرساد کے معنے فردوس کے بھی ہیں۔ یعنی وہ مُرشد فردوس ہے مشاہدہ قدرت حق سے انسان طرح طرح کے تجربات حاصل کرتا ہے اور معائنہ دفتر کائنات سے نوع بنوع کے سبق سیکھتا ہے۔ پیدا ہونے کے زمانہ سے تا دمِ واپسیں خداوند کی قدرت اور صنعت کا دفتر شب و روز

اُس کی تعلیم کے لئے کھلا رہتا ہے اور تعلیم سے جب انسان فارغ ہوتا ہے۔ تو محض ناتجربہ کار خیال کیا جاتا ہے تاوقتیکہ وہ مشاہدات قدرت و تماشائے روزگار کا حقہ نہ کر لے۔ انسانی ہدایت اور تعلیم انسان کے لئے ایک محدود زمانہ تک جاری رہتی ہے۔ مگر تعلیم الہٰی جیسے کہ اُوپر بیان ہُوا تمام عمر اس کے لئے جاری رہتی ہے۔ پس صاف ثابت ہو گیا کہ اصلی گورو اور حقیقی ہادی انسان کا صرف خداوند ہے

مؤلف

باغ و بُستاں و برگ ہائے شجر
ہیں معُلم برائے اہلِ نظر

ਆਦਿ ਸਚੁ آد سچ

ظہُورِ عالم سے پیشتر حق تھا۔

شرح ۔ اس سے پیشتر گوروجی نے ہدایت فرمائی ہے کہ نامِ حق کا وِرد کر اب اس وِرد کی تشریح فرماتے ہیں کہ اس طور سے نامِ حق کی محبت کر۔ یعنے ایسے پرمیشور کے نام کا وظیفہ پڑھ کہ جو ظہُور عالم سے پیشتر ازل سے حق تھا۔

ਜੁਗਾਦਿ ਸਚੁ جُگاد سچ

عالم کے ظہُور کے وقت بھی حق تھا۔

شرح ۔ یعنے ظہورِ عالم سے پیشتر بھی حق تھا اور ظہُور عالم کے وقت بھی حق تھا۔ یہ دونوں صفات زمانہ ماضی سے متعلق ہیں۔ اس کے بعد فرماتے ہیں۔

ਹੈ ਭੀ ਸਚੁ

ہے بھی سچ

اب بھی حق ہے۔

شرح۔ یہ صفت زمانہ حال سے متعلق ہے۔ یعنے جیسے وہ زمانہ ماضی میں حق تھا ویسے ہی زمانہ حال میں بھی حق ہے۔ پھر فرماتے ہیں۔

نانک ہوسی بھی سچ

ਨਾਨਕ ਹੋਸੀ ਭੀ ਸਚੁ

اے نانک آئندہ بھی وہ حق ہوگا۔

شرح۔ یہ صفت زمانہ مستقبل سے متعلق ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ پرمیشور تینوں زمانوں میں حق ہے۔ وہ کبھی متغیر اور متبدل نہیں ہوتا۔ جب پرمیشور عالم کو بعد ایک خاص مدت کے نابود کرتا ہے تو اسکے بعد اپنے سبھاؤ کے مطابق پھر اس کو پیدا کرتا ہے۔ اس درمیانی زمانہ کا نام آد ہے اور یہ پرواہ سرشٹی کا انادی ہے۔ اسی کا نام ازل ہے یعنے ایسا زمانہ کہ جس کا کوئی آغاز نہیں ہے۔ گویا گورو صاحب نے ست نام کی تفسیر فرمائی ہے کیونکہ ست وہ پدارتھ ہوتا ہے کہ جو تینوں زمانوں میں حق ہو۔ اس سے آگے سری گورو نانک جی مہاراج مرتبہ رضا و تسلیم کی بزرگی کو بیان فرما کر اس کے اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے ہیں۔

پوڑی پہلی

ਸੋਚੈ ਸੋਚਿ ਨ ਹੋਵਈ ਜੇ ਸੋਚੀ ਲਖ ਵਾਰ

سوچے سوچ نہ ہووئی جے سوچی لکھ وار

فکر کرنے سے اس کا فکر نہیں ہو سکتا چاہے لاکھ دفعہ فکر کریں۔

شرح ۔ یعنی اگر انسان چاہے کہ مَیں کُنہ ذاتِ حق کو فکر کے ذریعہ سے دریافت کروں تو یہ محال ہے۔ کیونکہ لا محدود اور غیر متناہی چیز کا محدود شئے کے احیط میں آنا سراسر ناممکن ہے۔ انسان اپنے ناقص فہم و ادراک سے اُس کامل اور محیطِ کُل کی قدرت کا شمہ بھی اپنے ذہن میں نہیں لا سکتا۔ بقول سعدیؒ۔

شعر

چہ شبہا نشستم دریں دیر گُم　　کہ حیرت گرفت آستینم کہ قُم

بیت

نہ ادراک در کُنہ ذاتش رسد　　نہ فکرت بغورِ صفاتش رسد

بعض کُل شبد میں ਸੋਚ کے معنے پاکیزگی کے لیتے ہیں اور اس طرح پر معنے کرتے ہیں کہ ظاہری پاکیزگی سے باطنی صفائی نہیں ہوتی۔ خواہ لاکھ دفعہ صفائی کریں مگر یہ معنے عبارت اور مضمون سے مربوط نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کے اگلے شبد میں گورو صاحب نے خاموشی کا ذِکر کیا ہے۔

خاموشی کے ہمراہ قوتِ متخیلہ کا ذکر الطف ہے نہ کہ پاکیزگی کا۔ بعض اوّل ਸੋਚ کو پاکیزگی اور دُوسرے کو سوچنے اور تیسرے کو پاکیزگی کے معنوں میں لیتے ہیں اور اس طرح پر معنے کرتے ہیں کہ جسم کی صفائی سے اُس کی قدرت خیال میں نہیں آ سکتی۔ خواہ لاکھ بار صفائی کریں۔ مگر اگلے دو شبدوں میں جو الفاظ شروع شبد میں گورو صاحب نے استعمال فرمائے ہیں۔ وہ ہم جنس ہیں۔ چنانچہ ਚੁਪ ਚੁਪੈ دونوں جگہ خاموشی اور ਭੁਖ ਭੁਖਿਆ دونوں جگہ بھوک کے معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ਸੋਚ کے مختلف معنے کرنے درست نہیں ہیں بلکہ اس کو ایک ہی قسم کے معنوں میں لینا درست ہے۔

ਚੁਪੈ ਚੁਪ ਨ ਹੋਵਈ ਜੇ ਲਾਇ ਰਹਾ ਲਿਵ ਤਾਰ

چُپّے چُپ نہ ہووئی جے لائے رہاں لِو تار

خاموش ہونے سے خاموش نہیں ہو سکتے خواہ مستغرق متواتر رہیں۔

شرح۔ یعنے ظاہری زبان کی خاموشی سے جیساکہ اکثر فقرائے ہنود اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ دِل کی خاموشی انسان کو میسّر نہیں ہوتی اصلی خاموشی تب حاصل ہو سکتی ہے کہ جب انسان کے دِل میں لذّاتِ محسوسات اور ناواجب خواہشوں کا خیال نہ پیدا ہو۔ اور مَن دُنیا کے عیش و عشرت کی طرف نہ دوڑے۔ جب کہ انسان کا دِل دُنیوی خواہشوں اور آرزوؤں میں لگا ہُوا ہو تو نِری زبان کی خاموشی سے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

اشعارِ مؤلف

اگر بہ بندی زبان چہ بر خیزد — دل ز دُنیا اگر نہ پرہیزد
وانم اے جان من خِردمندی — دِل ز حرص و ہوا اگر بندی
اے برادر اگر خبر داری — دِل بہ دُنیائے دُوں نخے آری

پس انسان کو لازم ہے کہ دسوں اندریوں اور چاروں انترکرنوں کو لذتوں اور خواہشوں کی جانب سے خاموش کرے۔ زبان کی خاموشی لاحاصل ہے۔ یا یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ انسان جو قدرت خداوندی کے معلوم کرنے اور قرب حاصل کرنے کے لئے خواہش کرتا ہے وہ خواہش زبان کے خاموش ہونے سے خاموش نہیں ہوسکتی یعنی انسان کی تسلی اور تشفی نہیں ہوتی۔

ਭੁਖਿਆ ਭੁਖ ਨ ਉਤਰੀ ਜੇ ਬੰਨਾ ਪੁਰੀਆ ਭਾਰ

بھکھیا بھکھ نہ اُتری جے بنّھاں پُریاں بھار

بھوکوں کی بھوک دفع نہیں ہوتی خواہ انبار در انبار نعمت جمع کریں۔

شرح۔ یعنی خواہ انبار در انبار نعمت و اسباب بھی جمع ہو مگر دُنیا داروں کے دِل کی بھوک یعنی خواہش دُور نہیں ہوتی ایک نعمت کے حاصل ہونے پر دُوسری نعمت کی خواہش اور دُوسری نعمت کے ملنے پر تیسری نعمت کی آرزو پیدا ہوتی ہے۔

بیت

دیدۂ اہلِ طمع بنعمتِ دُنیا — پُر نشود ہمچنانکہ چاہ بشبنم

شعر

تنگنائے چشم دنیا دار را یا قناعت پُر کند یا خاک گور

یا یہ معنے بھی اس شبد کے ہو سکتے ہیں کہ معرفتِ الٰہی کی بھوک بھوکے رہنے اور برت و روزہ رکھنے سے دُور نہیں ہو سکتی۔

ਸਹਸ ਸਿਆਣਪਾ ਲਖ ਹੋਹਿ ਤ ਇਕ ਨ ਚਲੈ ਨਾਲਿ

سہس سیانپاں لکھ ہوہِہ تہ اِک نہ چلے نال

ہزاروں دانائیاں لاکھ ہوا کریں مگر اِن سب سے ایک کی بھی پیش نہیں جاتی۔ یا اس طرح پر معنے ہو سکتے ہیں کہ خواہ ہزاروں اور لاکھوں دانائیاں انسان میں ہوں مگر اُن میں سے ایک بھی کارگر نہیں ہو سکتی۔ یعنے اگر انسان چاہے کہ میں دانائی اور عقل کے ذریعہ سے اُس خداوند برتر کی معرفت کو حاصل کروں تو سراسر محال ہے۔ اب طالبِ معرفت حق سوال کرتا ہے۔

ਕਿਵ ਸਚਿਆਰਾ ਹੋਈਐ ਕਿਵ ਕੂੜੈ ਤੁਟੈ ਪਾਲਿ

کِو سچیارا ہوئیے کِو کوڑے تُٹے پال

کِس طور سے صادق بن سکتے ہیں اور کِس طریق سے جہل کا پردہ دُور ہو سکتا ہے۔

شرح۔ یعنی جب کہ فکر و خاموشی و برت و روزہ و ریاضت و دانائی کے ذریعہ سے انسان صداقت و معرفتِ حق نہیں کر سکتا تو پھر اُن کے حصول کی اور کیا سبیل ہے۔ اِس سوال کا جواب گرو صاحب اس طرح سے دیتے ہیں۔

ਹੁਕਮਿ ਰਜਾਈ ਚਲਣਾ ਨਾਨਕ ਲਿਖਿਆ ਨਾਲਿ

حکم رضائی چلنا نانک لکھیا نال

حکم اور رضا میں چلنے سے کہ جو گورو نانک جی فرماتے ہیں۔ ساتھ ہی لکھا ہے۔

شرح۔ یعنے اگر انسان پرمیشور کے حکم پر چلے گا اور رضا و تسلیم کو اختیار کرے گا تو مرتبہ صدق و یقین حاصل کرے گا۔ اور حقیقت اور معرفت کے رموز سے واقف ہوگا۔

بیت

مہتری در قبول فرمانست — ترکِ فرماں دلیل حرمان است

ساتھ لکھنے سے یہاں یہ مراد ہے کہ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ طالب حق کی آگہی کے واسطے یہ جواب ہم نے اسکے سوال کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے۔ یا یہ کہ حکم خدا میں چلنا مقدر ہے۔ یعنی انسان بغیر حکم خداوند اس کے حکم میں بھی نہیں چل سکتا پس نیک اعمال کرنی ضروری ہے تاکہ یہ درجہ انسان کو حاصل ہو۔

شعر

راستی موجب رضائے خداست — کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست

گورو جی نے یہاں ہدایت فرمائی ہے کہ انسان کو پرمیشور کے حکم پر چلنا چاہیئے۔

اب اگلی پوڑی میں پرمیشور کے حکم کی عظمت اور شان کو بیان فرماتے ہیں۔

پوڑی دُوسری

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਆਕਾਰ
ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਹਿਆ ਜਾਈ

حُکمی ہووِن آکار حُکم نہ کہیا جائی

حُکم ہی سے اشکال بنتی ہیں۔ مگر اُس حکم کا بیان نہیں ہو سکتا۔

شرح۔ یعنی پرمیشور کے ہی حکم سے یہ سب مخلوقات پیدا ہوتی ہے۔ اور مختلف اشکال و صورتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ ایک قطرہ منی سے بچّہ پیدا کر کے اُس کو حسنِ دلفریب عطا کرتا ہے۔ مٹی سے طرح طرح کے خوش رنگ اور خوشبودار پھول اُگاتا ہے۔ خشک لکڑی سے شاخہائے زمرّدی پیدا کر کے اُن کو گلہائے رنگا رنگ سے آراستہ و پیراستہ کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ تمام پیدائش پرمیشور کے حکم سے ہوتی ہے مگر کوئی اُس کے حُکم کو بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا علم کسی کو نہیں ہے۔ جس شئے کا علم نہ ہو اُس کا بیان کس طرح ہو سکتا ہے۔

شعر مؤلف

طاقت کہاں ہے اس قدر اِس مُشتِ خاک کو
اِک شمہ سمجھے حُکم خُداوند پاک کو

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਜੀਅ
ਹੁਕਮਿ ਮਿਲੈ ਵਡਿਆਈ

حُکمی ہووِن جیو حُکم مِلے وڈیائی

حُکم ہی سے ارواح قالبوں میں آتی ہیں اور حکم ہی سے کِن کو شرف ملتا ہے

شرح ۔ یعنے جب پرمیشور کے حکم سے مختلف اشکال وغیرہ بن جاتی ہیں تب اُسی کے حکم سے ارواح مختلف قالبوں کو اختیار کرتی ہیں ۔ اور پھر اُسی کے حکم سے اُن کو شرف بھی ملتا ہے ۔ یعنی قالبِ انسانی عطا ہوتا ہے ۔ یہاں ہونے کو عدم سے وجود میں آنے کے معنوں میں لینا غلط ہے ۔ کیونکہ اس سے ارواح کا حادث ہونا ثابت ہوگا ۔ جو غلط ہے ۔ سب مذاہب والے ارواح کو ابدی مانتے ہیں ۔ ابدی ہونے کے لئے کسی شے کا ازلی ہونا لازمی ہے ۔ پس ارواح قدیم ہیں نہ کہ حادث یہی عقیدہ حکمائے ہند و یونان کا ہے ۔

ਹੁਕਮੀ ਉਤਮੁ ਨੀਚੁ ਹੁਕਮਿ ਲਿਖਿ ਦੁਖ ਸੁਖ ਪਾਈਅਹਿ

حکمی اُتم نیچ حکم لکھ دُکھ سکھ پائیہہ

حکم ہی سے نیک و بد ہوتے ہیں اور حکم ہی کے لکھنے کے بموجب رنج و راحت پاتے ہیں ۔

شرح ۔ جیسا پرمیشور کا حکم ہوتا ہے ویسا ہی مرتبہ ارواح کو ملتا ہے ۔ کسی کو اعمالِ حسنہ کے عوض میں شرف ملتا ہے اور کوئی اپنے افعالِ قبیحہ کے بدلے رذالت حاصل کرتی ہے اور کوئی بدکرداری کے سبب سے رنج اٹھاتی ہے ۔ جیسے جس کے اعمال ہوتے ہیں ۔ پرمیشور کے حکم سے اُس کو ویسا ہی اجر ملتا ہے ۔

ਇਕਨਾ ਹੁਕਮੀ ਬਖਸੀਸ

ਇਕਿ ਹੁਕਮੀ ਸਦਾ ਭਵਾਈਅਹਿ

اِکناں حُکمی بخشیس اِک حُکمی سدا بھوائیہہ

ایک حکم سے بخشے جاتے ہیں اور ایک حُکم سے ہمیشہ سرگرداں رہتے ہیں۔

شرح۔ جو انسان پرمیشور کی درگاہ میں عجز و انکساری کرتے ہیں اور خضوع و خشوع کے ساتھ استغفار کرتے ہیں اور اپنے گُناہوں سے نادم ہو کر ملتجی عفو ہوتے ہیں۔ وہ بالو پرمیشور اِن کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے اور اپنی لاانتہا بخشش اُن پر نازل کرتا ہے اور جو خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور شب و روز دریائے معصیت میں غرق رہتے ہیں۔ اور اپنے اعمالِ گذشتہ سے عبرت حاصل نہیں کرتے وہ بار بار دورِ تناسخ میں پڑ کر سرگرداں اور پریشان رہتے ہیں۔

اشعار

کلاہِ سعادت یکے بر سرش — گلیمِ شقاوت یکے در برش
گر آنست منشورِ احسانِ اوست — دریں است توقیعِ فرمانِ اوست

ਹੁਕਮੈ ਅੰਦਰਿ ਸਭੁ ਕੋ
ਬਾਹਰਿ ਹੁਕਮ ਨ ਕੋਇ

حُکمے اندر سبھ کو باہر حُکم نہ کوئے

سب حُکم کے اندر ہیں کوئی حُکم سے باہر نہیں۔

شرح۔ وہ پرمیشور ایسا مالک ہے کہ ہر ایک شے اُس کے حُکم میں ہے۔ ایک ذرّہ اُس کے حُکم سے باہر نہیں۔ سُورج چاند ستارے زمین اور کل اجسامِ سماوی اُسی کے حُکم سے گردش میں ہیں۔ وہ سب کا مالک اور سب اُس کی مخلوق ہیں۔

بیت

بے حُکم کسی کو کچھ ملا ہے   پتا کہیں حُکم بن ہلا ہے

ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੈ ਜੇ ਬੁਝੈ

ਤ ਹਉਮੈ ਕਹੈ ਨ ਕੋਇ ॥੨॥

نانک حُکمے جے بجھّے تہ ہوں میں کہے نہ کوئے

اگر کوئی اس کے حکم کو پہچانے تو کلمہ خودی زبان پر نہ لائے۔

شرح :- گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ جو انسان پرمیشور کے حُکم کے فرماں بردار ہیں وہ خودی وانانیت کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور عبادت اور بندگی کو شعار بناتے ہیں۔ اب طالب حق سوال کرتا ہے کہ ایسے پرمیشور کے حُکم کو کس طرح معلوم کر سکتے ہیں۔ اور کون اس کا پُورا پُورا بیان کر سکتا ہے۔ کہ جس کے پاس جا کر میں اس کی ماہیّت کو معلوم کروں اس کا جواب گورو مہاراج اگلی پوڑی میں دیتے ہیں۔

پوڑی تیسری

ਗਾਵੈ ਕੋ ਤਾਣੁ ਹੋਵੈ ਕਿਸੈ ਤਾਣੁ

گاوے کو تان ہووے کسے تان

اُس کی طاقت کو کون بیان کر سکتا ہے۔ یہ کس میں طاقت ہے۔

شرح۔ گورو مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ کس انسان میں ایسی طاقت ہے کہ پرمیشور کی طاقت اور اُس کے حکم کا بیان کر سکے یعنے ایسا کوئی انسان نہیں ہے کہ جو اُس کی پُوری طاقت اور حکم کا بیان کر سکے۔ اور اُس کی قُدرت کے اسرار کا پردہ کھولے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਦਾਤਿ ਜਾਣੈ ਨੀਸਾਣੁ

گاوے کو دات جانے نیشان

کون اُس کے جود واحسان کا بیان کر سکتا ہے اور کون اُسکے نشانوں کو جان سکتا ہے۔

شرح:۔ جس قدر بخشش اور جود پرمیشور اپنے بندوں پر کرتا ہے۔ اُس کا بیان ہونا کسی انسان سے ممکن نہیں۔ نشان لفظ فارسی ہے اُس کو پنجابی لہجہ کے موافق نیشان لکھا گیا ہے۔ اسکے لفظی معنے علم فوج اور فرمان کے ہیں۔ اور اصطلاح میں اسم شے کو کہتے ہیں کہ جس سے ایک چیز پہچانی جاتی ہے۔ مثلاً دھواں نشان آگ کے ہونے کا ہے۔

گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ جیسے مختلف نشانات سے مختلف اشیاء

کی ماہیت پہچانی جاتی ہے۔ اس طرح کوئی نشان ایسا نہیں ہے کہ جس کے ذریعہ سے انسان پرمیشور کی قدرت اور ماہیت کو معلوم کرے۔ کیونکہ اسکے مکان ونشان کی شان یہ ہے سے

مکاں لامکان ونشاں بے نشاں

ਗਾਵੈ ਕੋ ਗੁਣ ਵਡਿਆਈਆ ਚਾਰ

گاوے کو گُن وڈیائیُ آچار

کون اُس کے صفات اور عظمت اور کُنہ ذات کا بیان کرسکتا ہے۔

شرح۔ پرمیشور کی جیسے ذات لاانتہا ہے ویسے ہی اُس کی صفات اور بزرگی بھی لاانتہا ہے۔ لاانتہا شے کا بیان انسان سے ہونا محال ہے کیونکہ لاانتہا محدود کے احیطہ میں نہیں آسکتا۔

شعر مؤلف

کہاں طاقت زبانِ نارسا کو
لکھے اوصاف ذاتِ کبریا کو

ਗਾਵੈ ਕੋ ਵਿਦਿਆ ਵਿਖਮੁ ਵੀਚਾਰੁ

گاوے کو وِدّیا وِکھم وِیچار

اس کے علم کا کون بیان کرسکتا ہے۔ یہ بیان نہایت مشکل ہے۔

شرح۔ پرمیشور کے علم کا کہ جو دانا سے مُشکل ہے بیان ہونا انسان ناقص العقل سے سراسر دشوار ہے اپنے علم و اسرار کو وہ آپ ہی جانتا ہے

اور کوئی نہیں۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਸਾਜਿ ਕਰੇ ਤਨੁ ਖੇਹ

گاوے کو ساج کرے تن کھیہ

اِس کا کون بیان کرسکتا ہے۔ وہ جسم کو بنا کر پھر اُس کو خاک میں مِلا دیتا ہے۔

شرح۔ یعنے ایسے پرمیشور کا بیان کون کرسکتا ہے کہ جو اجسام کو بناتا ہے اور پھر اُن کو معدوم کردیتا ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਜੀਅ ਲੈ ਫਿਰਿ ਦੇਹ

گاوے کو جیئہ لے پھر دیہہ

اس کا بیان کون کرسکتا ہے۔ وہ رُوح کو نکال کر پھر ڈالتا ہے۔

شرح۔ ایسے پرمیشور کی قدرت کو کون بیان کرسکتا ہے۔ جو رُوحوں کو مختلف قالب دیتا ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਜਾਪੈ ਦਿਸੈ ਦੂਰਿ

گاوے کو جاپے دِسے دُور

اِس کا بیان کون کرسکتا ہے وہ دیکھنے سے دُور دکھائی دیتا ہے۔

شرح۔ یعنے گو وہ سرب ویاپک یعنی محیطِ کُل ہے۔ مگر حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو وہ علیحدہ ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਵੇਖੈ ਹਾਦਰਾ ਹਦੂਰਿ

گاوے کو ویکھے حادرا حدُور

اِس کا بیان کون کر سکتا ہے وہ حاضر و ناظر نظر آتا ہے۔

شرح۔ یعنے ایسے پرمیشور کو کون بیان کر سکتا ہے کہ جو دُور بھی ہے اور نزدیک بھی۔

ਕਥਨਾ ਕਥੀ ਨ ਆਵੈ ਤੋਟਿ

کتھناں کتھی نہ آوے توٹ

بیان کرنے سے یہ بیان ختم نہیں ہوتے۔

شرح۔ یعنے انسان خواہ کہیں تک بیان کرتا چلا جائے مگر پرمیشور کی قدرت اور محمدت ختم نہیں ہوتی۔

ਕਥਿ ਕਥਿ ਕਥੀ ਕੋਟੀ ਕੋਟਿ ਕੋਟਿ

کتھ کتھ کتھی کوٹی کوٹ کوٹ

کروڑ در کروڑ اِنسان اس کے بیان کو بیان کرتے ہی چلے جاتے ہیں۔

شرح۔ یعنے گو بیشمار اور لاتعداد انسان پرمیشور کی قدرت اور صفات کو بیان کر رہے ہیں مگر پھر بھی وہ ختم نہیں ہوتیں کیونکہ لاانتہا ہیں۔

کہ خاصاں دریں رہ فرس راندہ اند
بلا احصے از تگ فرد ماندہ اند

ਦੇਦਾ ਦੇ ਲੈਦੇ ਥਕਿ ਪਾਹਿ

دیندا دے لیندے تھک پاہے

وہ دینا ہی رہتا ہے لینے والے تھک جاتے ہیں۔

شرح۔ یعنی اِس پرمیشور کا جود و کرم اسقدر عظیم الشان ہے کہ انسان اس کو لیتے لیتے عاجز آجاتے ہیں مگر وہ برابر جاری رہتا ہے۔

شعر

چناں پہن خوانِ کرم گسترد | کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد
ادیم زمیں سفرۂ عامِ اوست | بریں خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست

ਜੁਗਾ ਜੁਗੰਤਰਿ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ

جگا جگنتر کھاہی کھاہہ

عالم در عالم کھاتے چلے جاتے ہیں۔

شرح۔ یعنی انسان ابدالآباد تک پرمیشور کی بخششوں کو کھاتا چلا جاتا ہے۔ مگر اس کی انتہا معلوم نہیں ہوتی۔

ਹੁਕਮੀ ਹੁਕਮੁ ਚਲਾਏ ਰਾਹੁ

حکمی حکم چلائے راہ

اِس حاکم نے اپنے حکم سے سب مذاہب جاری کئے ہیں۔

شرح۔ یعنے جس قدر مذاہب مختلف طور پر پرمیشور کی قدرت کا بیان کرتے ہیں کہ جس کا بیان اُوپر ہوا وہ سب اُسی کے حکم سے جاری ہوئے ہیں یعنی سب اسی کے حکم کے اندر ہیں۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو بغض و تعصب ترک کر کے صلح کل

ہونا چاہیئے اور کسی ملت و مذہب کو نفرت کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہئے۔
کیونکہ سب اُسی کے راستے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਵਿਗਸੈ ਵੇਪਰਵਾਹੁ ॥ ੩ ॥

نانک وِگسے ویپرواہ

اے نانک وہ آنندسروپ اور بے نیاز ہے

شرح - یعنے وہ تمام مذاہب سے بے نیاز ہے۔ کسی کی محبت اور تعریف کرنے کا خواستگار نہیں ہے جو جہاں اُس کو تلاش کرتا ہے پاتا ہے۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ ظاہری مذہب کی تبدیلی فضول ہے مذہب صرف درستی عقیدہ سے متعلق ہے۔ کیونکہ جب کل مذاہب اور عمل کا ظہور اُسکے حکم سے ہوا ہے تو پھر یہ سمجھنا کہ کسی خاص مذہب سے اُس کو خاص رغبت ہے۔ باطل ہے۔ فی الحقیقت اُس کا فیض و احسان عام ہے کسی خاص ملت یا مشرب سے مخصوص نہیں ہے۔

پوڑی چوتھی

ਸਾਚਾ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚੁ ਨਾਇ

ਭਾਖਿਆ ਭਾਉ ਅਪਾਰੁ

ساچا صاحب ساچ نائے بھاکھیا بھاؤ اپار

وہ پرمیشور حق ہے اور اس کا نام بھی حق ہے۔

اس کے بھاؤ یعنے ایمان مختلف زبانوں میں بے شمار ہیں۔

شرح۔ یعنے پرمیشور کی ذات تینوں زمانوں میں ست ہے اور اس کا نام یعنے وصف بھی ست ہے۔ جس قدر اس کے مختلف نام ہیں سب وصفی ہیں۔ اس لئے نام سے مراد وصف سے ہے اور مختلف زبانوں میں اُس کے بھاؤ یعنے ایمان بھی بے شمار ہیں بعض بھاؤ کو تعریف کے معنوں میں لیتے ہیں۔ خلاصہ اس شبد کا یہ ہے کہ وہ پرمیشور اور اس کے وصف جو مختلف زبانوں میں ہیں۔ سب ست ہیں۔ یا یوں کہو کہ اس کے نام کے جپنے سے بہت محبت پیدا ہوتی ہے۔

ਆਖਹਿ ਮੰਗਹਿ ਦੇਹਿ ਦੇਹਿ

ਦਾਤਿ ਕਰੇ ਦਾਤਾਰੁ

آکھہہ منگیہہ دیہہ دیہہ دات کرے داتار

انسان عرض کرتے ہیں اور مانگتے ہیں اور دیہہ دیہہ پکارتے ہیں وہ کریم بخشش کرتا ہے۔

شرح۔ یعنے کُل مخلوق اس پرمیشور کی محتاج ہے اور وہ

کسی کا محتاج نہیں ہے۔ سب اُسی کے حضور بے نیاز میں التجا
کرتے ہیں اور مانگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ دو دو۔ کریم اور بخشندہ
سب کو دیتا ہے۔ وہ سب کی احتیاج پوری کرتا ہے۔ کسی کو محروم اور
مایوس نہیں پھیرتا۔

ਫੇਰਿ ਕਿ ਅਗੈ ਰਖੀਐ
ਜਿਤੁ ਦਿਸੈ ਦਰਬਾਰੁ

پھیر کہ اگے رکھیئے جت دِسّے دربار

پھر کیا پیش کریں کہ جس سے خداوند کی بارگاہ کی باریابی نصیب ہو۔

شرح۔ یعنی جو شئے ہمارے پاس ہے سب اسی پرمیشور
کا عطیہ ہے۔ جب یہ حال ہے تو پھر ہم اُس کے حضور میں کسی
چیز کے پیش کرنے کے لائق نہیں۔ کیونکہ اسی کی بخشی ہوئی چیز کو
اُسی کے آگے پیش کرنا لا حاصل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ پرمیشور
کسی کا محتاج نہیں ہے۔ دربار کے دیکھنے سے مراد قرب الٰہی
حاصل کرنا ہے۔

ਮੁਹੌ ਕਿ ਬੋਲਣੁ ਬੋਲੀਐ
ਜਿਤੁ ਸੁਣਿ ਧਰੇ ਪਿਆਰੁ

مُوہوں کہ بولن بولیئے جت سُن دھرے پیار

مونہہ سے کیا ذکر کریں کہ جس کو سُن کر وہ پیار کرے۔

شرح۔ اوپر گورو مہاراج فرما چکے ہیں کہ پرمیشور کے بیشمار
وصف ہیں۔ یہاں بطور سوال کے فرماتے ہیں کہ ہم پرمیشور کا کونسا ذکر اور

وِرد کریں کہ جس کوشش کرو وہ ہم کو قبولیت کا درجہ عطا کرے اور محبت اور پیار کرے۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਵੇਲਾ ਸਚੁ ਨਾਉ
ਵਡਿਆਈ ਵੀਚਾਰੁ

امرت ویلا سچ ناؤں وڈیائی ویچار

علی الصباح پرمیشور کے نام اور اُس کی بندگی کی مدحت اور محمدت کا وِرد کرنا چاہیئے۔

شرح۔ یہ اُوپر کے سوال کا جواب ہے یعنے انسان کسی چیز کے نذر کرنے کے لائق نہیں ہے اِس کو یہی لازم ہے کہ ہمیشہ علی الصباح اُٹھ کر اُس پاک اور بزرگ پرمیشور کے پاک نام کا ذکر کرے۔

ਕਰਮੀ ਆਵੈ ਕਪੜਾ
ਨਦਰੀ ਮੋਖੁ ਦੁਆਰੁ

کرمی آوے کپڑا ندری موکھ دوار

اعمال کی بدولت خلعت مِلتا ہے اور اس کی نظر سے نجات کا دروازہ کھلتا ہے۔

شرح۔ یعنے اعمال صالحہ کی بدولت انسان کو خلعت قالب انسانی حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر بھی صرف پرمیشور کی نظر کرم سے نجات ملتی ہے۔ پس انسان کو لازم ہے کہ نیک اعمال اور پسندیدہ افعال کرے۔ تاکہ عنایت ایزدی سے سرور سرمدی حاصل ہو۔

ਨਾਨਕ ਏਵੈ ਜਾਣੀਐ

ਸਭੁ ਆਪੇ ਸਚਿਆਰੁ ॥੪॥

نانک ایوے جانیے سبھ آپے سچیار

اے نانک اِس طرح جاننے سے سب راست باز ہوتے ہیں

شرح - یعنے گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اگر ان اقوال کے مطابق جو ہم نے یہاں بیان کئے ہیں انسان اپنے دل میں یقین کرے گا۔ اور اپنے اعمال کو درست بنائے گا تو وہ خود بخود مرتبہ صدق و صفا حاصل کرے گا۔

پوڑی پانچویں

ਥਾਪਿਆ ਨ ਜਾਇ ਕੀਤਾ ਨ ਹੋਇ

تھاپیا نہ جائے کیتا نہ ہوئے

وہ قائم نہیں کیا جا سکتا اور نہ بنایا جا سکتا ہے۔

شرح ۔ وہ پرمیشور قدیم اور لاثانی ہے ممکن نہیں کہ کوئی اُس جیسا بنائے اور قائم کرے۔

ਆਪੇ ਆਪਿ ਨਿਰੰਜਨੁ ਸੋਇ

آپے آپ نرنجن سوئے

وہ واجب الوجود اور ذات بحت اور وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔

شرح ۔ آپے آپ سے یہ مُراد ہے کہ وہ اپنی ذات کے ہونے میں محتاج یا الغیر نہیں ہے۔ بلکہ قائم بالذات ہے کہ جس کو واجب الوجود کہتے ہیں اور کوئی اس کا شریک اور ہمتا نہیں ہے۔

ਜਿਨਿ ਸੇਵਿਆ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ਮਾਨੁ

جن سیویا تن پایا مان

جنہوں نے اُس کی پرستش کی ہے انہوں نے شرف حاصل کیا ہے۔

شرح - یعنے جو انسان اُس واجب الوجود وحدہٗ لاشریک کی پرستش کرتے ہیں وہ بزرگی اور عزت حاصل کرتے ہیں ۔ شرف حاصل کرنے سے یہاں نجات پانے سے بھی مُراد ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ اعلےٰ اشرف یہی ہے ۔

ਨਾਨਕ ਗਾਵੀਐ ਗੁਣੀ ਨਿਧਾਨੁ

نانک گاویئے گُنی ندھان

اے نانک ایسے پرمیشور کی جو مخزن صفات ہے حمد کرنی چاہیئے ۔

شرح - گورو نانک جی ہدایت فرماتے ہیں کہ جس پرمیشور میں اس قدر صفات ہیں اِس کی ہم سب کو حمد و تعریف کرنی چاہیئے کیونکہ اس کی حمد و تعریف کرنے سے شرف حاصل ہوتا ہے ۔

ਗਾਵੀਐ ਸੁਣੀਐ ਮਨਿ ਰਖੀਐ ਭਾਉ

گاویئے شُنیئے من رکھیئے بھاوٗ

اُس کی حمد و تعریف کرنی چاہیئے اور دِل میں محبت پیدا کرنی چاہیئے ۔

شرح - گورو جی اب ہدایت فرماتے ہیں ۔ کہ انسان کو صرف زبان سے ہی حمد و تعریف نہیں کرنی چاہیئے ۔ بلکہ دل میں پرمیشور کی محبت پیدا کرنی چاہیئے کیونکہ جب تک دل میں ایک عقیدہ پختہ نہ ہو تب تک زبانی گفتگو سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ۔

شعر

سعدیا گرچہ سُخنداں و مصالح گوئی ÷ بعمل کار بر آید نہ سُخندانی نیست

اگر دل محبت سے خالی ہو تو زبان سے رام رام کہنا بے سُود ہے ۔ پس انسان کو لازم ہے کہ دل سے پرمیشور کو یاد کرے ۔ نہ کہ زبان سے ۔

اب پرمیشور کی حمد و محمدت کرنے کے نتیجہ کو بیان فرماتے ہیں۔

ਦੁਖੁ ਪਰਹਰਿ ਸੁਖੁ ਘਰਿ ਲੈ ਜਾਇ

دُکھ پرہر سُکھ گھر لیجائے

رنج کو دُور کر کے راحت کے گھر میں پہنچاتا ہے۔

شرح۔ یعنے جو انسان دِل سے پرمیشور کو یاد کرتا ہے اور اسکی حمد اور محمدت کرتا ہے وہ اِس کے تمام رنج اور دُکھ دُور کر کے اُس کو راحت ابدی اور سرورِ سرمدی عطا کرتا ہے۔

ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਦੰ ਗੁਰਮੁਖਿ ਵੇਦੰ
ਗੁਰਮੁਖਿ ਰਹਿਆ ਸਮਾਈ

گورمکھ نادنگ گورمکھ ویدنگ گورمکھ رہیا سمائی

گورو ہی کا مُنہہ ناد ہے اور گورو ہی کا منہہ وید ہے۔ وہ گورو کے موُنہہ میں سما رہا ہے۔

شرح۔ یہاں گورو جی مہاراج گورو یعنے مُرشد کی بندگی اور عظمت کو بیان فرماتے ہیں یعنے گورو ہی کی بدولت سے ناد شبد یعنے سُلطان الاذکار حاصل ہوتا ہے۔ اور گورو ہی کی ہدایت سے ویدوں کا علم اور گیان مِلتا ہے گویا پرمیشور اُس کی زبان میں سما رہا ہے۔ یعنے جب تک کامل گورو ہدایت اور رہنمائی نہیں کرتا تب تک پرمیشور کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ طالب معرفت سوال کرتا ہے کہ ایسا کامل گورو کونسا ہے کہ جس کے ذریعہ سے یہ مراتب حاصل ہوتے ہیں اسکا جواب گورو جی مہاراج اسطرح پر دیتے ہیں۔

ਗੁਰੁ ਈਸਰੁ ਗੁਰੁ ਗੋਰਖੁ ਬਰਮਾ ਗੁਰੁ ਪਾਰਬਤੀ ਮਾਈ

گورو ایسر گورو گورکھ برما گورو پاربتی مائی

وہ گورو شِو ہے اور وہ گورو وشنو ہے اور وہ گورو برہما ہے وہ گورو پاربتی اور لکشمی اور سرستی ہے۔

شرح۔ ایشر کے معنے شِو کے ہیں۔ اور گورکھ کے معنی بشن کے گو کے معنے زمین کے ہیں اور نیز بموجب وید کے اقوال کے اسکی رکشا یعنے حفاظت کرنے والا ہے اسکو گورکھ کہتے ہیں جس سے مراد بشن سے ہے۔ پاربتی معروف ہے ਮਾ کے معنے لکشمی کے ہیں اور ਈ سرستی کو کہتے ہیں۔ لفظ برہما کے بعد جو گورو کا لفظ ہے وہ برہما سے متعلق ہے اور نیز پاربتی اور مائی سے۔ یعنے گورو جی فرماتے ہیں کہ ایک گورو صرف پرماتما ہے کہ جس کی تینوں صفات ہیں۔ یعنی پیدا کرنا۔ پرورش کرنا اور پھر فنا کرنا۔ اور جس کی تین شکتیاں (طاقتیں) پاربتی اور لکشمی اور سرستی ہیں۔ مطلب اس سے یہ ہے کہ حقیقی گورو سب کا صرف پرمیشور ہے۔ پس جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ گورو نانک جی مہاراج نے کسی اور گورو سے ہدایت حاصل کی تھی۔ وہ سخت غلطی میں ہیں۔ بہت جگہ گورو جی مہاراج نے صاف صاف لکھا ہے کہ ہمارا گورو سوائے نرنکار کے اور کوئی نہیں ہے۔ گیان گورو جی مہاراج کو نرنکار سے حاصل ہوا تھا۔ سری راگ محلہ اول:۔

سبھلیں اندر سبھ کو اکُھل گورو کرتار

اِس سے صاف عیاں ہے کہ گورو جی مہاراج نے کرتار کو ہی گورو بیان کیا ہے۔ اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ پرمیشور نے گورو مہاراج کو پیدا ہی اِس لیے کیا تھا کہ اُن کی ہدایت کے ذریعہ سے عالم نجات حاصل کرے۔ اور بُت پرستی اور مخلوق پرستی کو چھوڑ کر وحدہٗ لاشریک کی عبادت اور پرستش میں مشغول ہو۔ اُن کو پرمیشور نے گیان اور معرفت کے حاصل کرنے میں کسی دُوسرے اِنسان کا محتاج نہیں رکھا تھا۔ کیونکہ اِس صُورت میں لوگ کس طرح سے اُن کی ہدایت سے نجات حاصل کرتے۔

اب طالبِ حق سوال کرتا ہے کہ ایسا جو کامل گورو ہے اسکی اصلیّت اور ماہیّت بیان کرو کہ وہ کیسا ہے۔ اس کا جواب گورو جی اِس طرح پر دیتے ہیں۔

ਜੇ ਹਉ ਜਾਣਾ ਆਖਾ ਨਾਹੀ
ਕਹਣਾ ਕਥਨੁ ਨ ਜਾਈ

جے ہوں جاناں آکھاں ناہیں کہنا کتھن نہ جائی

گو مجھ کو اِس کی حقیقت معلوم ہے مگر میں کہہ نہیں سکتا۔ یہ بیان، بیان نہیں ہو سکتا۔

شرح۔ یعنے گورو جی فرماتے ہیں کہ اگرچہ میں اپنے گورو کو جانتا ہوں۔ مگر میں اس کے سر کو ظاہر نہیں کر سکتا وہ مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا۔

شعر

کسے را دریں بزم ساغر دہند ✦ کہ داروئے بیہوشیش در دہند

جے ہوں جاناں آکھاں ناہیں کے بعض اس طرح بھی معنی کرتے ہیں کہ اگر میں جانتا تو کیا میں بیان نہ کرتا؟ مگر یہ معنی الطف نہیں ہیں۔

ਗੁਰਾ ਇਕ ਦੇਹਿ ਬੁਝਾਈ

گوراں اِک دیہہ بجھائی

گورو نے مجھے ایک راز سمجھا دیا ہے۔

شرح۔ یعنے گو میں ان کے راز کو بیان نہیں کر سکتا مگر انہوں نے مجھ کو اس سے آگاہ کر دیا ہے اور وہ حقیقت مجھ سے مخفی نہیں ہے۔

ਸਭਨਾ ਜੀਆ ਕਾ ਇਕੁ ਦਾਤਾ
ਸੋ ਮੈ ਵਿਸਰਿ ਨ ਜਾਈ ॥ ੫ ॥

سبھناں جیاں کا اِک داتا سو میں وِسر نہ جائی

تمام مخلوق کا ایک ہی رازق ہے وہ مجھ کو فراموش نہیں ہوتا۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ یہ امر مجھ کو تحقیق ہو گیا ہے کہ کُل عالم کا خالق اور رازق ایک ہی ہے اور اس کی محبت میرے دل میں ایسی جاگیر ہو رہی ہے کہ وہ کبھی دل سے فراموش نہیں ہوتا۔

پوڑی چھیویں

ਤੀਰਥਿ ਨਾਵਾ ਜੇ ਤਿਸੁ ਭਾਵਾ

ਵਿਣੁ ਭਾਣੇ ਕਿ ਨਾਇ ਕਰੀ

تیرتھ نہاواں جے تس بھاواں وِن بھانے کہ نہائے کری

تیرتھوں پر جاکر میں تب نہاؤں اگر اس کو منظور ہو بغیر اُس کے حکم کے نہا کر میں کیا کروں؟

شرح - جب گوروجی کی مُلاقات جوگیوں سے ہوئی تھی اُس وقت آپس میں بہت سے سوال و جواب ہوئے تھے چنانچہ یہ پوڑی اُنہی کے سوالات کے جواب میں ہے۔ سِدھوں نے فخریہ گوروجی سے کہا کہ ہم نے کل تیرتھ کیے ہیں آپ نے کونسا تیرتھ دیکھا ہے۔ گوروجی نے فرمایا کہ اصلی تیرتھ میں اسی امر کو سمجھتا ہوں کہ پرمیشور کی نظر میں مقبول ہو جاؤں۔ اُسکے حکم کے بغیر تیرتھوں پر نہانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اگر انسان تیرتھ یاترا کرتا پھرا اور اس کے حکم کی تعمیل نہ کی تو کیا حاصل ہُوا۔ میں وہی کرتا ہوں جو میرا مالک مجھے حکم دیتا ہے اس کے حکم کے بغیر میں ایک قدم نہیں چلتا۔

شعر

رشتۂ درگردنم افگندہ دوست   میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

اوّل حِصّہ شبد کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ اصلی تیرتھ یہی ہے کہ میں اپنے پروردگار کی نظر میں مقبول ہو جاؤں۔ فی الحقیقت اس سے عمدہ اور کونسا تیرتھ ہو سکتا ہے

ਜੇਤੀ ਸਿਰਠਿ ਉਪਾਈ ਵੇਖਾ ਵਿਣੁ ਕਰਮਾ ਕਿ ਮਿਲੈ ਲਈ

جیتی سِرٹھ اُپائی ویکھاں وِن کرماں کہ ملے لئی

جس قدر مخلوق پیدا شدہ نظر آتی ہے اُس میں سے کون بغیر اعمال کے وصل حاصل کر سکتا ہے۔

شرح ۔ گورو مہاراج سِدھوں کو ہدایت فرماتے ہیں کہ مالک حقیقی کا وصال تیرتھ اور یاترا کرنے سے میسر نہیں ہوتا بلکہ اعمال صالحہ کے کرنے سے جس قدر مخلوق ہے کوئی بھی بغیر اعمال صالحہ کے پرمیشور کا وصال حاصل نہیں کر سکتا۔ پس میں تیرتھوں کے نہانے کو فضول خیال کرتا ہوں۔ اسکے بعد سِدھوں نے کہا کہ آپ تیرتھوں کو فضول کہتے ہیں۔ ہمارے میں اس قدر طاقت ہے کہ خاک اور کنکروں کو لعل اور جواہر بنا سکتے ہیں۔ یہ سب معجزات ہم کو تیرتھوں وغیرہ کے کرنے سے حاصل ہوئے ہیں۔ اِس پر گوروجی نے فرمایا۔

ਮਤਿ ਵਿਚਿ ਰਤਨ ਜਵਾਹਰ ਮਾਣਿਕ
ਜੇ ਇਕ ਗੁਰ ਕੀ ਸਿਖ ਸੁਣੀ

مَت وِچ رتن جواہر مانک جے اِک گُور کی سِکھ سُنی

عقل ہی میں رتن اور جواہر اور مانک موجود ہیں اگر ایک گورو کی نصیحت پر عمل کیا جاوے۔

شرح ۔ گوروجی فرماتے ہیں کہ اگر انسان گُورو کی ہدایت پر عمل کرے تو انسان کی عقل کا جوہر ایسا روشن ہوتا ہے کہ اسی کے اندر طرح طرح

کے جواہر اور مانک موجود ہو جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو نیک اعمالی کے جواہر اور مانک حاصل کرنے چاہییں ظاہری جواہر اور مانکوں سے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

ਗੁਰਾ ਇਕ ਦੇਹਿ ਬੁਝਾਈ

ਸਭਨਾ ਜੀਆ ਕਾ ਇਕੁ ਦਾਤਾ

ਸੋ ਮੈ ਵਿਸਰਿ ਨ ਜਾਈ ॥ ੬ ॥

گوراں اِک دیہہ بُجھائی۔ سبھناں جیاں کا اِک داتا سو میں وِسر نہ جائی۔

گورو نے مجھے ایک راز سمجھا دیا ہے۔ تمام مخلوق کا ایک ہی رازق ہے وہ میرے دِل سے فراموش نہیں ہوتا۔ اس کی شرح پانچویں پوڑی میں لکھ چُکے ہیں۔

پوڑی ساتویں

اِس کے بعد سِدھوں اور جوگیوں نے کہا کہ اگر آپ ہمارا طریقہ اختیار کریں تو آپ کی عمر بہت طویل ہو جائے اور عرصہ تک آپ اِس عالم کی سیر کرتے رہیں اس کے جواب میں گوروجی نے فرمایا

ਜੇ ਜੁਗ ਚਾਰੇ ਆਰਜਾ ਹੋਰ ਦਸੂਣੀ ਹੋਇ

جے جگ چارے آرجا ہور دسونی ہوئے

اگر چاروں جگوں کے برابر عمر ہو جائے بلکہ اس سے بھی دہ چند ہو جائے۔

شرح۔ یعنی گوروجی سِدھوں کو فرماتے ہیں کہ ہم نے فرض کر لیا کہ جوگ کے ذریعہ سے انسان کی عمر ہر چہار دور عالم کے برابر ہو جائے بلکہ اس سے بھی دہ چند ہو جائے اور ہر زمانہ کے واقعات کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور

ਨਵਾ ਖੰਡਾ ਵਿਚਿ ਜਾਣੀਐ
ਨਾਲਿ ਚਲੈ ਸਭੁ ਕੋਇ

نواں کھنڈاں وچ جانیئے نال چلے سب کوئے

اِنسان نہ۹ عالم میں مشہور ہو جائے اور ہر ایک اس کی متابعت کرے۔

شرح۔ انسان ایسا نام پیدا کرے کہ وہ نوؤں عالموں میں مشہور و معروف ہو جائے اور ہر ایک اس کے حکم کی پیروی کرے اور

ਚੰਗਾ ਨਾਉ ਰਖਾਇ ਕੈ ਜਸੁ ਕੀਰਤਿ ਜਗਿ ਲੇਇ

چنگا ناؤں رکھائے کے جس کیرت جگ لے

نیک نام پیدا کر کے عالم کی تحسین و آفرین کا مورد بنے۔

شرح - اپنی سلامت روی اور اپنی نیک نامی کے باعث موردِ تحسین و آفرین عالم بنے۔ ہر شخص اس کی تعریف کرے۔ ہر جگہ اس کے نام کو ادب کے ساتھ لیا جائے۔ مگر

ਜੇ ਤਿਸੁ ਨਦਰਿ ਨ ਆਵਈ

ਤ ਵਾਤ ਨ ਪੁਛੈ ਕੇ

جے تس ندر نہ آوئی تاں وات نہ پچھے کے

اگر وہ اس کی نظر میں مقبول نہ ہو تو کوئی بھی بات نہیں پوچھے گا۔

شرح - اگر ایسا شخص مقبول بارگاہ الہٰی نہ ہو تو عاقبت میں اُس کی کوئی عزت نہ کرے گا۔ یعنے گورو جی فرماتے ہیں کہ گو انسان ظاہری نمائش سے دُنیا میں نام حاصل کرے اور ہر جگہ مشہور ہو جائے۔ لیکن جب تک اُس کے دل میں اپنے مالک اور خالق کی محبت نہ ہوگی اور اُس کا ظاہر اُس کے باطن کا نمونہ نہ ہوگا۔ تب تک عاقبت میں وہ عزت حاصل نہ کرے گا اس عالم کی عزت اور نیک نامی عارضی اور فانی ہے۔ اصلی نیکنامی اور حقیقی عزت صرف عقبے کی ہے کہ جو دل کی صفائی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی*

* پوتھی گور بھاو دیپکا میں جو شبد ہائے مفصلہ بالا کے ارتھ کئے ہیں وہ خواہ مخواہ ان شبدوں کے صاف صاف پنجابی الفاظ سے سنسکرت معنی نکال کر کئے ہیں جو *

گورو جی نے سدھوں کو ہدایت فرمائی کہ تم ظاہری جوگ کو ترک کر کے
محبت الٰہی کا حقیقی جوگ اختیار کرو۔ وہ پرمیشور جو چاہے کر سکتا ہے۔
چاہے کسی کو نیکنام کرے اور چاہے کسی کو گمنامی میں ڈالے۔ چناں چہ
فرماتے ہیں۔

ਕੀਟਾ ਅੰਦਰਿ ਕੀਟੁ ਕਰਿ ਦੋਸੀ ਦੋਸੁ ਧਰੇ

کیٹاں اندر کیٹ کر دوسیں دوس دھرے

---

* محض تاویلیں اور تصرف سے پُر ہیں۔ صاف صاف پنجابی الفاظ میں سنسکرت کی ٹانگ
اڑانا گویا اصلی مضمون اور مدعا کا فوت کرنا ہے۔ مثلاً ولاں جگ کے معنی معہ
کے اور آبجا کے معنی آبیا یعنے سرلیشٹ کے اور **ਹੋਰਦ** کے معنی بھید
کے دینے والی اودیا کے اور **ਸੁਣੀ** کے معنی رہت ہونے کے۔ چار سے
کے معنی چار سادھوں کے لئے ہیں۔ عقل سلیم پر مخفی نہیں کہ ہوور الگ ہے
اور دسوتی لفظ الگ ہے۔ اِن صاف صاف الفاظ کو سنسکرت کے الفاظ
سے کیا تعلق ہے۔ اور نہ کبھی گورو صاحب کا یہ منشاء تھا کہ وہ اپنے شبدوں
کو ایسی پیچیدہ الفاظ سے دشوار فہم بنائیں بلکہ انہوں نے حتی الوسع عام فہم
پنجابی بھاکھا میں شبد لکھے ہیں تاکہ عوام الناس کو ان کے معنے سمجھنے میں دقت
عائد نہ ہو۔ پس جہاں شبد سے صاف صاف معنی نکلتے ہوں وہاں تاویلات
سے کام لینا محض فضول ہے۔

اگر وہ چاہے تو کسی کو کیڑوں کا کیڑا اور ملازموں کا ملازم بنا دے۔

شرح - یعنے جب انسان بداعمالی کرتا ہے اور اپنے خالق اور رازق کی عبادت نہیں کرتا تو پرمیشور اس کو ایسا ذلیل بنا دیتا ہے کہ حشرات الارض بھی اُس کو نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اور بداعمال اشخاص بھی اس کو ذلیل خیال کرتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਨਿਰਗੁਣਿ ਗੁਣੁ ਕਰੇ
ਗੁਣਵੰਤਿਆ ਗੁਣੁ ਦੇ

نانک نرگن گن کرے گن ونتیاں گن دے

اے نانک وہ بے وصفوں کو باوصف کر دیتا ہے اور باوصفوں کو وصف مزید عطا کرتا ہے۔

شرح - یعنی گنہگاروں اور نیکوں پر اُس کا فضل و احسان یکساں ہے۔ اگر عابد لوگ اس کے فضل و کرم کے امیدوار ہیں تو گنہگار بھی اس کے احسان سے محروم نہیں ہیں۔

ਤੇਹਾ ਕੋਇ ਨ ਸੁਝਈ
ਜਿ ਤਿਸੁ ਗੁਣੁ ਕੋਇ ਕਰੇ ॥੭॥

تیہا کوئے نہ سُجھئی جہ تِس گن کوئے کرے

ایسا کوئی معلوم نہیں ہوتا کہ جو اس کی مانند مجمع اوصاف ہو۔

شرح - یعنے گورو نانک جی مہاراج فرماتے ہیں کہ وہ نرنکار اپنے صفات میں لاثانی ہیں۔ بعض اسطرح پر بھی معنی کرتے ہیں کہ ایسا اور کوئی نظر نہیں آتا کہ جو اس نرنکار کو کوئی فائدہ پہنچا سکے (سردار عطر سنگھ صاحب مصنف عطر روحانی نے یہی آخری معنی کئے ہیں) مگر اول معنی الطف ہیں اور زیادہ چسپاں اور واضح ہیں۔

پوڑی آٹھویں

اِس پوڑی میں گورونانک دیوجی مہاراج واہگورو ۔ پرماتما ۔ پرمیشور کے پاک نام کی بزرگی اور قدس اور اس کی محمدت اور حمد کے سُننے کے فوائد کو بیان فرماتے ہیں ۔

ਸੁਣਿਐ ਸਿਧ ਪੀਰ ਸੁਰਿ ਨਾਥ ॥

سُننے سِدھ پیر سُر ناتھ

نرنکار کے نام کے سننے سے سِدّھوں اور پیروں اور دیوتوں اور ناتھوں کا درجہ ملتا ہے ۔

شرح ۔ سِدھی والے کو سِدّھ کہتے ہیں ۔ سِدّھی نام یہاں حاصل ہونے کا ہے ۔ یعنے جس نے نجات حاصل کی وہ سِدّھ ہے ۔ پیر فارسی میں بزرگ کو کہتے ہیں ۔ سُر دیوتا کو کہتے ہیں ۔ ناتھ مالک کو کہتے ہیں ۔ یعنے جو انسان نرنکار کے پاک نام کو سنتے ہیں وہ نجات حاصل کرتے ہیں اور عاقبت میں بزرگی حاصل کرتے ہیں اور نیک اعمال ہو کر نام آور ہوتے ہیں ۔ خواہ سُرناتھ کو ایک لفظ سمجھو جس کے معنی اندر کے ہیں کہ جو دیوتوں کا ناتھ یعنی سردار ہے ۔

ਸੁਣਿਐ ਧਰਤਿ ਧਵਲ ਆਕਾਸ

سُننے دھرت دھول آکاس

اُسی کے نام کو سُن کر زمین اور وہ کشش کہ جس کے سہارے زمین قایم ہے اور آسمان قایم ہیں۔

شرح۔ مشہور ہے کہ زمین ایک بیل کے سہارے قایم ہے۔ مراد اس سے اس کشش سے ہے کہ جس کے ذریعہ سے وہ آفتاب کے گرد گھومتی ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ یہ سب نظام اُسی نرنکار کے نام کی برکت سے قایم ہے۔

(نوٹ) بعض زمین سے مراد خاکساری سے لیتے ہیں۔ اور دھول سے مراد انسان کے مجمع اوصاف حمیدہ کا مصدر بنی سے اور آسمان سے مراد بلند اور افعال پسندیدہ کا مجمع ہونے سے۔ یعنی نرنکار کے نام کو سُن کر انسان کے دل میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے اور وہ دھول تور کی مانند متحمل بار ریاضت و عبادت ہوتا ہے۔ اور جیسے آسمان میں سب چیزیں وپاپ رہی ہیں اسی طرح انسان میں اعمال صالحہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ معنی تاویل سے خالی نہیں ہیں)

ਸੁਣਿਐ ਦੀਪ ਲੋਅ ਪਾਤਾਲ

سُنیے دیپ لوا پاتال

اسی کے نام کو سُن کر ولائتیں اور آکاشں اور پاتال قایم ہیں۔

شرح۔ لوئے سے مراد لوک سے ہے کہ جس کے معنے روشنی اور عالم کے ہیں۔ یعنے کُل عالموں اور آسمانوں اور پاتالوں میں اُسی کے نام کا ظہور ہے۔ یہ سب اُسی کی شکتی اور طاقت کے سہارے قایم ہیں۔

(نوٹ) بعض اس طرح معنے کرتے ہیں کہ نرنکار کے قدوس نام کو سُن کر انسان دیپ یعنی مجمع اوصاف حمیدہ اور لوئے یعنے روشن دِل اور پاتال یعنے عاجز ہوتا ہے یعنے عجز و انکساری کرنیوالا۔ یہ معنے بھی تاویل سے خالی نہیں ہیں۔ پہلے معنے صاف اور واضح تر ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਪੋਹਿ ਨ ਸਕੈ ਕਾਲੁ

سُنئے پوہ نہ سکے کال

اُس کے نام کے سُننے سے موت نہیں ستا سکتی۔

شرح۔ یعنی جو لوگ نرنکار کے پاک نام کے سُننے والے ہیں۔ اُن کو موت کا عذاب نہیں ہوتا۔ یعنے بار بار پیدا ہو کر نہیں مرتے بلکہ ہمیشہ سرور سرمدی میں رہتے ہیں اور تناسخ سے نجات پاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ

نانک بھگتاں سدا وگاس

اے نانکؔ عابدے ہمیشہ شگفتہ دِل رہتے ہیں۔

شرح۔ گورو نانکؔ جی فرماتے ہیں کہ جو لوگ نرنکار کی بھگتی اور عبادت کرتے ہیں۔ اور اُس کے نام کو سُنتے ہیں وہ ہمیشہ شگفتہ دِل اور مسرور رہتے ہیں۔ کوئی رنج اُن کے نزدیک نہیں آتا۔ کیونکہ وہ ہر وقت اپنے مالک کی محبت میں محو اور مستغرق رہتے ہیں۔

شعر

خوشا وقت شوریدگان غمش ؛ اگر ریش بینند وگر مرہمش

ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੮॥

سُننےٴ دُوکھ پاپ کا ناس

اُس کے نام کے سُننے سے عذاب اور گناہ دور ہوتے ہیں۔

شرح۔ نرنکار کے نام کے سُننے سے اِنسان کا دِل راحت حاصل کرتا ہے۔ اور کوئی رنج و درد نزدیک نہیں آتا۔ اور اسی پاک نام کی پاکیزگی کی برکت سے انسان کا دل گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

پوڑی نویں ۹

ਸੁਣਿਐ ਈਸਰੁ ਬਰਮਾ ਇੰਦੁ

سُنیۓ ایسر برما اِند

اُس کے نام کے سُننے سے اِنسان کو شِو اور بِشنا اور برہما اور اِندر کا مرتبہ مِلتا ہے۔

شرح۔ **ਈਸਰ** ایشر شِو اور بِشن دونوں کا نام ہے۔ یعنی جِس طرح سے شِو اور بِشن اور اِندر سب انسانوں کو اپنا مطیع کر کے اپنے اپنے کام میں لگاتے ہیں۔ اسی طرح انسان بھی اپنے حواس کو مُطیع کر کے اِن سے واجب خدمت لیتا ہے اور جیسے برہما تمام مریادا کے قائم کرنے والا ہے۔ اسی طرح انسان بھی واہگورو پرماتما کے نام کو سُن کر نیک مریادا کو قائم کرتا ہے۔ اِند چاند کو بھی کہتے ہیں یعنی جیسے چاند کی شیتلتائی تمام عالم کو راحت دیتی ہے۔ اسی طرح نرنکار کے پاک نام کو سُننے والا انسان بھی سب کو اپنے اعمال صالح سے راحت پہنچاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان نرنکار کے پاک نام کے سُننے سے برہما دشن اور شِو اور اِندر وغیرہ دیوتوں کے برابر مرتبہ پاتا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਮੁਖਿ ਸਾਲਾਹਣ ਮੰਦੁ

سُنۓ مُکھ سالاہن مند

اُس کے نام کے سُننے سے ناپاک برگزیدہ اور قابل تعریف ہو جاتے ہیں۔

شرح - مُکھ سریشٹ اور برگزیدہ کو کہتے ہیں۔ اور مند ناپاک کو یعنی ناپاک لوگ بھی نرنکار کے پاک نام کو سُن کر پاک ہو جاتے ہیں۔ اور دُنیا میں اور آخرت میں عزت حاصل کرتے ہیں۔ یا یہ معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ جو انسان نرنکار کے پاک نام کو سُنتے ہیں اُن کے بد اعمال بھی اپنی زبان سے تعریف کرتے ہیں۔ نیک اعمال تو کیوں نہ کریں یا اگر لفظ ਸਾਲਾਹਣ سالاہن (تعریف کرنا) کو مُکھ اور مند دونوں سے متعلق سمجھا جائے تو یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ جو نرنکار کے نام کو سُنتے ہیں اُن کی نیک اور بد سب تعریف کرتے ہیں

ਸੁਣਿਐ ਜੋਗ ਜੁਗਤਿ ਤਨਿ ਭੇਦ

سُنیئے جوگ جُگت تن بھید

اُس کے نام کے سُننے سے یوگ کی حکمت اور جسم کا بھید معلوم ہوتا ہے۔

شرح - یوگ اُس علم کا نام ہے کہ جس کے ذریعہ حواس کو قابو کیا جاتا ہے۔ اور قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے یعنے انسان کا دل نرنکار کے نام سُننے سے صاف ہو جاتا ہے۔ اور جب آئینہ دل کی کدورت رفع ہو جاتی ہے تو کُل بھید جسم کا انسان کو معلوم ہو جاتا ہے۔ یعنے حواس کے قابو کرنے کی ترکیب معلوم ہو جاتی ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਸਾਸਤ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਵੇਦ

سُنیئے ساست سمرت وید

اُس کے نام کے سُننے سے شاستر اور سمرتی اور وید کا گیان حاصل ہوتا ہے۔

شرح - شاستر چھ شاستروں سے مُراد ہے۔ اور سمرتی اٹھارہ سمرتیوں سے مُراد ہے۔ اور وید چار ویدوں سے یعنی جیسے اُن کے پڑھنے سے انسان کو گیان

حاصل ہوتا ہے۔ اُسی طرح نرنکار کے پاک نام کے سُننے سے۔ یا یُوں کہو کہ پرماتما کے پوِتّر نام کو سُننا گویا شاستر اور سمرتی اور شُرتی کا سُننا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ॥
ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੯॥

نانک بھگتاں سدا وگاس ۔ سُنیئے دُوکھ پاپ کا ناس

اے نانک عابد ہمیشہ شگفتہ دِل رہتے ہیں۔ اُس کے نام کے سُننے سے عذاب اور گُناہ دُور ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب آٹھویں پوڑی میں لکھا گیا ہے۔

پوڑی دسویں ۱۰

ਸੁਣਿਐ ਸਤੁ ਸੰਤੋਖੁ ਗਿਆਨੁ

سُنیئے ست سنتوکھ گیان

اُس کے نام کے سُننے سے صدق اور صبر اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔

شرح - یتھارتھ کہنے کا نام ست اور پراربدھ سے جو ملے اُس پر شاکر رہنے کا نام سنتوکھ اور پاک نرنکار کے جان لینے کا نام گیان ہے۔ یعنے جب نرنکار کے نام کے سُننے سے انسان کا دل پاک ہو جاتا ہے تو وہ کذب اور ناراستی کو چھوڑ دیتا ہے اور حرص و ہوا سے کنارہ کش ہو کر صبوری اختیار کرتا ہے اور آخر معرفت اور حقیقت کو حاصل کرتا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਅਠਸਠਿ ਕਾ ਇਸਨਾਨੁ

سُنیئے اٹھ سٹھ کا اشنان

اُس کے نام کے سُننے سے اٹھ سٹھ تیرتھوں کے نہانے کا ثواب ملتا ہے۔

شرح - یعنے نرنکار کے پاک نام کے سُننے سے انسان اعمال صالحہ حاصل کرتا ہے اور چونکہ اصلی تیرتھ نیک اعمال کا کرنا ہے اِس لئے گورو جی فرماتے ہیں کہ جو ثواب ۶۸ تیرتھوں کا ہے ۔۔ وہ واہگورو پرماتما کے نام کے سُننے میں ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਪੜਿ ਪੜਿ ਪਾਵਹਿ ਮਾਨੁ

سُنیئے پڑھ پڑھ پاوہہ مان

اُس کے نام کو سُن کر اور پڑھ کر انسان شرف حاصل کرتے ہیں۔

شرح - یعنی جب انسان نرنکار کا نام سُنتا ہے اور اُس کی محمدت کو پڑھتا ہے تو اُس کا دِل صاف ہو جاتا ہے اور اس سے نیک اعمال صادر ہوتے ہیں کہ جن کے باعث سے وہ شرف اور بزرگی حاصل کرتا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਲਾਗੈ ਸਹਜਿ ਧਿਆਨੁ

سُنئے لاگے سہج دِھیان

اُس کے نام کو سُن کر آسانی سے مرتبہ مراقبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

شرح - یعنے جب نرنکار پاک کے نام سے انسان کا دِل پاک ہو جاتا ہے تو آسانی سے مراقبہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ مراقبہ کے لئے قلب کی صفائی نہایت ضروری ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ
ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੧੦॥

نانک بھگتاں سدا وگاس سُنئے دُوکھ پاپ کا ناس

اے نانک عابد ہمیشہ شگفتہ دِل رہتے ہیں۔

اِس کے نام کے سُننے سے عذاب اور گناہ دُور ہوتے ہیں۔

اِس کا مطلب آٹھویں پوڑی میں مندرج ہے۔

پوڑی گیارھویں ۱۱

ਸੁਣਿਐ ਸਰਾ ਗੁਣਾ ਕੇ ਗਾਹੁ

سُننے سرا گناں کے گاہ

اُس کے نام کے سُننے سے انسان تالاب سے اوصاف کا سُمندر بن جاتا ہے۔[1]

شرح - سر تالاب کو کہتے ہیں اور گاہ مُراد سُمندر سے ہے۔ یعنے اگر انسان میں بہت تھوڑے اوصاف حمیدہ موجود ہوں اگر وہ نرنکار کا نام سُنے تو اوصاف برگزیدہ کا سمندر ہو جاتا ہے مُراد اس سے یہ ہے کہ فیضان بے اندازہ اُٹھاتا ہے۔ سر کے معنے بوھ گیان کے لیتے ہیں یعنے انسان اوصاف پسندیدہ کا سُمندر بن جاتا ہے۔[2]

ਸੁਣਿਐ ਸੇਖ ਪੀਰ ਪਾਤਿਸਾਹ

سُننے شیخ پیر پاتشاہ

اُس کے نام کے سُننے سے انسان شیخ اور پیر اور پادشاہ ہو جاتا ہے۔

---

[1] دُوسرے معنے اسکے یہ بھی ہیں کہ ایشور کا نام سننے سے اِنسان گیان اور اوصاف کا مجموعہ بن جاتا ہے۔ سرا کے معنے گیان کے ہیں اور گاہ فارسی میں جگہ کو کہتے ہیں [2] لفظی معنے اس کے عمق اور قعر کے ہیں۔

شرح ۔ مُراد یہ ہے کہ انسان بزرگی حاصل کرتا ہے۔ خواہ یُوں معنی ہو سکتے ہیں کہ انسان مشائخ اور پیروں کا بادشاہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر انسان نرنکار کے قدوس نام کو سُنے تو ایسا رتبہ حاصل کرتا ہے کہ کُل عالم اُس کی پیروی کرتا ہے۔ اور اُس کے حکم کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਅੰਧੇ ਪਾਵਹਿ ਰਾਹੁ

سُنیئے اندھے پاوہہ راہ

اُس کے نام کو سُن کر اندھے راستہ پاتے ہیں۔

شرح ۔ اندھوں سے مُراد وہ ہیں کہ جن کے دل کی آنکھیں کور ہیں۔ اور گُمراہ ہیں۔ یعنے اس پاک نرنکار کی برکت سے گمراہ لوگ ہدایت کا راستہ پاتے اور روشن ضمیر ہوتے ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਹਾਥ ਹੋਵੈ ਅਸਗਾਹੁ

سُنیئے ہاتھ ہووے اسگاہ

اُس کے نام کے سُننے سے دشوار گذار پایاب ہو جاتا ہے۔

شرح ۔ ہاتھ سے مُراد تھاہ سے ہے کہ جس کے معنے انتہا کے ہیں۔ اور اسگاہ اُس کو کہتے ہیں کہ جس کی انتہا معلوم نہ ہو۔ یعنے معرفت اور علم الہٰی ایک دُشوار گذار اور ایسا دریا ہے کہ جس کی انتہا کسی کو معلوم نہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ نرنکار کے نام کے سُننے کی برکت سے اِس دریائے ناپید اکنار یعنی علم الہٰی سے انسان پار اُترتا ہے۔

یعنی اُس کی دقایق اور رموز سے واقف ہوجاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ
ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੧੧॥

نانک بھگتاں سدا وگاس۔ سُنیئے دُوکھ پاپ کا ناس

اے نانکؒ عابد دائیم شگفتہ خاطر رہتے ہیں اُس کے نام کے سُننے سے عذاب و گُناہ دُور ہوتے ہیں۔ مطلب اس کا آٹھویں پوڑی میں دیکھو۔

پوڑی بارہویں ۱۲

طالبِ حق نے سوال کیا کہ جس پاک نام کے سُننے میں اس قدر فوائد ہیں۔ تو اُس کے ماننے یعنی اس پر یقین کرنے کے فواید تو بیشمار ہی ہوں گے۔ اس کے جواب میں گورو جی فرماتے ہیں۔

ਮੰਨੇ ਕੀ ਗਤਿ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ

منّے کی گت کہی نہ جائے

جس کو میں نے دِل میں مانا ہے اُس کی قدرت بیان نہیں ہو سکتی۔

شرح ۔ یعنے خُداوند پاک کی قُدرت اور ماہیّت بیان نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ لاانتہا ہے اور بیان کرنے والا محدود۔

اشعار

نہ بر اوج ذاتش پرد مُرغ وہم — نہ در ذیلِ وصفش رسد دست فہم
نہ ادراک در کُنہہ ذاتش رسد — نہ فکرت بغورِ صفاتش رسد
دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار — کہ پیدا نہ شُد تختۂ بر کنار

یا اس طرح معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ سروَن کی کیفیت تو وہ ہے جو اُوپر بیان ہوئے منن کی کیفیت اس سے بڑھ کر ہے کہ جس کا پُورا پُورا حال بیان ہونا محال ہے یعنی اِس میں سروَن سے بڑھ کر فوائد ہیں۔

ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਪਿਛੈ ਪਛੁਤਾਇ

جے کو کہے پچھے پچھتائے

اگر کوئی اس کو بیان کرے آخر پشیمان ہو۔

شرح۔ یعنی جو شخص خداوند کی قدرت کا حال بیان کرے گا آخر عاجز ہو کر پشیمان ہوگا۔ یا ان کے ਮਨਨ منن کی کیفیت کے بیان کرنے سے قاصر رہ کر نادم ہوگا۔

اشعار

کہ خاصاں دریں رہ فرس راندہ اند ؛ بلا احصئے لگ فرو ماندہ اند

زہر جائے مرکب تواں تاختن ؛ کہ جا ہا سپر باید انداختن

ਕਾਗਦਿ ਕਲਮ ਨ ਲਿਖਣਹਾਰੁ
ਮੰਨੇ ਕਾ ਬਹਿ ਕਰਨਿ ਵੀਚਾਰੁ

کاگد قلم نہ لکھن ہار۔ منے کا بہہ کرن وچار

نہ اس قدر کاغذ ہیں اور نہ قلمیں اور نہ کوئی ایسے لکھنے والے ہیں کہ اس مہرے مانے ہوئے کا بیٹھ کر فکر کریں۔

شرح۔ یعنی ایسا کوئی لکھنے والا نہیں کہ جو اُس خداوند پاک کی قدرت کو دریافت کرے اور اس کو تحریر کرے۔

مؤلف

ہر اک مو ہیں میرے ہو گر صد زباں ؛ کہے ہر زبان ہشت صد داستاں

ابد تک شب و روز گویا رہوں ؛ نہ ہو اس کی قدرت کا شمہ بیاں

بعض شارحین اوّل مصرعہ کو دوسرے سے علیحدہ سمجھتے ہیں اور اسی طرح معنی کرتے ہیں کہ نہ اس قدر کاغذ ہیں اور نہ قلمیں اور نہ کاتب کہ جو اُس کی قدرت کا بیان تحریر کر سکیں۔ مگر پھر بھی طالبانِ معرفت اپنی اپنی معلومات کے موافق بیٹھ کر اس کی قدرت کا فکر کرتے ہیں۔ مگر اوّل معنی واضح تر اور تکلّف سے بری ہیں ਮੰਨੇ کے معنی ਮਨਨ کے بھی ہو سکتے ہیں۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥੧੨॥

ایسا نام نِرنجن ہوئے ۔ جے کو من جانے من کوئے

اُس کی ذاتِ قدوس کا ایسا نام ہے۔ اگر کوئی اس کو دل سے مانے۔

شرح - جس میں اودیا اور جہالت نہ ہو اس کو نرنجن کہتے ہیں ایسی ذات صرف خداوند تعالیٰ کی ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ ایسا بے انت خداوند کا نام ہے۔ لیکن اس کی کیفیت صرف انہیں کو معلوم ہوتی ہے کہ جو دل میں اُس کا منن کرتے ہیں۔ یعنی یقین لاتے ہیں۔ چنانچہ منن ਮਨਨ کرنے کے فوائد کو اب تشریح کے ساتھ گورو جی مہاراج حسبِ ذیل فرماتے ہیں۔

پوڑی تیرھویں ۱۳

ਮੰਨੈ ਸੁਰਤਿ ਹੋਵੈ ਮਨਿ ਬੁਧਿ

مّنّے سُرت ہووے مَن بُدھ

اُس کے منن کرنے سے دِل میں عقل و ادراک پیدا ہوتا ہے۔

شرح ۔ جو انسان نرنکار کا منن کرتا ہے یعنی یاد یاد اُس کا تصوّر کرتا ہے اُس کا دِل علم معقولات سے منوّر ہو جاتا ہے اور عقل و دانش زیادہ ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ منن کے ذریعہ ندھیاسن ਨਿਧਯਾਸਨ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر ساکھیات کا۔ سُرت سے مراد ندھیاسن سے ہے اور بُدھ سے مُراد ساکھیات ہے یعنی پرمیشور کے نام پاک کی برکت سے انسان چاروں مراتب شروَن ۱۔ منن ۲۔ ندھیاسن ۳ اور ساکھیات ۴ حاصل کرتا ہے۔

ਮੰਨੈ ਸਗਲ ਭਵਣ ਕੀ ਸੁਧਿ

مّنّے سگل بھون کی سُدّھ

اُس کے نام کے منن کرنے سے تمام مخلوقات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

شرح ۔ یعنے جب نرنکار کے نام کی برکت سے انسان کے دِل کا آئینہ جہالت کی کدورت سے پاک ہو جاتا ہے۔ تو کل عالم کے اسرار اُس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور سب کچھ اسکو نظر آنے لگتا ہے۔

ਮੰਨੈ ਮੁਹਿ ਚੋਟਾ ਨਾ ਖਾਇ

منّنے منہہ چوٹاں نہ کھائے

اس کا منن کرنے سے منہہ پر چوٹیں نہیں کھاتا۔

شرح ۔ یعنے جب انسان کے دل میں نرنکار کی محبّت بار بار کے تصوّر سے قایم ہو جاتی ہے تو وہ شہوت اور غضب وغیرہ کے حملوں سے نجات پاتا ہے اور اعمال صالحہ اور افعال حسنہ کے باعث سے عذاب اور سزا سے محفوظ رہتا ہے۔

ਮੰਨੈ ਜਮ ਕੈ ਸਾਥਿ ਨ ਜਾਇ

منّنے جم کے ساتھ نہ جائے

اس کا منن کرنے سے انسان ملک الموت کے پنجہ سے رہائی پاتا ہے۔

شرح ۔ یعنے دور تناسخ سے نجات پا کر راحت ابدی حاصل کرتا ہے۔ یعنے جب انسان اعمال صالحہ کے پے در پے کرنے سے شرف حاصل کرتا ہے۔ تو وہ پھر تناسخ میں نہیں پڑتا بلکہ اعمال حسنہ کے بدلے اس کو دائمی سرور اور ابدی راحت مل جاتی ہے۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ
ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥੧੩॥

ایسا نام نرنجن ہوئے ٭ جے کو منّ جانے من کوئے

اس ذات قدوس کا ایسا نام ہے۔ اگر کوئی اس کو دل سے مانے۔ اس کی شرح بارھویں پوڑی میں دیکھو۔

پوڑی چودھویں ۱۴

ਮੰਨੈ ਮਾਰਗਿ ਠਾਕ ਨ ਪਾਇ

مّنے مارگ ٹھاک نہ پائے

اِس کا منن کرنے سے صراط المستقیم میں روک نہیں ہوتی۔

شرح - یعنے جو انسان نِرنکار کا تصّور کرتا ہے۔ وہ بلا کسی مزاحمت کے نجات کے راستہ کو طے کرتا ہے۔ اِس راستہ کے رہزن کون ہیں۔ شہوت غضب - نخوت - محبّت ، دُنیا وغیرہ وغیرہ - جو انسان نرنکار کا منن کرتا ہے۔ وہ ان سب پر غالب ہو جاتا ہے کوئی ان میں سے اُس کے راستہ میں مزاحم نہیں ہوتا۔

ਮੰਨੈ ਪਤਿ ਸਿਉ ਪਰਗਟੁ ਜਾਇ

مّنے پت سیوں پرگٹ جائے

جو اُس کا منن کرتا ہے۔ عزّت کے ساتھ علانیہ جاتا ہے۔

شرح - یہ شبد پہلے شبد کی تاکید میں ہے یعنی جو انسان نرنکار کا تصوّر کرتا ہے وہ نجات کے راستہ میں عزت سے جاتا ہے۔ پرگٹ جانے سے مُراد بے خوف جانے سے ہے۔

ਮੰਨੈ ਮਗੁ ਨ ਚਲੈ ਪੰਥੁ ॥

مّنے مگ نہ چلے پینتھ

جو اُس کا منن کرتا ہے۔ وہ بدراستہ میں نہیں جاتا

شرح ۔ مگ کے معنے خراب کے ہیں ۔ یعنے جو نرنکار کو یاد رکھتا ہے ۔ وہ اعمال قبیحہ سے مجتنب رہتا ہے ۔ کیونکہ اس کا دِل شُدھ ہوتا ہے ۔ بعضوں نے نون نفی کو مگ ਮਗ سے مِلا کر منگن کے معنے لئے ہیں جس کے معنے خوش و خورم کے ہیں ۔ یعنے خوش و خورم ہو جاتا ہے ۔ بعضوں نے نہ چلّے ਨ ਚਲੈ کو مگ ਮਗ اور پنتھ ਪੰਥ دونوں سے متعلق سمجھا ہے اور چلنے کو لغزش کھانے کے معنوں میں لیا ہے اور مگ سے گیان کا راستہ اور پنتھ سے نجات کا راستہ مُراد لی ہے ۔ اور اِس طرح معنے کئے ہیں کہ جو نرنکار کا مَنن کرتے ہیں ۔ وہ گیان اور نجات کے راستہ سے بے راہ نہیں ہوتے ۔ خلاصہ یہ کہ گمراہ نہیں ہوتے ۔ مصنّف گورو بھاؤ دیپکا نے یہی آخری معنے کئے ہیں ۔ مگر قدرے پُر تکلف ہیں ۔

ਮੰਨੈ ਧਰਮ ਸੇਤੀ ਸਨਬੰਧੁ ॥

مَنّے دھرم سیتی سنبندھ

اُس کا مَنن کرنے سے دھرم سے محبّت پیدا ہوتی ہے ۔

شرح ۔ دھرم سے مراد اعمال نیک سے ہے ۔ یعنے جس انسان کے دِل میں ایشور کا تصوّر ہوتا ہے وہ اعمال حسنہ کا مصدر بنتا ہے ۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥ ੧੪

ایسا نام نرنجن ہوئے * جے کو مَنّ جانے مَن کوئے

اُس ذات قدوس کا ایسا نام ہے ۔ اگر کوئی اُس کو دِل سے مانے اس کی شرح باوا ہوبن لپوڑی میں مندرج ہے ۔

پوڑی پندرھویں ۱۵

ਮੰਨੈ ਪਾਵਹਿ ਮੋਖੁ ਦੁਆਰੁ

منّنے پاوہ موکھ دوار

اُس کا منن کرنے سے درِ نجات میں داخل ہوجاتا ہے۔

شرح۔ یعنے تصوّرِ حق سے دل صاف اور پاک ہوکر لذّات و محسوسات کی آرزو سے باز رہتا ہے اور سرورِ سرمدی پاتا ہے۔ اعمال صالحہ کے کرنے کے باعث آخر نجات حاصل کرتا ہے۔

ਮੰਨੈ ਪਰਵਾਰੈ ਸਾਧਾਰੁ

منّنے پروارے سادھار

جو اُس کا منن کرتا ہے۔ وہ اپنے پروار یعنے تبار کا بھی اُدّھار کرتا ہے۔

شرح۔ یعنے ایسا متبرک انسان جس خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔ اُس کی فیضان کی بدولت اُن کی نجات بھی ہوجاتی ہے۔ کیونکہ وہ اُس کی پیروی کرتے ہیں اور مصدرِ اعمال صالحہ ہو کر مکتی حاصل کرتے ہیں۔

ਮੰਨੈ ਤਰੈ ਤਾਰੇ ਗੁਰੁ ਸਿਖ

منّنے ترے تارے گُور سِکھ

اُس کا منن کرنے سے گورو خود نجات حاصل کرتا ہے اور اپنے سکھ یعنے مرید کو

بھی مستحق نجات کا بناتا ہے۔

شرح۔ ਤਰੈ تری متعلق گورو کے ہے اور تارے ਤਾਰੇ متعلق سکھ کے۔ مطلب یہ ہے کہ نجات اُسی گورو کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے کہ جو خود نجات یافتہ ہو۔ جس کو خود خبر نہیں وہ دوسرے کو کس طرح سے باخبر کر سکتا ہے۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔

ਮੰਨੈ ਨਾਨਕ ਭਵਹਿ ਨ ਭਿਖ॥

مَنّے نانک بھَوہہ نہ بِھکھ

اُس کا منن کرنے سے اے نانک انسان محتاج ہوکر دربدر نہیں پھرتا۔

شرح۔ یعنی جو انسان تصورِ حق کرتے ہیں اُن کی سب حاجات رفع ہو جاتی ہیں۔ وہ کسی کے محتاج نہیں رہتے۔ بلکہ اور لوگ اِن کے محتاج رہتے ہیں۔ پس گورو نانک جی ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ انسان کو صرف ایک پرمیشور کا ذکر و فکر کرنا چاہیئے۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥
ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥੧੫॥

ایسا نام نرنجن ہوئے ٭ جے کو منّ جانے مَن کوئے

اُس ذات قدس کا ایسا نام ہے۔ اگر کوئی اس کو دل سے مانے اُسکی شرح بارھویں پوڑی میں لکھی گئی ہے۔

پڑھنے والے کو جاننا چاہیئے کہ ایک اکال پُرکھ پر یقین رکھنے اور اُس کے اوپر بھروسا کرنے سے کس قدر فوائد گورو نانک جی مہاراج نے

بیان فرمائے ہیں۔ اب بھی اگر سکھ لوگ ایک نرنجن نروکار نرنکار کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی پرستش کریں تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس جادہ مستقیم سے منحرف اور گمراہ ہیں کہ جو گورو مہاراج نے ان کو دکھلایا ہے۔ جو لوگ دیوی دیوتاؤں کو قاضی الحاجات جان کر پوجتے ہیں۔ قبور پرستی کرتے ہیں۔ کوئی سلطان سرور کو پوجتا ہے۔ اور کوئی ٹھاکروں کی پرستش کرتا ہے وہ اگر صدق دل سے ان چار پوڑیوں کا پاٹھ کریں۔ تو امید ہے کہ نرنکار اُن کے دل سے جہالت اور گمراہی کا پردہ دُور کرے۔ اور ان کو ہدایت بخشے۔

پوڑی سولہویں ۱۶

ਪੰਚ ਪਰਵਾਣ ਪੰਚ ਪਰਧਾਨੁ

پنچ پروان پنچ پردھان

عابد ہی مقبول بارگاہ ایزدی ہیں اور عابد ہی ممتاز ہیں۔

شرح۔ پنچ نام پنجابی زبان میں سردار اور افسر کا ہے۔ یعنی جو عابد اور بھگت لوگ ہیں وہی درگاہ ایزدی میں مقبول اور ممتاز ہوتے ہیں۔ بباعث اپنی عبادت اور ریاضت کے۔ بعض اس اشبد کے یوں معنے اور تشریح کرتے ہیں کہ اول پانچ تت یعنے عناصر سے جسم بنتا ہے کہ جن کی تفصیل یہ ہے۔ ۱ پرتھوی یعنے خاک۔ ۲ وایو یعنے ہوا۔ ۳ جل یعنے آب ۴ اگنی یعنے آتش۔ ۵ آکاش یعنے فلک یا سمت اور پانچ کرم اندری یعنے حواس خمسہ ظاہری جسم انسانی میں مشہور ہیں کہ جن کے ذریعہ سے جسم کا نظام قائم ہے۔ وہ یہ ہیں۔ ۱ قوت باصرہ۔ ۲ قوت سامعہ۔ ۳ قوت شامہ۔ ۴ قوت ذائقہ ۵ قوت لامسہ۔ ظاہر ہے کہ وزراء کے بغیر ملک کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اسی لحاظ سے ان کو پردھان یعنے وزیر کہا گیا ہے۔

ਪੰਚੇ ਪਾਵਹਿ ਦਰਗਹਿ ਮਾਨੁ ॥

پنچے پاویہہ درگہہ مان

عابد ہی بارگاہ ایزدی میں شرف حاصل کرتے ہیں۔

یعنے جو لوگ عبادت اور ریاضت کرتے ہیں اور اپنے مالکِ حقیقی کو دل سے فراموش نہیں کرتے وہ لوگ عاقبت میں عزت حاصل کرتے ہیں اور اپنے اعمال حسنہ کے عوض بلند مرتبہ پاتے ہیں۔ بعض استاشید کی اس طرح تشریح کرتے ہیں کہ پانچوں حواس باطنی کے ذریعہ سے انسان پرمیشر کی درگاہ میں شرف حاصل کرتا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں۔ حس[1] مشترک خیال[2] - وہم[3] - حافظہ[4] - متصرفہ[5] - کیونکہ اگر یہ نہ ہوں تو انسان اپنے ایشور کی قدرت کو سمجھ نہ سکتا - اور نہ اُس کی بزرگی کو معلوم کر سکتا ہے۔

ਪੰਚੇ ਸੋਹਹਿ ਦਰਿ ਰਾਜਾਨੁ

پنچے سوہہے در راجان

عابد ہی اُس شہنشاہ کے دروازہ پر زیب پاتے ہیں۔

شرح - یعنے جو لوگ عبادت اور ریاضت کرتے ہیں وہ نرنکار کے دروازہ پر شرف حاصل کرتے ہیں یعنے سب سے پہلے اُن کو درِنجات میں باریابی نصیب ہوتی ہے۔ بعض استاشید کی اس طرح تشریح کرتے ہیں کہ پانچ پرانوں کے ذریعہ سے انسان بارگاہ شہنشاہ حقیقی میں شرف حاصل کرتا ہے۔ پانچ پران یہ ہیں۔ پران[1] اپان[2] ویان[3] اودان[4] سمان[5] - یعنی جب اِن پر انسان قابو حاصل کرتا ہے تو سب حقیقت غیب کی اس پر منکشف ہو جاتی ہے۔

ਪੰਚਾ ਕਾ ਗੁਰੁ ਏਕੁ ਧਿਆਨੁ

پنچاں کا گور ایک دھیان

پانچوں کا گورو اُس واحد مطلق کا تصور ہے یعنی عابد لوگ صرف ایک اُدتی پرمیشر کے تصور سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔ گویا شرف و نجات صرف وہی حاصل کرتے ہیں کہ جو موحد ہیں۔ اور بعض یوں بیان کرتے ہیں کہ گو پانچ تت اور پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری اور پانچ پران کے ذریعہ سے انسان معرفت حق کو حاصل کرتا ہے مگر ان پانچوں کا کہ جن کا اُوپر ذکر ہُوا۔ ہادی و مرشد ایک دھیان ہے کہ جس کو آتما سے تعبیر کرتے ہیں۔ یعنی وہ تمام قوے انسانی کا بادشاہ ہے۔ جس قدر قوتیں اور طاقتیں انسان میں موجود ہیں سب اُس کے فرمانبردار ہیں۔

ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਕਰੈ ਵੀਚਾਰੁ
ਕਰਤੇ ਕੈ ਕਰਣੈ ਨਾਹੀ ਸੁਮਾਰੁ

جے کو کہے کرے وچار۔ کرتے کے کرنے ناہیں شمار

اگر کوئی بیان کرے وہ خیال کرے کہ کردگار کے کاموں کا شمار نہیں ہے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ خداوند عالم کی قدرت کسی سے بیان نہیں ہو سکتی۔ اس کی ذات لا انتہا ہے۔ اور اُس کی قدرت بھی لا انتہا ہے۔ یہ حال اسی کو معلوم ہوتا ہے کہ جو قدرت خداوندی کے بیان کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ یہ شبد اگلے شبد کی تمہید میں کہا گیا ہے کہ جس میں زمین کے بیل کے سر پر ہونے کی بابت گورو جی نے کیفیت بیان کی ہے۔ یعنے طالب حق نے سوال کیا کہ عام لوگ بیان کرتے ہیں کہ زمین ایک

بیل کے سہارے قائم ہے۔ یہ درست ہے یا نہیں؟ گورو جی نے جواب دیا کہ خداوند عالم کی قدرت کا حال کسی کو معلوم نہیں ہے اُس کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

ਧੌਲੁ ਧਰਮੁ ਦਇਆ ਕਾ ਪੂਤੁ

ڈھول دھرم دئیا کا پُوت

یہ بیل دھرم ہے۔ اور رحم کا بیٹا ہے

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ یہ کرہ زمین گاؤ زادہ ثور کے سہارے سے قائم نہیں ہے بلکہ دھرم کے بیل کے سہارے قائم ہے کہ جو رحم زادہ ہے چونکہ دھرم یعنے ایمان کی پیدائش دئیا یعنے رحم سے ہوتی ہے۔ اس لئے دھرم کو دیا کا بیٹا قرار دیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صداقت اور ایمان کے ذریعہ سے جہان قائم ہے۔ یا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ دُنیا قدرت خداوندی کے سہارے سے قائم ہے نہ کہ بیل کے سہارے سے۔

ਸੰਤੋਖੁ ਥਾਪਿ ਰਖਿਆ ਜਿਨਿ ਸੂਤਿ

سنتوکھ تھاپ رکھیا جِن سُوت

جو قناعت کی رسی سے بندھا ہوا ہے۔

شرح۔ یعنے دھرم کا بیل قناعت کی رسی سے بندھا ہوا ہے اگر قناعت اور صبر نہ ہو تو دھرم کا قائم رہنا محال ہے دھرم کا

وجود دنیا اور سنتوکھ کے اوپر منحصر ہے جہاں دنیا اور سنتوکھ نہ ہوں دھرم نہیں ہو سکتا۔

ਜੇ ਕੋ ਬੁਝੈ ਹੋਵੈ ਸਚਿਆਰੁ

ਧਵਲੈ ਉਪਰਿ ਕੇਤਾ ਭਾਰੁ

جے کو بُوجھے ہووے سچیار۔ دھولے اوپر کیتا بھار

جو کوئی غور کرے اُس کو صداقت معلوم ہو کہ بیل کے اُوپر کس قدر بوجھ ہے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غور اور تعمق کی نظر سے سوچے تو اس کو معلوم ہو کہ اس قدر بوجھ دنیا کا ایک بیل کیونکر اٹھا سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ یہ خیال لوگوں کا فضول ہے کہ یہ زمین بیل کے سر پر قائم ہے۔ کب ممکن ہے کہ سوائے قدرت کے بیل کے کوئی دوسرا بیل متحمل اس قدر بار کا ہو سکے۔

ਧਰਤੀ ਹੋਰੁ ਪਰੈ ਹੋਰੁ ਹੋਰੁ

ਤਿਸ ਤੇ ਭਾਰੁ ਤਲੈ ਕਵਣੁ ਜੋਰੁ

دھرتی ہور پرے ہور ہور ۔ تِس تے بھار تلے کون زور

زمین سے پرے اور زمین ہے۔ اس کے بوجھ کے نیچے کس کا سہارا ہے؟

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ اگر یہ سمجھا جائے کہ یہ زمین بیل کے سہارے سے قائم ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کس کے سہارے ہے۔ اگر کہو اُس کے نیچے اور زمین ہے تو پھر وہی سوال پیدا ہو گا کہ وہ زمین کس کے سہارے قائم ہے اس طرح دور تسلسل لازم آئے گا۔

جو باطل ہے اس لیئے ثابت ہوا کہ یہ زمین ثور کے سر پر قائم نہیں بلکہ نرنکار کی قدرت سے قائم ہے۔ یا یہ کہ کرّے بیشمار ہیں وہ کس کے سہارے قایم رہیں۔

ਜੀਅ ਜਾਤਿ ਰੰਗਾ ਕੇ ਨਾਵ ।

* ਸਭਨਾ ਲਿਖਿਆ ਵੁੜੀ ਕਲਾਮ

جیا جات رنگاں کے ناؤ ـ سبھناں لکھیا وُڑی کلام

جیو اور ذاتیں اور افراد نوع بنوع کے ہیں تمام نے بہت کچھ تحریر کیا ہے۔

شرح ـ وُڑی بڑای کو کہتے ہیں۔ یعنی دنیا میں طرح طرح کے انسان ہیں۔ ان سب نے چاہا کہ نرنکار کی قدرت کو لکھیں مگر اُن سے کچھ نہ لکھا گیا۔ یا ڈری کے معنے اگر شکل کے لئے جائیں تو اس طرح معنی ہوں گے کہ سب انسانوں نے نرنکار کی قدرت کو کو مشکل راز بیان کیا ہے کہ جو لکھنے میں نہیں آسکتا۔ خلاصہ یہ ہے

نوٹ ایک جگہ سے وُڑی کے معنے قلم کے چلنے کے بھی معلوم ہوتے ہیں۔

ਸਿਰੀ ਰਾਗੁ ਪਹਰੇ ਮਹਲਾ ॥੧॥

ਜੇਸੀ ਕਲਮ ਵੁੜੀ ਹੈ ਮਸਤਕ

ਤੇਸੀ ਜੀਅੜੇ ਪਾਸਿ

پس اگر اس لفظ کو یہاں قلم کے چلنے کے معنے میں لیا جائے تو معنی شبد کے یوں ہوں گے کہ سب نے تحریر کیا ہے جس طرح کلام لکھی گئی۔ یعنی جیسا کتب متذاولہ شبد میں درج ہے۔ ویسا انہوں نے لکھا ہے۔

کہ گورو جی فرماتے ہیں کہ اِس قسم کے حالات قُدرت کے سوائے کِسی کو معلوم نہیں ہیں۔

ਏਹੁ ਲੇਖਾ ਲਿਖਿ ਜਾਣੈ ਕੋਇ ॥
ਲੇਖਾ ਲਿਖਿਆ ਕੇਤਾ ਹੋਇ

ایہہ لیکھا لِکھ جانے کوئے ٭ لیکھا لِکھیا کیتا ہوئے۔

اِس حساب کو کون تحریر کر سکتا ہے۔ اور وہ کہاں تک لِکھا جائے۔

شرح۔ یعنے نرنکار کی قدرت کو کوئی نہیں لِکھ سکتا۔ وہ لاانتہا ہے۔ کوئی اُس کو کہاں تک لکھے۔ لکھتے لکھتے سب عاجز آگئے مگر اُس کا اِنتہا کِسی کو معلوم نہ ہُوا۔

ਕੇਤਾ ਤਾਣੁ ਸੁਆਲਿਹੁ ਰੂਪੁ ।
ਕੇਤੀ ਦਾਤਿ ਜਾਣੈ ਕੌਣੁ ਕੂਤੁ

کیتا تان سوالہو روپ ٭ کیتی دات جانے کَون کُوت

کِس قدر اُس کی طاقت ہے۔ اور کیسا سُندر اُس کا سُروپ ہے۔ کِس قدر اُسکی بخشش ہے اِن امور کو کون جان سکتا ہے۔

شرح۔ کوت کے بہت طور پر معنی لیتے ہیں۔ بعض اس کو کس سے کے معنوں میں لیتے ہیں یعنے کس کے ذریعہ سے جان سکتا ہے۔ بعض قوّت کے معنوں میں لیتے ہیں یعنے نرنکار کی بخشش اور طاقت کو کون جان سکتا ہے۔ بنگالہ میں کُوت پرکھنے کو بولتے ہیں۔ یعنے ایسی پہچان کس کی ہے۔ کہ جو پرمیشور کی حالت اور جُود کو پرکھے۔ بعض اندازہ سے مُراد لیتے ہیں۔ یعنے اس کی بخشش کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ سنسکرت میں کُوت کھاؤ اور شبد کو کہتے ہیں۔ قوت کے معنی صحیح معلوم ہوتے ہیں۔

ਕੀਤਾ ਪਸਾਉ ਏਕੋ ਕਵਾਉ
ਤਿਸ ਤੇ ਹੋਏ ਲਖ ਦਰੀਆਉ

کیتا پساؤ ایکو کواؤ ٭ تِس تے ہوئے لکھ دریاؤ

ایک ہی طاقت سے یہ سب موجودات پیدا کی ہے اور اُسی ایک طاقت سے بےشمار ہزاروں دریائے بکثرت پیدا ہوئے۔

شرح۔ کواؤ سے مُراد طاقت سے ہے قوة عربی میں طاقت کو کہتے ہیں۔ اس کو پنجابی زبان لہجہ میں لاکر کواؤ لکھا ہے۔ یعنی جِس قدر موجُودات ہے۔ سب اسی صانع بے ہمال کے قدرت کے نمونے ہیں۔ اپنی ایک طاقت سے وہ مخلوقات گوناگوں اور مصنوعات بوقلموں پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد گورو جی مہاراج بطور مُناجات کے پرمیشور کے حضور میں التماس کرتے ہیں۔

ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰੁ

قُدرت کون کہاں وِیچار

کونسی قُدرت کا وِیچار کروں۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں اے کردگار عالم آپ کی قُدرتیں بےشمار ہیں میں کس کس قُدرت کا فِکر و غور کروں۔ یا یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ مجھ میں کیا طاقت ہے کہ میں آپ کی مہما کا بیان کروں۔ مگر اوّل معنی الطف ہیں۔

ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ

واریا نہ جاواں ایک وار

مَیں ایک بار بھی تجھ پر قربان ہونے کے لائق نہیں ہُوں۔

شرح - گوروجی فرماتے ہیں اے نرنکار تُو اس لایق ہے۔ کہ مَیں تجھ پر سے ہزاروں دفعہ قربان ہو جاؤں مگر مَیں ایسا ناچیز ہوں کہ ایک بار بھی قُربان نہیں ہو سکتا یا یہ معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ مَیں نہ صرف ایک بار بلکہ ہزار دفعہ تجھ پر سے قربان ہو جاؤں تو زیبا ہے۔

ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ

جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار

جو تیرے منظُور خاطر ہو وہ ہی کام اچھّا ہے۔

شرح - گوروجی فرماتے ہیں۔ اے کرتار۔ میں ہر وقت راضی برضا ہوں۔ جو کام تجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے وہی مجھ کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ تیری مرضی کے باہر میں ایک قدم چلنا اور ایک سانس لینا نہیں چاہتا۔

ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥ ੧੬ ॥

تُو سدا سلامت نرنکار

اے نرنکار تُو دایم قایم ہے۔

شرح - گوروجی فرماتے ہیں۔ اے پاک نرنکار تُو ہمیشہ قایم اور سلامت ہے۔ یعنی تینوں زمانوں میں تیری ذات سَت ہے۔ عدم سے تجھ کو کُچھ خوف نہیں ہے۔ تُو ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور سچدانند سرُوپ ہے۔

پوڑی ستارھویں ۱۷

ਅਸੰਖ ਜਪ ਅਸੰਖ ਭਾਉ

اَسنکھ جَپ اسنکھ بھاؤ

بے شُمار جَپ یعنے ذکر اور بے شُمار عقاید ہیں۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ اے پروردگار انسان تجھ کو بیشمار طریقوں سے یاد کرتے ہیں۔ اور تیری نِسبت اُن کے بیشمار عقاید ہیں۔ بھاؤ کے معنے محبّت کے بھی ہیں یا جس طرح سے کسی کو اچھا معلوم ہوتا ہے وِردو ذکر کرتا ہے اور جو جس عقیدے کو راست اور درست سمجھتا ہے اُس پر کاربند ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ طرح طرح کی مخلوقات ہے۔

ਅਸੰਖ ਪੂਜਾ ਅਸੰਖ ਤਪ ਤਾਉ

اَسنکھ پُوجا اَسنکھ تپ تاؤ

بیشمار عبادتیں اور بیشمار زُہد اور ریاضتیں ہیں۔

شرح۔ یعنے اے نِرنکار انسان طرح طرح سے تیری عبادت کرتے ہیں۔ سب کا ایک طریق نہیں ہے۔ نوع بنوع کے زُہد اور ریاضتیں بندے کرتے ہیں۔ کوئی دُھوپ میں بیٹھ کر ریاضت کرتا ہے کوئی زبان کو بند کر لیتا ہے اور کسی سے گویا نہیں ہوتا۔ کوئی کھڑا رہتا ہے کبھی بیٹھتا نہیں کوئی جنگلوں میں رہتا ہے اور ساگ پات پر گُزارہ کرتا ہے۔ کوئی پرہیز رہتا ہے اور سردی اور گرمی کے مصائب کو سہتا ہے۔

کوئی درختوں سے الٹا ہو کر لٹکتا ہے۔ کوئی فاقہ کشی کرتا ہے کوئی ان سب کو فضول سمجھتا ہے اور صرف نیک اعمال کو مقدم خیال کرتا ہے۔

ਅਸੰਖ ਗਰੰਥ ਮੁਖਿ ਵੇਦ ਪਾਠ

اَسنکھ گرنتھ مُکھ وید پاٹھ

بیشمار کُتب ہیں اور بے شمار منہہ سے وید کا پاٹھ کرتے ہیں۔

شرح - اے نرنکار! دُنیا میں بیشمار ہی ایسی کُتب ہیں کہ جن میں آپ کی محمدت درج ہے۔ اور بیشمار ہی انسان اپنے مُنہ سے ویدوں کا پاٹھ کرتے ہیں۔ یا یُوں معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ بیشمار مُنہہ سے گرنتھوں اور ویدوں کا پاٹھ کرتے ہیں۔ اس صورت میں لفظ پاٹھ کو گرنتھ اور وید دونوں سے متعلق سمجھا جائے گا۔ بعض مترجموں نے جو گرنتھ مُکھ کو وید کی صفت لکھا ہے۔ دُرست نہیں معلوم ہوتا۔ گو وید سب گرنتھوں میں مُکھ اور سریشٹ ہیں مگر اِس سے عبارت کی ترکیب پُر تکلف ہو جاتی ہے۔

ਅਸੰਖ ਜੋਗ ਮਨਿ ਰਹਹਿ ਉਦਾਸ

اَسنکھ جوگ مَن رہیں اُداس

بے شمار کے دِل میں جوگ ہے جو اُداس یعنی دِل برداشتہ رہتے ہیں۔

شرح - اے نرنکار بے شمار انسان ایسے ہیں کہ جو جوگ کے عامل ہیں اور تارک الدُّنیا بنے رہتے ہیں۔ لذّات محسوسات اور دُنیوی جاہ و جلال میں دِل نہیں لگاتے ہمیشہ اپنے نفس کو قابُو میں رکھتے ہیں اور کسی اندری کو سرکشی

نہیں ہونے دیتے ۔ یا یُوں معنی ہوسکتے ہیں کہ بیشمار یوگ کے ذریعہ سے دِل میں اُداس رہتے ہیں ۔ مطلب واحد ہے ۔

ਅਸੰਖ ਭਗਤ ਗੁਣ ਗਿਆਨ ਵੀਚਾਰ

اَسنکھ بھگت گُن گیان وِیچار

بے شُمار عابد صفات اور معرفت کا وِچار کرتے ہیں ۔

شرح ۔ یعنے اے نِرنکار بیشمار عابد تیری صِفات اور معرفت پر غور و فکر کرتے ہیں ۔ یعنی تمام قسم کی ریاضتوں اور ظاہری عبادتوں سے کنارہ کش ہو کر صرف تیری محمدت اور حمد میں مصروف رہتے ہیں ۔

ਅਸੰਖ ਸਤੀ ਅਸੰਖ ਦਾਤਾਰ

اَسنکھ سَتی اَسنکھ داتار

بے شُمار مُتّقی اور بے شُمار سخی ہیں ۔

شرح ۔ اے پروردگارِ عالم بیشمار انسان متقی و پرہیزگار ہیں ۔ کہ جو ہمیشہ اعمال حسنہ اور افعال صالحہ کو مد نظر رکھتے ہیں ۔ اور بیشمار سخی ہیں ۔ کہ جو غربا اور مساکین کو زر و مال دیتے ہیں ۔ خلاصہ یہ کہ بعض انہیں امور کو باعث رستگاری تصوّر کرتے ہیں ۔

ਅਸੰਖ ਸੂਰ ਮੁਹ ਭਖ ਸਾਰ

اَسنکھ سُور مُنہہ بھکھ سار

بے شمار شجاع ہیں کہ جو مُنہہ پر لوہے کی ضرب سہتے ہیں ۔

شرح ۔ سار آہن کو کہتے ہیں ۔ یعنے اے نرنکار بیشمار انسان مذہبی جنگوں میں تلوار کے ضرب کو منہہ پر برداشت کرتے ہیں اور اس کو باعث نجات خیال کرتے ہیں ۔ بھکھ ਭਖ کھانے کو کہتے ہیں ۔ یعنے مُنہہ پہ ضرب شمشیر کھاتے ہیں ۔ بھکھ کے معنے بھاکھنے ਭਾਖਣੇ کے بھی ہوسکتے ہیں کہ جس کے معنی کہنے کے ہیں ۔ یعنے بعض ایسے دلیر ہیں جو بلا خوف کسی کے سار یعنی حق الامر کو مُنہہ سے کہہ دیتے ہیں ۔ یعنی سچ بولنے کو ہی ذریعہ نجات کا سمجھتے ہیں ۔

ਅਸੰਖ ਮੋਨਿ ਲਿਵ ਲਾਇ ਤਾਰ

اسنکھ مَون لِو لائے تار

بے شُمار لب بند ہو کر تصوّر میں مستغرق رہتے ہیں ۔

شرح ۔ یعنے اے نرنکار بیشمار انسان خاموشی اختیار کر کے تیری تصوّر اور یاد میں مستغرق رہتے ہیں اور اسی کو باعث نجات سمجھتے ہیں ۔ اہلِ ہنود میں بُہت ایسے فقیر ہوتے ہیں کہ جو کبھی مُنہہ سے نہیں بولتے ۔ تاکہ گناہ کرنے اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہیں ۔

ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰ
ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ
ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ
ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥੧੭॥

قُدرت کون کہا بِچار ٭ واریا نہ جاواں ایک وار
جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار ٭ تو سدا سلامت نرنکار

اے نرنکار میں آپ کی کرشمہ قدرت کا غور و فکر کروں۔ میں ایک دفعہ بھی آپ کے اوپر سے قربان ہونے کے لائق نہیں ہوں جو تیری رضا ہے وہی درست ہے تو دایم قایم ہے۔ اے نرنکار۔ اِس کا مطلب سولہویں پوڑی میں درشا ہو چکا ہے۔

خلاصہ کُل پوڑی کا یہ ہے کہ بے شمار طریقے عبادت اور پرستش اور زُہد اور تقوے کے ہیں مگر دُرست صرف وہی طریق ہے کہ جو نرنکار کی مرضی کے پورا کرنے والا ہے۔ یعنی رضا و تسلیم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ اور برتر ہے۔

پوڑی اٹھارھویں ۱۸

نیک اعمال کا ذکر کر کے اب گورو جی بد اعمال اشخاص کا ذکر فرماتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਮੂਰਖ ਅੰਧ ਘੋਰ

اسنکھ مورکھ اندھ گھور

بے شمار جاہل اور اندھے ناپاک ہیں۔

شرح۔ جاہل سے مراد اُن لوگوں سے ہے کہ جو معرفت الٰہی سے بے خبر ہیں۔ اور اندھے سے مراد گمراہ سے ہے کہ جس کی گیان کی آنکھ نابینا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ گورو جی فرماتے ہیں۔ اے نرنکار بہت سے بندے جاہل اور مطلق نابینا ہیں کہ جن کی آنکھ تیری صنعت کو نہیں دیکھ سکتی۔ اور نہ اُن کے دِل تیری معرفت سے آشنا ہیں۔

ਅਸੰਖ ਚੋਰ ਹਰਾਮਖੋਰ

اسنکھ چور حرام خور

بے شمار چور اور حرام خور ہیں۔

شرح۔ یعنی اے نرنکار بے شمار بندے چوری کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ حرام کا مال کھاتے ہیں اپنے قوت بازو سے قوت (روزی) حاصل نہیں کرتے۔ حرام کے لفظی معنے منع کرنے کے ہیں اصطلاح میں اِن چیزوں کا نام ہے کہ جن کا استعمال دھرم کے رُو سے ناروا و ناجائز ہے۔ اِسی لئے اِن کے استعمال کو منع کیا گیا ہے جو لوگ قوت بازو سے روزی حاصل کرنے کو نا نہیں چاہتے اُن کے لئے مانگ کر کھانا روا ہے۔

مثلاً اندھا۔ لنگڑا۔ لُولا۔ بیمار۔ مگر جو مشقت سے روزی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ مانگیں تو حرام ہے۔ ہندوستان میں ایک بھاری تعداد ایسے اشخاص کی ہے کہ جو قوت بازو میں پہلوانوں کے برابر ہوتے ہیں مگر پھر بھی مانگ کر کھانے کو گویا ایک پیشہ تصور کرتے ہیں ایسے لوگوں کو حرامخور کہا جاتا ہے۔

ਅਸੰਖ ਅਮਰ ਕਰਿ ਜਾਹਿ ਜੋਰ

اَسنکھ امر کر جاہہ جور

بے شمار زور سے یعنے زبردستی سے حُکم کر جاتے ہیں۔

شرح ۔ امر بفتح اوّل و سکون ثانی عربی میں حُکم کا نام ہے[1] یعنے ایسے نرنکار بے شمار بندے اِس دنیا میں جابرانہ حُکم کر کے آخر چلے جاتے ہیں۔ پھر نشان تک اُن کا باقی نہیں رہتا۔

بیت

خبرداری از خسروان عجم ÷ کہ کردند بیداد بر دستان رستم

ਅਸੰਖ ਗਲਵਢ ਹਤਿਆ ਕਮਾਹਿ

اسنکھ گل وڈھ ہتیا کماہہ

بے شمار گلا نراشی کر کے پاپ کماتے ہیں۔

---

[1] سردار عطر سنگھ رئیس بھدوڑ نے امر کے معنے دیوتا کے لیئے ہیں اور اسطرح معنے کیئے ہیں کہ بیشمار دیوتے ہیں جو زیادہ طاقت رکھتے ہیں یہ معنے غلط ہیں کیونکہ اس پوڑی میں بداعمالوں کا ذکر ہے نہ کہ نیک اعمالوں کا اور نہ وہ معنے مضمون سے مربوط ہیں۔

شرح - یعنے اے نرِلکار بیشمار لوگ جانوروں اور انسانوں کو قتل کر کے گُناہ کرتے ہیں - بعض ناپاک ایسے ہیں کہ انسانوں کو قتل کرتے ہیں خواہ دشمنی سے خواہ اس غرض سے کہ اُن کے مال و متاع پر قبضہ کریں - اورنگ زیب نے اپنے بھائیوں کو بادشاہی حاصل کرنے کے لئے قتل کیا اور وہ کام کیا کہ جس کا صادر ہونا حیوانات سے بھی ناممکن ہے - بہت لوگ کھانے کے لئے حیوانات کو ذبح کرتے ہیں - یہ نہیں سمجھتے کہ وہ بھی مثل ہمارے ذی رُوح ہیں اور اُن کو بھی ہمیشہ مانند ہمارے تکلیف ہوتی ہے - گلا کاٹنے سے مُراد سخت ظلم کرنے سے بھی ہو سکتی ہے - مگر اصل مُراد یہاں گو روجی کی گلا کاٹنے سے جیو ہنسا سے ہی ہے - جو مہا پاپ ہے -

ਅਹਿੰਸਾ ਪਰਮੋ ਧਰਮ:

اہنسا پرمو دھرما

مشہور قول ہے یعنی جانداروں کو قتل نہ کرنا اعلیٰ دھرم ہے - اگر اس کو الٹا جائے تو یُوں ہوگا کہ جانداروں کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے - فی الحقیقت جو انسان زبان کے ذائقہ کی خاطر غریب حیوانات کے گلو پر کارد پھیرتے ہیں بڑے گنہگار ہیں -

ਅਸੰਖ ਪਾਪੀ ਪਾਪੁ ਕਰਿ ਜਾਹਿ

اسنکھ پاپی پاپ کر جانہہ

بے شمار گنہگار گُناہ کر کے چلے جاتے ہیں -

شرح - اے پروردگار بہت سے ایسے انسان ہیں کہ وہ پہلے جنم میں بھی پاپی تھے اور اب پھر پاپ کر کے دنیا سے چلے جاتے ہیں - یعنی انہوں نے آئندہ کے لئے کچھ عبرت حاصل نہیں کی -

ਅਸੰਖ ਕੂੜਿਆਰ ਕੂੜੇ ਫਿਰਾਹਿ

اسنکھ کوڑیار کوڑے پھراہہ

بے شمار کاذب ہیں کہ جو جھوٹھ بولنے میں سرگرداں ہیں -

شرح - اے نرنکار بے شمار لوگ ہمیشہ جھوٹ بولنے ہی میں لگے رہتے ہیں - جھوٹ بول کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں - اور ذرا دل میں خائف نہیں ہوتے -

ਅਸੰਖ ਮਲੇਛ ਮਲੁ ਭਖਿ ਖਾਹਿ

اسنکھ ملیچھ مل بھکھ کھاہہ

بے شمار ناپاک، ناپاک کھانا کھاتے ہیں -

شرح - اے نرنکار بہت لوگ جو ناپاک ہیں ناخوردنی اشیائ کھاتے ہیں - مل کے معنے میلے یعنی ناپاک کے ہیں اور بھکھ خوراک کو کہتے ہیں - مراد اس سے گوشت اور شراب وغیرہ سے ہے کہ جن کا رواج بکثرت لوگوں میں ہو رہا ہے گوشت کے کھانے سے انسان بیرحم اور سنگدل ہو جاتا ہے اور نیز قتل حیوانات کا مرتکب ہوتا ہے کہ جو گناہ عظیم ہے شراب کے نقصان ہر کہ ومہ پر روشن ہیں - اس کو سب نے اُمّ الخبائث کا خطاب دیا ہے اسکو

پی کر انسان بے تمیز ہوتا ہے اور طرح طرح کے ناواجب حرکات کا مصدر بنتا ہے۔ پس سب کو اِن ناپاک کھانوں سے پرہیز لازم ہے۔ تاکہ اُن کے استعمال سے دِل ناپاک نہ ہو۔

ਅਸੰਖ ਨਿੰਦਕ ਸਿਰਿ ਕਰਹਿ ਭਾਰੁ

اَسنکھ نِندک سِر کریں بھار

بے شمار مذمت کرنے والے اپنے سر پر بوجھ جمع کر رہے ہیں۔

شرح ۔ اے نرنکار! بیشمار ساعی دوسروں کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اپنے سر پر گناہوں کا بار جمع کرتے ہیں۔ لوگوں کی مذمت اور بدگوئی کرنا بھی گناہ ہے پس جو بدگوئی کرتا ہے۔ اس کا عذاب اس کے سر پر ہوتا ہے۔ انسان کو لازم ہے کہ غیبت اور بدگوئی وغیرہ افعال شنیع سے مجتنب رہے۔

ਨਾਨਕੁ ਨੀਚੁ ਕਹੈ ਵੀਚਾਰੁ

نانک نیچ کہے وِچار

نانک بداعمال لوگوں کے احوال کو بیان کرتا ہے۔

شرح ۔ اے نرنکار ایسا حال بداعمال اشخاص کا ہے جو مَیں نے آپ کے حضور میں بیان کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ لفظ نیچ کو گورو مہاراج نے کسر نفسی سے اپنی نسبت استعمال کیا ہے۔ اور اس طرح معنے کرتے ہیں کہ ناچیز نانک اس احوال کو غور کر کے کہتا ہے۔ یعنی گورو جی فرماتے ہیں کہ جو مَیں نے بیان کیا ہے۔ غور اور تحقیق کے بعد کیا ہے مگر

چونکہ اس تمام پوڑی میں بد اعمال لوگوں (نیچوں) کا ذِکر کیا ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ لفظ نیچ دوسرے لوگوں سے متعلق ہے۔

ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ
ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ
ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥੧੯॥

واریا نہ جاواں ایک وار ٭ جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار
تو سدا سلامت نِرنکار

اے نرنکار میں ایک دفعہ بھی آپ کے اُوپر سے قربان ہونے کے
لائق نہیں ہوں۔ جو تجھ کو منظور ہے وہی دُرست ہے۔ تو دائم سلامت ہے
اس کا مطلب سولھویں پوڑی میں درج ہو چکا ہے۔

پوڑی اُنیسویں ۱۹

یہ پوڑی بھی مناجات میں ہے۔

ਅਸੰਖ ਨਾਵ ਅਸੰਖ ਥਾਵ

اسنکھ ناؤ اسنکھ تھاؤ

بے شمار نام اور بے شمار مکان ہیں۔

شرح۔ یعنے اے نرنکار آپ کے بیشمار ہی نام ہیں اور بے شمار ہی مکان ہیں۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ اس کردگار عالم کا نہ کوئی خاص اِسم ہے اور نہ خاص مکان بلکہ اسمائے الٰہی بیشمار ہیں۔ اور بیشمار ہی مکانات جس نام سے کوئی اس کو پکارتا ہے وہ سُنتا ہے۔

اللہ۔ خُدا۔ ایشور۔ گاڈ۔ مختلف اسماءِ اس کے نزدیک یکساں ہیں۔ جس طرح معبر کی تمام کشتیاں پار اتارنے کو توانا ہوتی ہیں اسی طرح ایشور کے تمام نام نجات بخشنے والے ہیں۔ اسی طرح کوئی خاص اس کا مکان نہیں ہے۔ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے جہاں کوئی اس کو یاد کرتا ہے وہیں اس کو موجود پاتا ہے۔ اگر بیت اللہ اس کا گھر ہے تو ہر مندر بھی اسی کا مکان ہیں۔

ਅਗੰਮ ਅਗੰਮ ਅਸੰਖ ਲੋਅ

اگم اگم اسنکھ لوآ

نایاب سے نایاب بے شُمار عالم ہیں۔

شرح ۔ یعنے اے پروردگار ایسے بیشمار عالم اور جہان ہیں کہ جہاں انسان جا نہیں سکتا ۔ اگم ہندی میں اُس چیز کو کہتے ہیں ۔ کہ جو گمن سے باہر ہو۔ گمن کے معنے جانے اور چلنے کے ہیں ۔ یعنے ایسے مقامات کہ جہاں کسی کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی ۔ لکھوکہا اجسام فلکی اور اجرام سماوی ہیں کہ جہاں جانا تو درکنار اُن کے ناموں سے بھی واقفیت نہیں ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ کردگار عالم کی پیدائش لاانتہا ہے ۔

ਅਸੰਖ ਕਹਹਿ ਸਿਰਿ ਭਾਰੁ ਹੋਇ

اسنکھ کہیں سر بھار ہوئے ۶

بے شمار کہنے سے بھی سر پر دوش ہوتا ہے ۔

شرح ۔ یعنے اے نرنکار آپ کی مخلوقات اور مصنوعات کو بیشمار کہنا بھی دوش میں داخل ہے بلکہ اُن کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے ۔ لاانتہا بھی اصل میں ایک انتہا ہے ۔ اس بارہ میں خاموشی بجا ہے ۔ پنجاب میں یہ ایک عام محاورہ ہے کہ میں اپنے سر پر بھار نہیں لینا چاہتا ۔ جس سے مُراد دوش سے ہوتی ہے ۔

اسی محاورہ میں یہاں بھار کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔ بعض شارحین نے اس شبد کے معنے اِس طرح کئے ہیں ۔ کہ بیشمار لوگ سر کے بل ہو کر ایشور کو یاد کرتے ہیں ۔ مگر یہ عبارت اور مضمون سے چسپاں اور مربوط نہیں ہیں ۔

ਅਖਰੀ ਨਾਮੁ ਅਖਰੀ ਸਾਲਾਹ

اکھری نام اکھری سالاہ

حروف ہی کے ذریعہ سے آپ کے نام لکھے جاتے ہیں اور حروف ہی کے ذریعہ سے آپ کی حمد تحریر کی جاتی ہے۔

شرح :۔ ہندی زبان میں تعریف کرنے کو سراہنا کہتے ہیں سالاہ کا لفظ شاید اسی سے نکلا ہے۔ کیونکہ اکثر رے کو لام سے بدل دیا جاتا ہے۔ یا شاید عربی کا لفظ صلاح ہے مگر اس کے معنے تعریف کے نہیں ہیں بلکہ نیکی کے ہیں۔ بہرحال یہاں اسکے معنے حمد و ثنا کے ہیں۔

ਅਖਰੀ ਗਿਆਨੁ ਗੀਤ ਗੁਣ ਗਾਹ

اکھری گیان گیت گُن گاہ

حرف ہی کے ذریعے سے معرفت کے نغمے اور صفات گائے جاتے ہیں۔

شرح ۔ یعنے حروف ہی کے ذریعہ سے نغمہ ہائے ایزدی و سرود ہائے صفات خداوندی گاتے ہیں۔ ہر زبان میں پروردگار عالم کی حمد و ثنا مرقوم ہے کہ جس کو عاشقانِ الٰہی نہایت درد اور رقت سے گاتے ہیں۔

ਅਖਰੀ ਲਿਖਣੁ ਬੋਲਣੁ ਬਾਣਿ

اکھری لکھن بولن بان

حروف ہی ہیں لکھتے ہیں اور بولتے ہیں کلام کو۔

شرح ۔ یعنے حروف ہی کے ذریعہ سے اے نرنکار لوگ تیری بانی یعنے کلام

کو لکھتے ہیں اور بولتے ہیں۔ یعنی ہر زبان میں معرفت خفانی کے اسرار مرقوم ہیں کہ جن کو سالکان راہِ طریقت و معرفت ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے ہدایت حاصل کر کے نجات پاتے ہیں

ਅਖਰਾ ਸਿਰਿ ਸੰਜੋਗੁ ਵਖਾਣਿ

اکھری سِر سنجوگ دکھان

حروف ہی سے نوشتہ پیشانی کا بیان ہوتا ہے۔

شرح۔ یعنے یہ امر بھی حروف ہی میں مرقوم ہے کہ انسان نوشتہ پیشانی یعنی جنم گزشتہ اعمال کے مطابق منازل و مدارج پاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ امور کوئی قیاسی نہیں ہیں بلکہ یقینی ہیں کہ جن کا ثبوت کتب دھرم میں ملتا ہے۔

ਜਿਨਿ ਏਹਿ ਲਿਖੇ ਤਿਸੁ ਸਿਰਿ ਨਾਹਿ

جن ایہہ لکھے تِس سر ناہ

جو ان حروف کا کاتب ہے اُس کی پیشانی اُن سے پاک ہے۔

شرح۔ یعنے پرمیشور انسانوں کے اعمال کا کاتب ہے مگر اُس کی ذات اس سے پاک ہے یعنی وہ خود محتاج بالغیر نہیں ہے۔ کل موجودات اُسکی محتاج ہے اور وہ قایم بالذات ہے۔ اس شبد کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جس نے یہ حروف لکھے ہیں وہ بری الذمہ ہے۔ نیک و بد کے جوابدہ خود انسان ہیں۔ جیسا کوئی کرتا ہے اس کے مطابق وہ اس کی تقدیر لکھتا ہے یعنے اُسکو اس کے اعمال کا اجر پہنچاتا ہے۔ بعض ناواقف یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جس حالت میں کاتب تقدیر خود کرتار ہے تو گویا وہ خود فاعل

ہر نیک وبد کا ہے اور انسان مجبور ہے یہ اعتراض ناواقفیت سے پیدا ہوتا
ہے۔ تقدیر لکھنے سے گورو صاحب کی یہ مراد نہیں ہے کہ نرنکار نے کل
انسانوں کا حال کسی لوح یا تختی کے اوپر لکھ رکھا ہے جیسا کہ بعض کا
اعتقاد ہے ایسا ماننے سے اس پاک اور شدھ نرنکار کی ذات میں کئی
دوش عاید ہوتے ہیں لکھنا وہ اس صورت میں اگر اس کو بھول جانے کا
اندیشہ ہوتا۔ اور جب کہ وہ نرنکار ہے تو لکھنے وغیرہ سے پاک ہے۔
کیونکہ یہ کام صاحب اعضاء کا ہے۔ وہ ایشور سروگیہ یعنی دانائے کل
ہے۔ ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں کا حال اس پر روشن ہے۔
اس لئے سب انسانوں کے آئیندہ حالات کا اس کو کامل علم ہے۔ کہ
فلاں سے یہ کام سرزد ہوگا۔ اور فلاں سے یہ۔ فلاں نیک کام کرے گا۔
اور فلاں بد۔ محض اسی لحاظ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ کاتب تقدیر ہے۔
اب غور کرنا چاہیئے کہ اگر پرمیشور اپنے سروگیتا سے سب انسانوں کے
حالات کو جانتا ہے کہ جو ہنوز وقوع میں نہیں آئے گا۔ تو اس سے یہ نتیجہ
نکالنا غلط ہے۔ کہ اس نے ویسا کرنے کے لئے انسان کو مجبور بھی کیا ہے۔
اس حال میں انسان کیونکر مجبور خیال کئے جا سکتے ہیں۔ اور کیونکر وہ اپنے اعمال کی
جوابدہی سے بری سمجھے جا سکتے ہیں۔ ایک شخص عیاشی اور فضول خرچی میں مصروف
ہے۔ دانا شخص اس کے چلن سے دیکھ کر پہلے ہی یہ نتیجہ نکالے گا کہ وہ ضرور
ایک دن تنگدستی اور افلاس میں مبتلا ہوگا۔ مگر کیا اس کا ایسا جاننا اس کو
مجبور کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پرمیشور نے عقل کا چراغ ہر انسان کو اسی واسطے
دیا ہے۔ کہ وہ اس کی روشنی میں گمراہ ہونے سے بچے۔ اور حق و باطل میں تمیز کرے۔
انسان ہر طرح سے مختار بالفعل ہے جو نیک و بد۔ راست و ناراست وہ کرتا ہے۔

اپنے ارادہ سے نہ کہ حکم تقدیر سے - پس وہ اپنے تمام افعال اور اعمال کا ذمہ وار اور جوابدہ ہے -

ਜਿਵ ਫੁਰਮਾਏ ਤਿਵ ਤਿਵ ਪਾਹਿ

جو فرمائے تِوْ تِوْ پاہ

جس جس طرح سے وہ حکم دیتا ہے اُسی طرح سے وہ پاتے ہیں -

شرح - یعنے جیسا اجر انسان کو نیک کار اعمال کا دیتا ہے - ویسا ہی وہ حاصل کرتے ہیں - خلاصہ یہ ہے کہ انسان جو کام کرتا ہے اُس کی جوابدہی اُسی کے سر پہ ہے اور اسکو اپنے اعمال کا اجر ضرور بھوگنا پڑتا ہے -

شعر

گندم از گندم بروید جو ز جو ؛ از مکافات عمل غافل مشو

ਜੇਤਾ ਕੀਤਾ ਤੇਤਾ ਨਾਉ

جیتا کیتا تیتا ناؤ

جس قدر اس نے پیدا کیا ہے سب اسکے نام کا مظہر ہے -

شرح - یعنے جس قدر مصنوعات ہیں سب اُس صانع حقیقی کی شان کو ظاہر کرتی ہیں - ہر ایک برگ اور ہر ایک کاہ سے اُس کی عظمت اور قدرت کا نشان ملتا ہے - شمس و قمر باران و ابر برگ و شجر غرض ذرہ ذرہ سے اُسکی ہستی کا ثبوت ملتا ہے -

ਵਿਣੁ ਨਾਵੈ ਨਾਹੀ ਕੋ ਥਾਉ

ون ناوے ناہیں کو تھاؤ

اس کے نام کے بغیر کوئی جگہ نہیں ہے -

شرح - یعنے وہ ہر جگہ ناظر و حاضر ہے۔ سرب دیاپک ہے۔ کوئی مکان اس سے خالی نہیں ہے۔ جدھر دیکھتا ہوں۔ اُدھر تو ہی تو ہے۔ آفتاب اُسی کی روشنی سے منوّر ہے۔ ماہتاب بھی اُسی کے تجلّی کی رونق ہے۔ پھولوں میں اُسی کی نکہت ہے۔ اور سبز سبز پتّوں میں اُسی کی قدرت۔

ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰੁ
ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ
ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ
ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥੧੯॥

قدرت کون کہا وچار ۔ واریا نہ جاواں ایک وار
جو تدھ بھاوے سوئی بھلی کار ۔ تو سدا سلامت نرنکار

اے نرنکار میں تیری کس کس قدرت کا بیان کروں میں ایک دفعہ بھی تیرے اوپر سے تصدّق ہونے کے لائق نہیں ہوں جو تجھ کو منظور ہے۔ وہی کام درست ہے۔ تو دایم قایم اور سلامت ہے۔ اس کا مطلب سولھویں پوڑی میں درج ہو چکا ہے۔

پوڑی بیسویں ۲۰

اب گورو جی مہاراج صفائی باطنی کا بیان فرماتے ہیں۔

ਭਰੀਐ ਹਥੁ ਪੈਰੁ ਤਨੁ ਦੇਹ
ਪਾਣੀ ਧੋਤੈ ਉਤਰਸੁ ਖੇਹ

بھریئے ہتھ پیر تن دیہہ ❊ پانی دھوتے اترس کھیہہ
اگر ہاتھ اور پاؤں اور جسم آلودہ ہو جائے تو وہ آلودگی پانی کے دھونے سے دُور ہو سکتی ہے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ جسم انسانی نہانے سے پاک ہو سکتا ہے یعنے ظاہری آلودگی انسان کی نہانے دھونے سے دُور ہو سکتی ہے۔ ہر انسان اپنی صحت قائم رکھنے کے واسطے اپنے اعضاء اور جسم کو پاک صاف رکھتا ہے اگر کبھی اچانک کوئی عضو ناپاک ہو جاتا ہے تو فوراً اُس کے پاک کرنیکا فکر کرتا ہے۔ فارسی لفظ تن کو استعمال کر کے گورو جی مہاراج نے اس کی ہندی معنے یعنی دیہہ بھی ساتھ ہی لکھ دئے ہیں۔ لفظ کے استعمال کا تکرار نہیں فرمایا۔

ਮੂਤ ਪਲੀਤੀ ਕਪੜੁ ਹੋਇ
ਦੇ ਸਾਬੂਣੁ ਲਈਐ ਓਹੁ ਧੋਇ

مُوت پلیتی کپڑ ہوئے ❊ دے صابون لیئیے اوہ دھوئے
اگر کپڑا بول سے ناپاک ہو جائے۔ تو اُس کو صابن سے پاک کرتے ہیں۔

شرح۔ یہ دُوسری مثال گورو جی ظاہری پاکیزگی کی دیتے ہیں۔ کہ جب

جامہ بول و براز وغیرہ سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ تو اس کو صابون وغیرہ سے دھو کر پاک کر لیا جاتا ہے۔ یعنے جس طرح انسان جسم کے صاف رکھنے کو ضروری سمجھتے ہیں اُسی طرح لباس کے پاکیزہ رکھنے کو لازمی خیال کرتے ہیں۔ اور کبھی ان امور سے غافل نہیں ہوتے۔ ہر روز نہاتے ہیں۔ اور صاف کپڑے بدلتے ہیں۔ تاکہ وہ دوسروں میں ذلیل نہ ہوں اور ان کی حیثیت میں فرق نہ آئے۔

ਭਰੀਐ ਮਤਿ ਪਾਪਾ ਕੈ ਸੰਗਿ
ਓਹੁ ਧੋਪੈ ਨਾਵੈ ਕੈ ਰੰਗਿ

بھریئے مت پاپاں کے سنگ ؛ اوہ دھوپے ناوے کے رنگ

اگر عقل گناہوں سے ناپاک ہو جائے۔ تو وہ پرمیشور کے نام سے پاک ہو سکتی ہے۔

شرح :- گورو جی فرماتے ہیں کہ اگر عقل انسانی بُرے کاموں کے کرنے سے ناپاک ہو جائے تو وہ مثل جسم کے صابون وغیرہ سے پاک نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ خداوند پاک کے پاک نام سے ہی پاک ہو سکتی ہے۔ یعنے بغیر پرماتما کی مہربانی کے انسان کا ناپاک آتما شدھ نہیں ہو سکتا۔ مت سے مُراد آتما سے ہے۔ پس جس طرح انسان ظاہری صفائی کو ضروری سمجھتا ہے۔ اُسی طرح اُس کو لازم ہے کہ باطنی صفائی کو بھی ضروری سمجھے۔ بلکہ ظاہری صفائی سے باطنی صفائی زیادہ ضروری ہے کیونکہ اُس سے جسم پاک ہوتا ہے اور اس سے رُوح۔ ظاہری صفائی نجات کے لئے مطلوب نہیں ہے بلکہ اس کا سارا انحصار باطنی صفائی پر ہے۔ اس لئے کُل انسانوں کو واجب ہے کہ اپنے آتما کے پاک و صاف کرنے میں کوشش کریں۔ اور ظاہری صفائی

سے باطنی صفائی کو زیادہ ضروری سمجھیں۔ گوروجی کے اس مبارک قول سے صاف ثابت ہے کہ تیرتھوں وغیرہ پر نہانے سے سوائے جسم کی صفائی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ آتما کی صفائی وہاں نہانے سے ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے پاکیزہ بنانے کے لئے سوائے پرمیشور کے پاک نام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے جب تک انسان کا دل پاک اور صاف نہ ہو تمام تیرتھ اور جاترا کرنا عبث ہے۔ ٹھیک گوروجی کے اس قول کا مصداق منوجی کا ایک شلوک ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

अद्भिर्गात्राणि शुद्ध्यन्ति मनः सत्येन शुद्ध्यति ।।
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुद्ध्यति ।।१०९।।
(मनुस्मृति ।। अध्याय पञ्चम ।।)

ترجمہ۔ پانی سے بدن ست سے من برمھ ودیا اور تپ سے بھوتاتما (یعنے لنگ شریر سہت جیو آتما) اور گیان سے عقل پاک ہوتی ہے۔

ਪੁੰਨੀ ਪਾਪੀ ਆਖਣੁ ਨਾਹਿ

پنّی پاپی آکھن ناہ

نیک و بد انسان صرف کہنے ہی سے نہیں ہو جاتا۔

شرح۔ یعنے کوئی شخص محض کہنے سے کہ فلاں برا ہے اور فلاں اچھا۔ نیک یا بد نہیں ہو سکتا۔ بعض یوں بھی معنے کرتے ہیں کہ نیک و بد انسانوں کا صرف نیک یا بد کہے جانے پر ہی چھٹکارا نہیں ہو جاتا بلکہ

ਕਰਿ ਕਰਿ ਕਰਣਾ ਲਿਖਿ ਲੈ ਜਾਹੁ

کر کر کرنا لکھ لے جاہ

ਕਰਿ ਕਰਿ ਕਰਣਾ ਲਿਖਿ ਲੈ ਜਾਹੁ

کر کر کرنا لِکھ لے جاہ

شرح ۔ یعنے انسان نیک و بد صرف کہنے سے نہیں ہوتا بلکہ اپنے اعمال اور افعال سے۔ کہ جن کا حساب پرمیشور رکھتا ہے۔ نہ بذریعہ تحریر کے بلکہ سرو گیہ ہونے سے۔ اس سے پہلے شبد کے دوسری قسم کے معنے کرنے کی صورت میں اس شبد کے اِس طرح معنے ہونگے کہ انسانوں کو اپنے اعمال کا جواب دینا پڑیگا یعنے اُن کے نیک یا بد کہے جانے پر ہی اُنکی رستگاری نہیں ہو جاتی بلکہ اُن کو اپنے اعمال کی سزا و جزا اٹھانی پڑتی ہے۔ کر کر کے معنے ہاتھ ہاتھ کے بھی ہو سکتے ہیں۔

ਆਪੇ ਬੀਜਿ ਆਪੇ ਹੀ ਖਾਹੁ

آپے بیج آپے ہی کھاہ

خود ہی بو اور خود ہی اس کا پھل کھاہ ۔

شرح ۔ گورو جی انسان کیجانب مخاطب ہو کر فرماتے ہیں ۔ کہ جیسا تُو تخم بوئے گا ویسا ہی خود اس کا پھل کھائے گا۔ تیرے اعمال کا جواب وہ کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

شعر

گندم از گندم بروید جو ز جو ÷ از مکافات عمل غافل مشو

الدُنیا مزرعتہ الآخرت ۔ انسان اپنے خویش و اقارب کی خاطر طرح طرح کے فریب کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہی بوجھ اس کی گردن پر ہے ۔

کوئی دُوسرا جس کی خاطر وہ پریشان ہوتا پھرتا ہے۔ اس کے گناہوں کی سزا نہ اُٹھائے گا۔ انسان کو لازم ہے کہ عُمر عزیز کو غنیمت سمجھے اور ہمیشہ نیک اعمال کرے تا کہ نیک اجر حاصل کرے۔ بد اعمالی کا اجر نیک ملنا محال ہے۔ گندم کے کھیت سے جَو اور جَو کے کھیت سے گندم کی توقع رکھنا نادانی ہے۔

شعر

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پُخت و خیال باطل بست

نیک اعمالی کا اجر راحت اور بد اعمال کی پاداش مصیبت اور ہلاکت ہے۔

ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੀ ਆਵਹੁ ਜਾਹੁ ॥੨੦॥

نانک حُکمی آوہ جاہُ

نانک صاحب فرماتے ہیں۔ بموجب حُکم کے آ اور جا۔

شرح۔ یعنے ذوالکار کے حکم کے بموجب انسان پیدا ہوتا اور مرتا ہے اعمال کی پاداش میں انسان دائرہ تناسخ میں گرفتار ہوتا ہے۔ بار بار پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔ پس انسان کو لازم ہے کہ نیک اعمال اختیار کرے۔ تا کہ اس مادور سے نجات حاصل ہو۔

پوڑی اکیسویں ۲۱

باطنی اور قلبی صفائی اور پاکیزگی کی عظمت کو پھر اس پوڑی میں گوروجی فرماتے ہیں۔ طالبِ حق نے سوال کیا کہ اے ہادیٔ برحق! آپ نے فرمایا ہے۔ کہ باطنی صفائی سوائے وردِ حق کے حاصل نہیں ہوتی۔ مگر عوام الناس کہتے ہیں کہ تیرتھ جاترا کرنے سے انسان شُدھ ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں گوروجی فرماتے ہیں۔

ਤੀਰਥੁ ਤਪੁ ਦਇਆ ਦਤੁ ਦਾਨੁ
ਜੇ ਕੋ ਪਾਵੈ ਤਿਲ ਕਾ ਮਾਨੁ ॥

تیرتھ۔ تپ۔ دئیا دت دان ٭ جے کو پاوے تِل کا مان

تیرتھ۔ تپ دیا اور دان سے اگر کوئی عزّت حاصل کر سکتا ہے تو صرف ایک تِل کے برابر۔

شرح۔ گوروجی فرماتے ہیں کہ تیرتھوں پر نہانے۔ ریاضت کرنے اور سخاوت کرنے سے صرف دُنیوی عزّت آدمی حاصل کر سکتا ہے۔ اِس سے زیادہ نہیں۔ حقیقی شرف اور عزّت حاصل نہیں ہوتی۔

ਸੁਣਿਆ ਮੰਨਿਆ ਮਨਿ ਕੀਤਾ ਭਾਉ
ਅੰਤਰਗਤਿ ਤੀਰਥਿ ਮਲਿ ਨਾਉ ॥

سُنیا منیا من کیتا بھاؤ ٭ انترگت تیرتھ مل ناؤ

سُننا اور مُننا اور اپنے دل کا حقیقی تیرتھ ہے اِس میں مل کر نہانا۔

شرح ۔ یعنی حقیقی تیرتھ انسان کے لئے نرنکار کی مہما کا سُننا ہے نہ صرف سُننا بلکہ پرمیشور کو ماننا اور اُس کی ہستی پر کامل یقین کرنا ہی وسیلہ نجات کا ہے ۔ انسان کو لازم ہے کہ اس اصلی اور حقیقی تیرتھ میں خوب طرح سے نہاوے ۔ یعنے خداوند کے نام کو سُننے اور اسکو مانے اور پھر اس پر یقین کرے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ شرون منن اور ندھیاسن کرنے سے انسان شرف حاصل کر سکتا ہے ۔ جس نے علم الیقین عین الیقین حق الیقین کی مدارج حاصل نہیں کی اُس کا تیرتھ جانا اور وہاں جود و بخشش کرنا لاحاصل ہے ۔
اب گورو جی درگاہِ خداوندی میں عاجزی کرتے ہیں ۔

ਸਭਿ ਗੁਣ ਤੇਰੇ ਮੈ ਨਾਹੀ ਕੋਇ
ਵਿਣੁ ਗੁਣ ਕੀਤੇ ਭਗਤਿ ਨ ਹੋਇ

سب گُن تیرے میں ناہی کوئے ۔ وِن گُن کیتے بھگت نہ ہوئے

سب صفات تجھ میں ہیں میں کچھ چیز نہیں ہوں بغیر تیرے نے صفات کے بندگی نہیں ہو سکتی ۔

شرح ۔ گورو جی فرماتے ہیں ۔ اے نرنکار سب صفات خداوندی صرف تیری ہی ذات کو شایاں ہیں ۔

شعر

مرا در ار سد کبر یا و منی ۔ کہ ملکش قدیمت و ذاتش غنی

میں ایک ناچیز بندہ ہوں کوئی لیاقت یا وصف نیک مجھ میں نہیں ہے کہ جس کے سبب سے میں اپنے تئیں تیری عبادت اور بندگی کے لائق خیال کروں ۔ جو انسان

تیری عبادت اور پرستش صدق دل سے کرتے ہیں وہ تیرے عابد کہلائے جانے کے
لائق ہوتے ہیں۔ یہاں ਭਗਤੀ بھگتی اور بھگت یعنی عبادت اور عابد
دونوں کے واسطے سمجھا جا سکتا ہے پہلی صورت میں اس طرح سے معنے ہونگے کہ بغیر
قابلیت اور نیک اوصاف حاصل کرنے کے خداوند کی عبادت نہیں ہو سکتی۔
اور دوسری صورت میں اس طرح سے کہ بغیر قابلیت اور نیک وصف حاصل
کرنے کے انسان عابد نہیں ہو سکتا۔ ਮੈ اس شبد میں ضمیر واحد متکلم کی
ہے نہ کہ حرف ربط جیسا کہ بعض شارحین نے لکھا ہے۔ اگر میں ਮੈ کو
سب گن تیرے کے ساتھ ملایا جاوے تو ਨਾਹੀ ਕੋਇ ناہیں کوئی مہمل جملہ
باقی رہ جاتا ہے پس معلوم ہوا کہ ਮੈ ਨਾਹੀ ਕੋਇ میں ناہیں کوئے
ایک جملہ ہے جس کے صاف یہ معنے ہیں کہ میں کچھ چیز نہیں ہوں ایسا گورو مہاراج
نے نرنکار کے حضور میں ازراہ عجز و انکسار کہا ہے۔

ਸੁਅਸਤਿ ਆਥਿ ਬਾਣੀ ਬਰਮਾਉ
ਸਤਿ ਸੁਹਾਣੁ ਸਦਾ ਮਨਿ ਚਾਉ

سُوستِ آتھ بانی برماؤ ٭ ست سہان سدا من چاؤ

برمہ کی بانی کے معنے نجات کے دینے والے ہیں۔

شرح۔ سوست کے معنے کلیان یعنے نجات دہندہ کے ہیں۔
آتھ کے معنے ارتھ یعنے معنے۔ برمہ کی بانی سے مراد وید سے ہے یعنے اگر کوئی
شخص وید کے معنے اور مطالب کو سمجھے تو اس کو نجات حاصل ہو۔ وید
کلام منقول کہتے ہیں تو اس کلام معقول کلام ربانی ہے۔ گو کسی جگہ کی ہو۔

بغیر پسندی معقولات کے انسان شرف حاصل نہیں سکتا۔

وہ بانی حق ہے اور پاکیزہ ہے میرے دل میں ہمیشہ اس کا

ذوق و شوق رہتا ہے۔

شرح۔ گوروجی مہاراج فرماتے ہیں کہ برہم کی بانی ست یعنی حق ہے۔ اور نہایت پاک ہے۔ اس بانی کے پڑھنے اور سننے کا مجھ کو ہمیشہ شوق رہتا ہے یعنے میں سوائے معقول کلام کے اور کسی کلام کو پسند نہیں کرتا۔ اب گوروجی مہاراج عالم کی پیدائش کا حال بیان فرماتے ہیں۔

طالب حق سوال کرتا ہے۔

ਕਵਣੁ ਸੁ ਵੇਲਾ ਵਖਤੁ ਕਵਣੁ
ਕਵਣ ਥਿਤਿ ਕਵਣੁ ਵਾਰੁ
ਕਵਣਿ ਸਿ ਰੁਤੀ ਮਾਹੁ ਕਵਣੁ ॥

کون سو ویلا وقت کون کون تھت کون وار
کون سرتی ماہ کون جت ہو آکار

وہ کونسا وقت تھا۔ کونسا زمانہ تھا۔ کونسی تاریخ تھی کیا دن تھا کیا موسم تھا۔ کونسا مہینہ تھا کہ جب یہ عالم پیدا ہوا۔

شرح۔ ویلا اور وقت یہاں ایک ہی معنے میں استعمال نہیں کئے گئے بلکہ اُن کے جُدا جُدا معنے ہیں۔ ویلے سے مراد وقت سے ہے یعنی صبح و شام۔ اور وقت سے مراد زمانہ سے ہے یعنی کس قدر زمانہ منقضی ہوا۔ طالب پوچھتا ہے کہ یہ عالم کس وقت اور کس زمانہ میں موجود ہوا تھا۔ تاریخ اور یوم کیا تھا۔ موسم اور مہینہ کیا تھا۔ اس کا جواب گوروجی مہاراج

اِس طرح سے دیتے ہیں۔

ਵੇਲ ਨ ਪਾਈਆ ਪੰਡਤੀ ਜਿ ਹੋਵੈ ਲੇਖੁ ਪੁਰਾਣੁ
ਵਖਤੁ ਨ ਪਾਇਓ ਕਾਦੀਆ
ਜਿ ਲਿਖਨਿ ਲੇਖੁ ਕੁਰਾਣੁ

ویل نہ پایا پنڈتیں جہ ہووے لیکھ پوران
وقت نہ پایو قادیاں جہ لکھن لیکھ قرآن

اس وقت کو پنڈتوں نے بھی معلوم نہیں کیا گو انہوں نے پورانوں کو لکھا اور پڑھا۔ اور نہ وہ زمانہ قاضیوں کو معلوم ہے کہ جو احکام قرآنی اور مسائل فرقانی کی تفسیر لکھتے ہیں۔

شرح۔ چونکہ گورو مہاراج کے زمانہ میں ہندوستان میں دو ہی بڑے مذاہب جاری تھے یعنے مذہب اہلِ ہنود و اسلام اس لئے انہوں نے اِن دونوں کے فضلا کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنے گو مذہب ہنود کے فاضل پنڈت پورانوں کے ماہر ہوتے ہیں۔ مگر پیدائش عالم کا حال اُن کو بالکل معلوم نہیں ہے اسی طرح قاضی بھی اُس زمانہ سے ناواقف ہیں۔ قاضی حکم کنندہ کو کہتے ہیں۔ یعنے گو وہ مسائل مذہبِ اسلام پر احکام لگاتے ہیں مگر پیدائش عالم کے بارے میں سراسر بے خبر ہیں۔ ان کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ عالم کی پیدائش کب اور کس طرح ہوئی۔

ਥਿਤਿ ਵਾਰੁ ਨਾ ਜੋਗੀ ਜਾਣੈ
ਰੁਤਿ ਮਾਹੁ ਨਾ ਕੋਈ ॥

تھِت وار نا جوگی جانے رُت ماہ نا کوئی

نا تاریخ اور دن جوگی کو بھی معلوم نہیں ہے اور نہ کوئی موسم اور ماہ سے واقف ہے -

شرح - طالب حق نے پھر سوال کیا کہ اے مہاراج جوگی غیب کا احوال جاننے والے ہوتے ہیں اُن کو تو اِس کا حال معلوم ہوگا - اِس پر گورو جی نے فرمایا کہ اس راز سے جوگی بھی ناواقف ہیں - پیدائش عالم کا حال اُن کو بھی معلوم نہیں تب طالب نے پوچھا کہ پھر پیدائش کا حال کس کو معلوم ہے اِس کا گورو جی نے جواب اس طرح سے دیا -

ਜਾ ਕਰਤਾ ਸਿਰਠੀ ਕਉ ਸਾਜੇ ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਸੋਈ

جا کرتا سِرٹھی کو ساجے آپے جانے سوئی

جو خالق اس مخلوقات کو پیدا کرتا ہے وہی اس کی حقیقت کو جانتا ہے -

شرح - یعنے سوائے کردگار عالم کے اور کوئی بھی پیدائش عالم کی حقیقت سے واقف نہیں ہے - اس کا سب بھید اسی کو معلوم ہے -

ਕਿਵ ਕਰਿ ਆਖਾ ਕਿਵ ਸਾਲਾਹੀ ਕਿਉ
ਵਰਨੀ ਕਿਵ ਜਾਣਾ ਨਾਨਕ ਆਖਣਿ
ਸਭੁ ਕੋ ਆਖੈ ਇਕ ਦੂ ਇਕੁ ਸਿਆਣਾ

کو کر آکھاں کو سالاہی کِو ورنی کو جاناں
نانک آکھن سب آکھے اِک دو اِک سیانا

میں کیونکر بیان کر دوں۔ کس طرح محمدت کروں کس طرح تیری حقیقت کو تحریر کروں کس طرح جانوں۔ اے نانکؔ کہنے کو سب کوئی کہتے ہیں ایک سے ایک زیادہ دانا ہے۔

شرح پروردگار کی بزرگی کو بیان کر کے گورو جی مہاراج اندازِ عجز فرماتے ہیں۔ کہ اے نرنکار میں کس طرح سے تیرے کارخانۂ قدرت کا حال بیان کروں کس طرح تیری محمدت کروں کس طرح تیری حقیقت کو لکھوں اور کس طرح اِس کو جانوں۔ کہنے کو تو سب کوئی کہتے ہیں۔ اور ایک سے ایک زیادہ دانا اور فرزانہ موجود ہے مگر الحق کوئی بھی کچھ کہہ نہیں سکتا سب اپنی اپنی عقل کے مطابق کہتے ہیں اور خیالی گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ مگر آخر عاجز رہ جاتے ہیں۔

ਵਡਾ ਸਾਹਿਬੁ ਵਡੀ ਨਾਈ ਕੀਤਾ ਜਾ ਕਾ ਹੋਵੈ
ਨਾਨਕ ਜੇ ਕੋ ਆਪੌ ਜਾਣੈ ਅਗੈ ਗਇਆ
ਨ ਸੋਹੈ ॥ ੨੧ ॥

وڈا صاحب وڈی نائی کیتا جاں کا ہووے
نانک جے کو آپو جانے اگے گیا نہ سوہے

وُہ صاحب بزرگ ہے اُس کا نام بھی بزرگ ہے جس کے کرنے سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اے نانکؔ جو کہتا ہے کہ میں نے خود بخود اُس کو جان لیا ہے وہ آگے عزّت حاصل نہیں کرتا۔

شرح۔ گورو نانکؔ جی فرماتے ہیں کہ وہ صاحب بزرگ ہے اور اُس کا نام بھی بزرگ ہے۔ سب کچھ اُسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ انسان خودی اور انانیت میں گرفتار ہوتا ہے۔ وہ بارگاہِ حقیقی میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

آگے گیا نہ سو ہے کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ آگے نہیں جا سکتا۔ یعنے وہ درگاہ حقیقی میں باریاب نہیں ہوتا۔ پس ہر انسان کو لازم ہے کہ عجز و انکساری کو اختیار کرے۔ اور خودی اور نخوت کو ترک کرے۔ تاکہ درگاہِ عالم کے سامنے اس کو شرف و عزّت حاصل ہو۔

ع

بزرگاں نکردند در خود نگاہ

پوڑی بائیسویں ۲۲

طالب معرفت نے سوال کیا کہ اے گورو جیو مہاراج لوگ کہتے ہیں کہ سات آکاش اور سات پتال ہیں اور اسی طرح عالموں کی بھی تعداد بتلاتے ہیں ان کی اصل حقیقت کیا ہے؟ اس کے جواب میں گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

ਪਾਤਾਲਾ ਪਾਤਾਲ ਲਖ ਆਗਾਸਾ ਆਗਾਸ
ਓੜਕ ਓੜਕ ਭਾਲਿ ਥਕੇ
ਵੇਦ ਕਹਨਿ ਇਕ ਵਾਤ

پاتالاں پاتال لکھ آگاساں آگاس
اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک وات

پاتالوں کے نیچے لاکھوں پاتال اور آسمانوں کے اوپر لاکھوں آسمان ہیں۔ انتہا کو معلوم کرتے کرتے آخر عاجز آ گئے۔ یہی وید بھی کہتے ہیں۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ پاتالوں اور آکاسوں کا کوئی شمار نہیں ہے۔ لاکھوں ہی پاتالوں کے نیچے پاتال اور لاکھوں ہی آسمانوں کے اوپر آسمان ہیں۔ محققوں اور عالموں نے ہر چند کوشش کی کہ اُن کے حالات دریافت کریں مگر آخر عاجز آ گئے۔ پہلے اوڑک کے معنی آخر الامر کے ہیں۔ اور دوسرے اوڑک کے معنے انتہا کے ہیں۔ اِس شبد میں گورو جیو مہاراج نے مسئلہ خلا کا بیان فرمایا ہے کہ جس کی دریافت عقل انسانی حیران و سرگرداں ہے یہاں یہ نہیں

سمجھ لینا چاہیئے کہ آکاش اور پاتال کوئی مجسم اشیا ہیں۔ کہ ایک کے بعد دُوسری واقع ہے۔ بلکہ آکاش نام انتہائے نظر انسان کا ہے۔ اس انتہا کے بعد اگر دیکھا جائے تو اس کے آگے بھی خلا ہے۔ غرض ایک انتہائے نظر کے بعد دوسری انتہائی نظر یعنے آسمان پیدا ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس سما فی الاصل آکاش اور پاتال کے معنی واحد ہیں۔ آکاش اُس خلا کا نام ہے جو اس کُرۂ زمین کے چاروں طرف محیط ہے ہم اپنے اُوپر کی خلا کو آکاش اور نیچے کی خلا کو پاتال کہتے ہیں تحت و فوق بھی دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔ کبھی تحت فوق ہو جاتا ہے۔ ہم اپنے سمت الراس کو فوق اور سمت القدم کو تحت سمجھتے ہیں۔ مسئلہ خلا کی حقیقت سمجھنے سے انسان کے سر میں چکر آتا ہے۔ عقلِ انسانی اس امر کی مقتضی ہے کہ خلا کی کوئی اور کہیں انتہا ہونی چاہیئے۔ مگر انتہا اگر مان لیں تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کے آگے کیا شے ہے۔ اس شبد سے گورو جی نے اُن لوگوں کے قول کی تردید فرمائی ہے کہ جو کہتے ہیں کہ سات آسمان اُوپر ہیں اور سات نیچے۔ "وید کہن اِک وات" اس کے معنے یُوں بھی کرتے ہیں کہ وید صرف ایک ہی برہمانڈ کا حال بیان کرتے ہیں۔ اُن میں کُل برہمانڈوں کا بیان کس طرح سے ہو سکتا ہے یہ معنے خالی از تاویل و تکلف نہیں اور عبارت اور مضمون کے ساتھ مربوط بھی نہیں ہیں اس لیئے معنے اوّل اولے ہیں۔

ਸਹਸ ਅਠਾਰਹ ਕਹਨਿ ਕਤੇਬਾ
ਅਸੁਲੂ ਇਕੁ ਧਾਤੁ ਲਿਖਿਆ ਲੇਖੁ ਹੋਇ।
ਲੇਖਾ ਹੋਇ ਤ ਲਿਖੀਐ ਲੇਖੈ ਹੋਇ ਵਿਣਾਸੁ

سہس اٹھارہ کہن کتیباں اصلو اک دھات
لیکھا ہوئے تاں لکھیئے لیکھے ہوئے وناس

کُتُب میں ہژدہ ہزار عالم مرقوم ہیں فی الاصل ان کی علّت ایک ہی ہے۔ اگر حساب ہو تو لکھا جائے اور حساب سے اس کا خاتمہ ہو جائے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ گو کُتُب میں ہژدہ ہزار عالم لکھے ہیں مگر ان کی علّت ایک ہی ہے یعنی سب مادّی ہیں۔ سب کی پیدائش مادہ یعنے پرمانو سے ہوئی ہے۔ مگر انسانی حساب اس کی تشریح سے عاجز ہے۔ انسان انکی حقیقت کو بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر وہ اُن کی حقیقت کے بیان کرنے کو توانا ہوتا تو وہ حقیقت آج سب کو معلوم ہوتی۔ "لیکھے ہوئے وناس" اس شبد کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ خود حساب لکھتے لکھتے ختم ہو جاتا ہے۔ وناس کے معنے ناش ہونے کے ہیں۔ ہژدہ ہزار سے بعض شارحین نے گیتا کے اٹھارہ ہزار شلوکوں سے مُراد لی ہے۔ مگر یہ معنے سیاقِ عبارت سے مربوط نہیں ہیں۔ جو معنے یہاں کیئے گئے ہیں وہی صحیح ہیں۔ ہر ربع مسکون یعنے شرقی و غربی و جنوبی و شمالی میں ۴۵۰۰ عالم ہیں۔ اس حساب سے کُل ۱۸۰۰۰ عالم ہوئے۔ بعض ستر ہزار عالم بیان کرتے ہیں۔ اور بعض اٹھارہ بیان کرتے ہیں۔ یعنی عقلیہ [۱]۔ نوریہ [۲]۔ روحیہ [۳]۔ نفسیہ [۴]۔ تبعیہ [۵]۔ جسمیہ [۶]۔ عنصریہ [۷]۔ مثالیہ [۸]۔ جنالیہ [۹]۔ برزخیہ [۱۰]۔ حشریہ [۱۱]۔ جنانیہ [۱۲]۔ جہنمیہ [۱۳]۔ عرانیہ [۱۴]۔ ربیتیہ [۱۵]۔ عموریہ [۱۶]۔ جمالیہ [۱۷]۔ کمالیہ [۱۸]۔ اور بعض اس طرح شمار کرتے ہیں۔ عالم عقول [۱]۔ عالم ارواح [۲]۔ عالم افلاک [۳] کہ نو ہیں۔ عالم عناصر کہ چار ہیں۔ عالم موالید کہ تین ہیں۔ مجموع اٹھارہ ہوتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਵਡਾ ਆਖੀਐ ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਆਪੁ ॥੨੨॥

نانکؒ وڈا آکھیئے آپے جانے آپ

اے نانکؒ وہ خداوند عزّ وجل ہے - وہ آپ ہی جانتا ہے۔

شرح - گورو نانکؒ جی فرماتے ہیں کہ وہ خداوند جس نے بہ کُل عالم پیدا کئے ہیں بُزرگ و برتر ہے اُس کی بُزرگی اور عظمت کو بیان کرنا چاہیئے۔ اِن عالموں کی حقیقت اور ماہیت کو وہ خود ہی جانتا ہے سوائے اُس کے اور کوئی اُس سے واقف نہیں ہے۔

شعر

بر و علم یک ذرّہ پوشیدہ نیست
کہ پیدا و پنہاں بہ نزدش یکیست

پوڑی تیئسویں ۲۳

ਸਾਲਾਹੀ ਸਾਲਾਹਿ ਏਤੀ ਸੁਰਤਿ ਨ ਪਾਈਆ

صالاہی صالاہ ایتی سُرت نہ پائیا

اس کی تعریف پر تعریف کرتے چلے آئے ہیں مگر اس کی انتہا معلوم نہیں ہوئی۔

شرح۔ صالاہنا ہندی میں تعریف کرنے کو کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ کی اصل شلاگھ ہے کہ جس کے معنی سنسکرت میں تعریف کرنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سالکان راہِ معرفت ابدالاباد سے نرنکار کی محمدت کرتے چلے آئے ہیں مگر اُن کو اس کی قدرت کی انتہا معلوم نہیں ہوئی یا یہ کہ اُس کی محمدت سے تاہنوز قاصر ہیں۔

ਨਦੀਆ ਅਤੈ ਵਾਹ ਪਵਹਿ
ਸਮੁੰਦਿ ਨ ਜਾਣੀਅਹਿ

ندیاں اَتے واہ پوہہ سُمند نہ جانیہ

سُمند سے مُراد سمندر سے ہے۔ یعنی ندیاں اور نالے سمندر میں داخل ہوتے ہیں مگر وہ اس کی عظمت کو نہیں جانتے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ نرنکار کی حمد کا ایسا ناپیدا کنار سُمندر ہے کہ انسانی طاقت کی ندیاں اور نالے اس کی عظمت کے معلوم کرنے سے عاجز ہیں۔ باوجودیکہ وہ ایک زمانہ نامتناہی سے اس میں گر رہے ہیں مگر نہ اس میں کمی ہوتی ہے نہ بیشی۔

ਸਮੁੰਦ ਸਾਹ ਸੁਲਤਾਨ ਗਿਰਹਾ ਸੇਤੀ ਮਾਲੁ ਧਨੁ ॥ ਕੀੜੀ ਤੁਲਿ ਨ ਹੋਵਨੀ ਤਸੁ ਜੇ ਤਿਸੁ ਮਨਹੁ ਨ ਵੀਸਰਹਿ ॥੨੩॥

سُمند شاہ سلطان گِرہا سیتی مال دھن
کیڑی تُل نہ ہووَنی جے تِس منہو نہ ویسرہ

اگر کوئی سمندر کے برابر شاہ یا سلطان ہو اور اُس کی گرہ میں مال اور دولت ہو وہ اس چیونٹی کے برابر نہیں ہے۔ کہ جس نے اس کو اپنے دل سے فراموش نہیں کیا۔

شرح۔ یعنی گو انسان مال اور دولت میں سمندر کے برابر ہے مگر اپنے خالق سے غافل ہونے کی سبب سے مور زار سے کمتر ہے۔ بدھن گرہا سیتی مال دھن کے معنے اس طرح بھی کرتے ہیں کہ پہاڑوں کے برابر مال اور دولت ہو دوسرے معنے اس شبد کے یہ بھی ہیں کہ گو انسان شہنشاہ ہو اور بیشمار خزائن اور دولت رکھتا ہو مگر وہ ایک چیونٹی کے برابر حقیقت نہیں رکھتا۔ ایسے آدمی کے نزدیک کہ جس نے اپنے دل سے اس کرتار کو نہیں بھلایا۔ بنسبرے معنے یہ ہیں کہ شہنشاہ عالم کے پاس گو پہاڑوں کے پہاڑ زر و گوہر کے ہوں مگر وہ ایک مور زار کے برابر بھی عزت نہیں پاتا اگر وہ اپنے دل سے مال کی محبت کو نہیں بھلاتا اور خاکساری اور تواضع اختیار نہیں کرتا۔

اشعار

نہ ہر آدمی زادہ از دو بہ است ❊ کہ او نہ آدمی زادۂ بد بہ است
چو انساں نداند بجز خورد و خواب ❊ کدامش فضیلت بود بر دواب

پوڑی چوبیسویں ۲۴

ਅੰਤੁ ਨ ਸਿਫਤੀ ਕਹਣਿ ਨ ਅੰਤੁ

اَنت نہ صِفتی کہن نہ اَنت

نہ اُس کا انت اس کی تعریف کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے اور نہ کہنے سے۔

شرح۔ یعنی پرمیشور کی انتہا دید وشنید سے باہر ہے نہ اُس کی مخلوقات اور مصنوعات کے دیکھنے سے اور نہ اُس کے اسرارِ قُدرت کے سُننے سے اُس کا انت معلوم ہوسکتا ہے۔

ਅੰਤੁ ਨ ਕਰਣੈ ਦੇਣਿ ਨ ਅੰਤੁ

اَنت نہ کرنے دین نہ اَنت

نہ اُس کی صنعت کا کچھ شمار ہے اور نہ اُسکی بخشش کا۔

شرح۔ یعنے نرنکار نے اس قدر چیزیں پیدا کی ہیں کہ وہ شمار میں نہیں آسکتیں۔ اور چونکہ اُس کی مخلوق بے شمار ہے، اسلئے اسکا جود و احسان بھی بے شمار ہے۔

ਅੰਤੁ ਨ ਵੇਖਣਿ ਸੁਣਣਿ ਨ ਅੰਤੁ

اَنت نہ دیکھن سُنن نہ اَنت

نہ اُس کا انت دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے اور نہ سُننے سے۔

شرح ۔ یعنے پرمیشور کی اِنتہا دید و شُنید سے باہر ہے نہ اُسکی
مخلوقات اور مصنوعات کے دیکھنے سے اُس کا انت معلوم ہو سکتا ہے اور نہ اُسکی
قدرت کے اسرار سُننے سے۔

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਕਿਆ ਮਨਿ ਮੰਤੁ

اَنت نہ جاپے کیا مَن منت

اِس کے دِل کو کیا منظور ہے اس کا انت معلوم نہیں ہو سکتا۔
شرح ۔ منت مخفف منتر کا ہے کہ جس کے معنے زبانِ سنسکرت
میں بھید کے ہیں۔ یعنے پرمیشور کے دِل کے بھید کا انت بھی کوئی معلوم نہیں کر سکتا۔
اپنے مشیت اور مرضی اور ارادہ کو وہ آپ ہی جانتا ہے۔ کوئی انسان اس سے واقف
نہیں ہے۔

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਕੀਤਾ ਆਕਾਰੁ

انت نہ جاپے کیتا آکار

جس قدر اُس نے اشیاء پیدا کی ہیں اُن کا انت معلوم نہیں ہوتا۔
شرح ۔ یعنے پرمیشور کی مخلوقات اور موجودات بے شمار ہیں۔

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਪਾਰਾਵਾਰੁ

انت نہ جاپے پاراوار

اُس کی ابتدا اور انتہا بے انت ہے

شرح ۔ پار سنسکرت میں دریا کے اُس یعنے دوسرے کنارہ کو کہتے ہیں اور کسی چیز کی انتہا کو بھی کہتے ہیں۔ اور پار اوار دونوں کناروں کو کہتے ہیں۔ ان دونوں سے مل کر یہ ایک لفظ پاراوار بنا ہے۔ مطلب اس سے یہ ہے۔ کہ پرمیشور کی آد اور انت دونوں کی انتہا نہیں ہے۔ یعنی نہ اس کا آد ہے اور نہ انت بلکہ اُسکی ذات ازلی و ابدی ہے۔ اور حدوث سے پاک ہے۔

ਅੰਤ ਕਾਰਣਿ ਕੇਤੇ ਬਿਲਲਾਹਿ
ਤਾ ਕੇ ਅੰਤ ਨ ਪਾਏ ਜਾਹਿ

اَنت کارن کیتے بِل لاہ
تا کے اَنت نہ پاے جاہ

انت معلوم کرنے کے لئے بہت سر پٹک رہے ہیں۔ مگر اُس کا انت نہیں پایا جاتا۔

شرح ۔ یعنے بے شمار دانا اور حکما نے سعی کی کہ اُس کی قدرت کاملہ اور صنعت بالغہ کی انتہا معلوم کریں مگر اُن کو ایک شمہ اور ایک ذرّہ معلوم نہ ہوا۔

اشعار

کہ خاصاں بدریں رہ فرس راندہ اند ✿ بلا احصے از تگ فرو ماندہ اند
دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار ✿ کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

از مؤلف

بحر قُدرت کا ہے ناپید اکنار ✿ اِس میں غوطہ زن ہوئے ہیں بیشمار
جس قدر نیچے گئے اُوپر گئے ✿ پھنس کے حیرت کے بھنور میں مر گئے

ਏਹੁ ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਣੈ ਕੋਇ
ਬਹੁਤਾ ਕਹੀਐ ਬਹੁਤਾ ਹੋਇ

ایہہ انت نہ جانے کوئے
بہُتا کہیئے بہُتا ہوئے

اُس انتہا کو کوئی نہیں جانتا۔ جس قدر بیان اس کا کیا جاتا ہے۔ اُسی قدر زیادہ اور ہو جاتا ہے۔

شرح۔ یعنے پرمیشور کی انتہا کو کوئی نہیں جانتا جس قدر اُس کو مفصّل بیان کیا جاتا ہے۔ اُسی قدر وہ مشکل ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اُس کی ذات لاانتہا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس کا انت تو ہے مگر وہ انسان کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہاں اُس انت کی نفی محض سے مُراد ہے۔

ਵਡਾ ਸਾਹਿਬੁ ਊਚਾ ਥਾਉ
ਊਚੇ ਉਪਰਿ ਊਚਾ ਨਾਉ

وڈا صاحب اوچا تھاؤں
اُوچے اُوپر اُوچا ناؤں

وہ خُداوند بزرگ ہے۔ بزرگ ہی اُس کا مقام ہے۔ بزرگ سے بُزرگ اُس کا نام ہے۔

شرح۔ یعنے پرمیشور بُزرگ دبرتر اور جل شانہ ہے۔ اور سب ناموں سے اس کا نام بُزرگ تر ہے۔ تھاؤں سے مُراد یہاں کسی خاص جگہ سے نہیں ہے مگر اس کے معنے یہاں مرتبہ کے ہیں یعنی خُدا کا رتبہ سب سے بُزرگ ہے۔

ਏਵਡੁ ਊਚਾ ਹੋਵੈ ਕੋਇ
ਤਿਸੁ ਊਚੇ ਕਉ ਜਾਣੈ ਸੋਇ ॥

ایوڈ اُوچا ہووے کوئی
تِس اُوچے کو جانے سوئے

اگر کوئی اس قدر بزرگ ہو تو اُس بزرگ کو جان سکے۔

شرح۔ یعنے نہ کوئی دوسرا اُس کے برابر بزرگ ہے۔ اور نہ اُس کی بزرگی کو جان سکتا ہے۔ وہ سب کا خالق ہے ---------- اور سب اُس کے مخلوق ہیں اُس کی ذات ---------- اپنی بزرگی اور تقدس میں لاثانی ہے۔ طالبِ معرفت نے سوال کیا کہ کیا اُس کی بزرگی اور عظمت کو کوئی بھی نہیں جانتا اس کا جواب گورو نانک جی مہاراج اس طرح سے دیتے ہیں۔

ਜੇਵਡੁ ਆਪਿ ਜਾਣੈ ਆਪਿ ਆਪਿ

جے وڈ آپ جانے آپ آپ

جس قدر وہ بزرگ ہے وہ آپ ہی اپنے تئیں جانتا ہے۔ یعنی اپنی عظمت اور شانِ جلیل کو وہ خداوند بے مثال آپ ہی جانتا ہے۔ سوائے اس کے اُس کی عظمت اور بزرگی کو کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ کیونکہ کوئی اس کے برابر بزرگ نہیں ہے۔

ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਕਰਮੀ ਦਾਤਿ ॥੨੪॥

نانک ندری کرمیں دات

اے نانکؔ وہ نظر سے کرم کی بخشش کرتا ہے۔

شرح - یعنے وہ پرمیشور اپنی نظر کرم سے انسانوں کو نہال کرتا ہے۔ پس ہم سب کو لازم ہے کہ اس کی عظمت و شان کو دل میں جگہ دیں کیونکہ بغیر اس کے دِل پاک و صاف نہیں ہوتا۔ جب وہ جوتی سروپ اپنے نظر کرم عاجز اور گنہگار بندوں پر فرماتا ہے تو اس دار المحن سے رستگاری حاصل کرتے ہیں۔ طالبِ معرفت نے پوچھا کہ اِس پرمیشور کی بخشش کس قدر ہے۔ اس کا جواب گُورو جی مہاراج اگلی پوڑی میں دیتے ہیں۔

پوڑی پچیسویں ۲۵

ਬਹੁਤਾ ਕਰਮੁ ਲਿਖਿਆ ਨਾ ਜਾਇ ॥
ਵਡਾ ਦਾਤਾ ਤਿਲੁ ਨ ਤਮਾਇ ॥

بُہتا کرم لکھیا نہ جائے ٭ وڈا داتا تل نہ تمائے

اُس کی بخشش کثیر لکھی نہیں جا سکتی۔ وہ بڑا سخی ہے۔ اُس کو ایک تل کے برابر طمع نہیں ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اُس ایشور کا جود و کرم اس قدر کثیر ہے کہ احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے۔

اشعار

نگنجد کرم ہائے حق در قیاس ٭ چہ خدمت گزار د زبان سپاس
چناں پہن خوان کرم گسترد ٭ کہ سیمرغ در قاف روزی خورد

اُس کو ایک ذرہ طمع نہیں ہے یعنے محتاج بالغیر نہیں ہے۔ طمع احتیاج سے ہوتی ہے۔ جب وہ احتیاج سے پاک ہے تو طمع کس طرح ہو سکتی ہے۔

مرا در اد سد کبریا و منی ٭ کہ مُلکش قدیم است و ذاتش غنی
بری ذاتش از تہمت ضد و جنس ٭ غنی مُلکش از طاعت جن و انس

پہلے مصرعہ کے معنے اِس طرح بھی کرتے ہیں۔ کہ پرمیشور کے کام بہت ہیں لکھنے میں نہیں آ سکتے یعنی اُس نے اِس قدر مخلوق پیدا کی ہے کہ اس کا کوئی حساب و شمار نہیں ہے بندوں پر بخشش کرتا ہے اور اُن کی اطاعت و بندگی

سے بے پرواہ ہے۔

ਕੇਤੇ ਮੰਗਹਿ ਜੋਧ ਅਪਾਰ ॥

کیتے منگہہ جودھ آپار

بے شمار انسان جو بڑے شجاع اور جرّی ہیں۔ اُس سے مانگتے ہیں۔

شرح۔ گو وہ انسان صاحبِ شکوہ اور حشمت ہیں اور صدہا محتاجوں کی احتیاج کو دفع کرتے ہیں۔ مگر خود اُس کرم گستر حقیقی کے محتاج ہیں۔ اور ہمیشہ اس سے سوال کرتے ہیں۔ اور امدادیں مانگتے ہیں۔

شعر

سرِ بادشاہان گردن فراز ؛ بہ درگاہِ او بر زمینِ نیاز

ਕੇਤਿਆ ਗਣਤ ਨਹੀ ਵੀਚਾਰੁ ॥

کیتیا گنت نہیں ویچار

بہُت سے اس قدر فکر و حساب کرتے ہیں۔ کہ اُس کا شمار نہیں ہو سکتا۔

شرح۔ یعنے لاتعداد انسان بحرِ فکر و حساب میں مستغرق رہتے ہیں۔ وہ بھی اُسی کی بخشش کے اُمیدوار ہیں۔

ਕੇਤੇ ਖਪਿ ਤੁਟਹਿ ਵੇਕਾਰ ॥

کیتے کھپ تُٹہہ ویکار

بہت انسان لذّات محسوسات میں غلطاں و پیچاں رہتے ہیں۔

شرح - بے شمار انسان ایسے ہیں۔ کہ تمام عمر لہو و لعب میں مصروف رہتے ہیں۔ اور کبھی خالق کی یاد نہیں کرتے۔ آخر وہ کبھی اُسی بے نیاز کے آگے دستِ احتیاج دراز کرتے ہیں۔

ਕੇਤੇ ਲੈ ਲੈ ਮੁਕਰੁ ਪਾਹਿ

کیتے لے لے مُکر پاہِہ

بہت سے لے کر مُنکر ہو جاتے ہیں۔

شرح - بہت انسان ایسے ہیں کہ باوجودیکہ پرمیشور کا جود و کرم اُن پر ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ مگر وہ کفرانِ نعمت کرتے ہیں۔ اور شکر و سپاس ادا نہیں کرتے جو لوگ دہریہ اور ناستک ہیں وہ اِس امر کے قائل نہیں۔ کہ کوئی خالق اس کائنات کا ہے اور سب کو رِزق پہنچاتا ہے۔ کھاتے ہیں۔ اور ناسپاس بنتے ہیں۔ اُن کو بھی وہ اپنی بخشائش سے محروم نہیں کرتا۔

ادیمِ زمیں سفرۂ عام اوست ؛ بریں خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست

مصرعہ - بدحیاں در رزق بر کس نہ بست

ਕੇਤੇ ਮੂਰਖ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ

کیتے مُورکھ کھاہی کھاہِہ

بہت سے جاہل کھاتے ہی کھاتے رہتے ہیں۔

شرح - یعنے سوائے خورد و خواب کے اور اُن کا کوئی کام ہی نہیں ہے۔ نہ کبھی بندگی کرتے ہیں اور نہ عبادت ہمیشہ اپنا معدہ کے پُر کرنے میں

مصروف رہتے ہیں اور شب و روز خواب غفلت میں بسر کرتے ہیں مگر وہ رازق اُن کو بھی اپنے خوانِ نعمت سے محروم نہیں رکھتا۔

بیت

چو انساں نداند بجز خورد و خواب ٭ کدامش فضیلت بود بر دو آب

شعر

اندرون از طعام خالی دار ٭ تا درو نورِ معرفت بینی

ਕੇਤਿਆ ਦੂਖ ਭੂਖ ਸਦ ਮਾਰ

کیتیا دُوکھ بھُوکھ سد مار

بہت سے رنج اور بھوکھ کے عذاب اٹھاتے ہیں۔

شرح - بہت سے انسان ایسے بھی ہیں کہ جو ہمیشہ نانِ شبینہ کو بھی محتاج رہتے ہیں۔ اور طرح طرح کے رنج و تکالیف اٹھاتے ہیں۔

سوال - کیا پرمیشور غیر منصف ہے کہ ایک کو فارغ البال اور ایک کو تنگ حال رکھتا ہے۔ اس کا جواب گورو صاحب اسی طرح دیتے ہیں۔

ਏਹਿ ਭਿ ਦਾਤਿ ਤੇਰੀ ਦਾਤਾਰ

ایہہ بھی دات تیری داتار

اے دینے والے پرمیشور یہ بھی تیرا ہی عطیہ ہے۔

شرح - یعنے تو انسانوں کو حسبِ اعمال مکافات پہنچاتا ہے۔ جو نیک ہیں۔ اُن کو آرام اور جو بد افعال ہیں اُن کو رنج میں ڈالتا ہے۔

اگلے مصرعہ میں گورو صاحب خود اس امر کو بالتصریح بیان فرماتے ہیں۔

ਬੰਦਿ ਖਲਾਸੀ ਭਾਣੈ ਹੋਇ

بند خلاصی بھانے ہوئے

بندہ خلاصی حکم الٰہی سے ہوتی ہے۔

شرح۔ یعنے یہ مکافات پرمیشور ہی کے حکم سے ملتے ہیں۔ کسی غیر کو اس کی مشیت میں دخل نہیں ہے۔ جو لوگ مصدر افعال ذمیمہ و اعمال قبیحہ بنتے ہیں وہ بند تناسخ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اور جو نیک اعمالی کو اپنا شعار بناتے ہیں۔ اور خصائل ستودہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ نجات حاصل کرتے ہیں یا یوں کہو کہ جو پرمیشور کے احکام کی فرمانبرداری کرتے ہیں وہ نجات حاصل کرتے ہیں۔ اور جو نافرمانبرداری کرتے ہیں وہ دائرہ تناسخ میں چرخ زن ہوتے ہیں۔

ਹੋਰੁ ਆਖਿ ਨ ਸਕੈ ਕੋਇ

ہور آکھ نہ سکے کوئے

اور کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

شرح۔ یعنے اُس کے احکام میں اور کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ کوئی ایسا نہیں ہے کہ اُس کو اپنے ارادہ سے باز رکھ سکے۔ کیونکہ وہ لاشریک اور بے نیاز ہے۔ یا یہ معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ سوائے اس کے کہ یہ کہیں کہ بندہ خلاصی حکم سے ہوتا ہے اور کچھ نہیں بیان

کر سکتے۔ یعنی یہ بیان نہیں کر سکتے کہ وہ یہ سب انتظام کس طرح کرتا ہے۔ اس کی مفصّل حقیقت صرف پرمیشور ہی کو معلوم ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਖਾਇਕ ਆਖਣਿ ਪਾਇ
ਓਹੁ ਜਾਣੈ ਜੇਤੀਆ ਮੁਹਿ ਖਾਇ

جے کو کھایک آکھن پائے ٭ اوہ جانے جیتیا منہہ کھائے

جو کوئی کھاتا ہے کیا بیان کر سکتا ہے۔ وہ صرف اس قدر جانتا ہے۔ کہ جس قدر اپنے منہہ سے کھاتا ہے۔

شرح۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ انسان پر جو پرمیشور کا لطف و کرم نازل ہوتا ہے۔ اس کی حقیقت کو وہ کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ جس قدر بخشائش اُس پر ہوتی ہیں وہ صرف انہی کو جانتا ہے۔ خداوند عالمیان کی بخشش کل عالم پر ہے۔ ناقص العقل انسان اس بے پایاں بخشش کو کیا بیان کر سکتا ہے۔ دوسرے معنی اس کے یوں بھی کرتے ہیں کہ جو انسان کھا کر اس کی بُرائی کرتا ہے۔ تو جس قدر چوٹیں وہ منہہ پر کھاتا ہے ان کو خود ہی جانتا ہے۔ مگر یہ معنی درست معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ شبد کے الفاظ سے مترشح نہیں ہوتے۔ اور نہ پہلے معنوں کی خوبی کو پہنچتے ہیں۔

ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਆਪੇ ਦੇਇ
ਆਖਹਿ ਸਿ ਭਿ ਕੇਈ ਕੇਇ

آپے جانے آپے دے ٭ آکھیں سبھ کیئی کے

وہ خود ہی دیتا ہے۔ اور خود ہی جانتا ہے مگر یہ بھی کوئی کوئی ہی کہتے ہیں۔

شرح۔ اپنی جود و بخشش کو جو لا انتہا ہے وہ خود ہی جانتا ہے۔ انسان اس کے ادراک سے عاجز ہے۔ ایسا کہنے والے بھی معدود چند ہیں۔ کیونکہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کہ بہت سے انسان پرمیشور کی بخششوں سے منکر ہو جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ پرمیشور کی نعمتوں اور بخششوں کا شکر و سپاس کرنے والے بہت کم انسان ہیں۔ یہ امر ظاہر ہے۔

بیشمار انسان دنیا کی لذّتوں میں پھنسکر کبھی پرمیشور کا شکر بجا نہیں لاتے۔ بلکہ یہاں تک کفرانِ نعمت کرتے ہیں۔ کہ اوروں سے مرادیں مانگتے ہیں۔ اور اس قدر بھی یقین اُن کے دل سے اُٹھ گیا ہے کہ وہ پرمیشور بر آرندہ مراد اور قاضی حاجات ہے کوئی مُردوں سے انجاح آمال کی اُمید رکھتا ہے اور کوئی پتھروں سے مرادیں مانگتا ہے اسی سبب سے گورو صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ اِس کی نعمتوں کا شکر کرنے والے بہت کم ہیں۔

ਜਿਸਨੋ ਬਖਸੇ ਸਿਫਤਿ ਸਾਲਾਹ
ਨਾਨਕ ਪਾਤਿਸਾਹੀ ਪਾਤਿਸਾਹੁ ॥੨੫॥

جس نوں بخشے صفت صلاح
نانک پاتشاہی پاتشاہ

وہ پرمیشور جسکو اپنے حمد و ثنا کی توفیق دیتا ہے۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

شرح۔ صلاح کے معنے نیکی کے بھی لے سکتے ہیں۔ مگر ظاہرہ

ہندی لفظ معلوم ہوتا ہے کہ جس کے معنے تعریف کے ہیں یعنی جو مقربان بارگاہ الٰہی ہیں۔ ان کا مرتبہ دُنیا کے بادشاہوں سے بہت اعلیٰ ہے پس انسان کو لازم ہے کہ ہر وقت ذوالکار سے یہ دُعا مانگے۔ کہ وہ اسکی حمد و ثنا میں مصروف رہنے کی توفیق عطا کرے۔ تا کہ دُنیا سے آزاد ہو کر مستحق سرور سرمدی کا ہو۔ بغیر اس کے فضل و کرم کے انسان کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ اس کے فضل و کرم کا مستحق بھی انسان تب ہی بنتا ہے۔ کہ جب اسکا فضل و کرم شامل حال انسان ہوتا ہے۔

۲۶
پوڑی چھبیویں

ਅਮੁਲ ਗੁਣ ਅਮੁਲ ਵਾਪਾਰ ॥

اَمُل گُن اَمُل وَاپار

بے بہا اوصاف اور بے بہا اس کا بیوپار ہے۔

شرح۔ نرنکار کے اوصاف بے بہا ہیں اور اُس کا بیوپار بھی بے بہا ہے۔ بیوپار سے مُراد اُس کی قدرت کاملہ سے ہے کہ جس کے ذریعہ سے وہ کُل کائنات کا نظم ونسق کرتا ہے۔ یا یُوں کہو کہ جو مقربانِ بارگاہِ الٰہی اس کے ساتھ بیوپار کرتے ہیں۔ وہ بیوپار بھی بے بہا ہے کہ جس کی قیمت بیان نہیں ہو سکتی۔ فانی دنیا کے بیوپار بھی فانی ہیں۔ اور برحق ذات کا بیوپار بھی برحق ہے۔

ਅਮੁਲ ਵਾਪਾਰੀਏ ਅਮੁਲ ਭੰਡਾਰ

اَمُل وَاپاریے اَمُل بھنڈار

اس کے بیوپاری بیش بہا ہیں اور اس کا خزانہ بھی بیش بہا ہے۔

شرح۔ جو لوگ نرنکار سے بیوپار کرتے ہیں۔ وہ عشقِ الٰہی میں مستغرق ہیں اُن کی قیمت بیان نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ایسی تجارت کرتے ہیں کہ جس میں خسارہ کبھی نہیں ہوتا۔ دُنیا کی جس قدر تجارتیں ہیں سب جھوٹی ہیں اور انسان کو خسارہ پہنچانے والی ہیں۔ نرنکار کی محبت کی تجارت

سے سعادت دارین حاصل ہوتی ہے۔ خداوند کا لازوال خزانہ بھی بے بہا ہے کہ جس کی قیمت کا اندازہ ہونا سراسر محال ہے۔ دُنیا کے جس قدر خزانے ہیں ان سب کو زوال ہے اور خالی ہو جاتے ہیں۔ مگر خداوند کا خزانہ کبھی خالی نہیں ہو سکتا۔ ہمیشہ پُر رہتا ہے۔ جو انسان اُس نرنکار سے بیوپار کرتے ہیں اُن کو وہ اپنے خزانہ سے مالا مال کر دیتا ہے۔

ਅਮੁਲ ਆਵਹਿ ਅਮੁਲ ਲੈ ਜਾਹਿ ॥

اَمُل آویہہ اَمُل لیجانیہہ

جو اُس کی طرف آتے ہیں وہ بھی بے بہا ہیں اور جو لیجاتے ہیں وہ بھی بے بہا ہیں۔

شرح۔ یعنے جو لوگ اس خزانہ کی طرف آتے ہیں اور اُس میں سے نعمت حاصل کر کے لیجاتے ہیں۔ وہ مالا مال ہو جاتے ہیں۔ کہ جن کی قیمت کا اندازہ کرنا نا ممکن ہے۔ یہ امر ظاہر ہے کیونکہ جنکی حاجات کو خُداوند پوری کرتا ہے پھر وہ اور کسی کے محتاج نہیں رہتے۔ لُطف ایزدی ایسا عام اور وسیع ہے کہ ہر کہ و مہ پر پہنچتا ہے۔ اور کوئی اس سے محروم نہیں ہوتا۔

ਅਮੁਲ ਭਾਇ ਅਮੁਲਾ ਸਮਾਹਿ

اَمُل بھائے اَمُلاّ سماہ

بیش بہا اُس کی محبت ہے اور جو اس میں محو ہو جاتے ہیں - وہ بھی بیش بہا ہیں۔

شرح۔ بھائے کے معنے محبت کے ہیں۔ یعنی ایشور کی محبت کی قیمت کل چیزوں کی محبت سے زیادہ قیمت رکھتی ہے بلکہ ایسی ہے کہ اُس کی قیمت کا شمار نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ اُس محبت کو حاصل کرتے ہیں۔ اور اُس میں محو ہو جاتے ہیں۔ وہ بھی بے بہا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بیش بہا چیز کے حاصل کرنے والا بھی بیش بہا ہوتا ہے بعض نے سماہ کے معنے سمے یعنی وقت کے کئے ہیں۔ یعنی جس وقت ایشور کی محبت کی جاتی ہے۔ وہ وقت بھی بیش بہا ہے۔

اشعار

خوشا وقت شوریدگانِ غمش ❊ اگر ریش بیند دگر مرہمش
گدایانے از بادشاہی نفور ❊ بامیدش اندر گدائی صبور
سلاطینِ عزلت گدایان حیّ ❊ منازل شناساں گم کردہ پے

ਅਮੁਲੁ ਧਰਮੁ ਅਮੁਲੁ ਦੀਬਾਣੁ

اَمُل دھرم اَمُل دیبان

اُس کی عدالت بھی بے بہا ہے اور اُس کا دیوان بھی بے بہا۔

شرح۔ دھرم سے مُراد عدل سے ہے۔ یعنی وہ ایسا عادل ہے کہ ہر کسی کو اُس کا حق پہنچاتا ہے۔ ذرہ سے لے کر آفتاب تک اور مور سے لے کر پیلِ دماں تک اُس کے آگے سب یکساں اور برابر ہیں۔

اس شبد سے یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اُس خداوند کا کوئی خاص تخت ہے کہ جہاں بیٹھ کر وہ عدالت کرتا ہے۔ نہیں وہ ان قیدوں سے پاک ہے وہ لامکاں ہے۔ اُس کا غیر محدود علم و قدرت ہی اس کا تخت اور دیوان ہے کہ جس سے وہ اپنے عدل و انصاف ہی کو قایم رکھتا ہے۔ اس کا علم بسیط اور محیط کُل ہے۔

اشعار

براحوال نابودہ علمش بصیر ❊ باسرار ناگفتہ لُطفش خبیر

بقدرت نگہدار بالا و شیب ❊ خداوند دیوان روز حسیب

ਅਮੁਲੁ ਤੁਲੁ ਅਮੁਲੁ ਪਰਵਾਣੁ

اَمُلُ تُل اَمُل پروان[1]

بے بہا اُس کا ترازو اور بے بہا اُس کے مقبول ہیں۔

شرح۔ جس عدل سے وہ سب کو تولتا ہے۔ اُس کی قیمت کا کچھ اندازہ نہیں ہو سکتا۔ انسان کے سپرد اگر ایک شہر کا عدل و انصاف بھی کیا جائے تو وہ اس میں صدہا تکالیف اور دِقتیں پاتا ہے اور بہت سی غلطیاں لاعلمی کے سبب سے اس سے سرزد ہوتی ہیں جو نرنکار کُل کائنات کا عدل و انصاف کرتا ہے اُس کی قیمت کون بیان کر سکتا ہے اور جو انسان اس عدل میں تُل کر پورے نکلتے ہیں۔ اُن کی قیمت بھی

[1] بعض نے اَمُل کے معنے تُلا اور پروان کے معنے گیا اور حکم کے کئے ہیں۔

بیان نہیں ہو سکتی۔ مبارک ہیں ایسے لوگ کہ جو عدل خداوندی میں پروان ہوئے ہیں ان کی بزرگی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

ਅਮੁਲੁ ਬਖਸੀਸ ਅਮੁਲੁ ਨੀਸਾਣੁ
ਅਮੁਲੁ ਕਰਮੁ ਅਮੁਲੁ ਫੁਰਮਾਣੁ

اَمُل بخشش اَمُل نیشان
اَمُل کرم اَمُل فرمان

اُس کی بخشش بیش بہا ہے۔ اس کا نشان بیش بہا ہے۔ اُس کا لطف بیش بہا ہے۔

شرح۔ یعنے یہ سب اوصاف خداوندی بیش بہا ہیں نشان کے معنے بھی حکم ہی کے ہیں۔ یا اُس کے معنے عَلم کے بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنے خداوند کے انصاف کا عَلم جو ہر جگہ بُلند ہے۔ ایسا بیش بہا ہے کہ اُسکی قیمت کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اِنسان کا حکم محدود ہوتا ہے اُس کا حکم محدود ہوتا ہے اُس کا حکم لامحدود ہے۔ ہر شے اُس کے حکم کے اندر ہے۔ اُس کا لطف و کرم بھی عام ہے۔ کوئی اُس سے محروم نہیں ہے۔

اشعار

پرستار امرش ہمہ چیز و کس ٭ بنی آدم و مرغ و مور و مگس
مہیا کنندِ روزِ بیعے مار و مور ٭ دگر چند بے دست و پاینہ زور
لطیفِ کرم گستر کارساز ٭ کہ دارائے خلقست و دانائے راز

ਅਮੁਲੋ ਅਮੁਲੁ ਆਖਿਆ ਨ ਜਾਇ
ਆਖਿ ਆਖਿ ਰਹੇ ਲਿਵ ਲਾਇ

اَمُلو اُمُل آکھیا نہ جائے ٭ آکھ آکھ رہے لِو لائے

وہ بے بہا سے بے بہا ہے۔ بیان میں نہیں آسکتا۔ بیان کر کر آخر مستغرق ہو گئے۔

شرح - یعنے وہ پرمیشور بے بہا سے زیادہ بے بہا ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ میں اُس کی قیمت کو بیان کروں ناممکن ہے۔ بہت سے انسان اُس کے اوصاف اور قدرت کے بیان کرتے میں مستغرق ہو ہو گئے یعنی اِس قدر انہوں نے بیان کیا کہ گویا ان کو اپنے وجود کی بھی خبر نہ رہی مگر آخر عاجز آ گئے۔ اور کچھ بھید معلوم نہ ہُوا۔ انسان ضعیف البنیان کہ جس کا علم ناقص اور محدود ہے۔ اس غیر محدود پرمیشور کی ذات کو کس طرح سمجھ سکتا ہے۔

ابیات

جہاں متفق بر الٰہیتش ٭ فرو ماندہ در کُنہ ماہیتش
بشر ماورائے جلالش نیافت ٭ بصر منتہائے جمالش نیافت
نہ بر اوج ذاتش پرد مُرغ وہم ٭ نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم
دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار ٭ کہ پیدا نہ شد تختۂ بر کنار
چہ شبہا نشستم دریں سیر گُم ٭ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قُم

نہ ادراک در کُنہ ذاتش رسد ÷ نہ فکرت بغورِ صفاتش رسد
بہ مُردم دریں موج دریائے خوں ÷ کزو کس نہ برد ست کشتی بروں
سچ ہے۔ منتہائے دریافت انسان خاموشی ہے۔

ਆਖਹਿ ਵੇਦ ਪਾਠ ਪੁਰਾਣ
ਆਖਹਿ ਪੜੇ ਕਰਹਿ ਵਖਿਆਣ

آکھیہ وید پاٹھ پُوران ÷ آکھیہ پڑھے کریں وکھیان

وید اور پُورانوں کا پاٹھ کرتے ہیں اور اس کو بیان کرتے ہیں۔ پڑھتے ہیں۔ اور پھر غور و فکر سے بیان کرتے ہیں۔

شرح۔ یعنے صدہا انسان تمام عمر وید اور پورانوں کے مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ کتابیں پڑھتے رہتے ہیں۔ اور اپنے علم کے موافق نرنکار کی قدرت کو بیان کرتے ہیں کہ وہ ایسا ہے۔ ایسا ہے۔ یا یہ کہ وید اور پاٹھ اور پُوران اس کا بیان کرتے ہیں۔

ਆਖਹਿ ਬਰਮੇ ਆਖਹਿ ਇੰਦ
ਆਖਹਿ ਗੋਪੀ ਤੈ ਗੋਵਿੰਦ

آکھیہ برمے آکھیہ اِند ÷ آکھیہ گوپی تے گوبند

برہما اور اِندر اُس کا بیان کرتے ہیں۔ گوپیاں اور گوبند اُس کا بیان کرتے ہیں۔

شرح۔ بڑے بڑے دیوتے جو مشہور ہیں۔ وہ بھی سب اُس کی

قدرتوں کا بیان کرتے ہیں مگر کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ سب کے سب عاجز ہیں۔

ਆਖਹਿ ਈਸਰ ਆਖਹਿ ਸਿਧ

آکھیہ ایسر آکھیہ سدھ

ایشور یعنی شِوا اور سِدھ اُس کا بیان کرتے ہیں۔

شرح۔ شِو جیسے دیوتے اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے دِل کو دُنیا کی لذّتوں اور حرص و ہوا سے پاک کیا ہے۔ اُس پرماتما کی قدرتوں کو بیان کرتے ہیں۔

ਆਖਹਿ ਕੇਤੇ ਕੀਤੇ ਬੁਧ

آکھیہ کیتے کیتے بُدھ

بہت سے بُدھ و عقل اُس کو بیان کرتے ہیں۔

شرح۔ یعنے عقل و حکمت کے ذریعہ سے دلائل عقلی پیدا کرتے ہیں اور قدرت کو بیان کرتے ہیں۔

ਆਖਹਿ ਦਾਨਵ ਆਖਹਿ ਦੇਵ

آکھیہ دانو آکھیہ دیو

دانو بھی اُس کا بیان کرتے ہیں اور دیوتے بھی۔

شرح۔ یعنے نیک و بد سب انسان اس کا بیان کرتے ہیں۔ ہر شخص اپنی عقل دوڑاتا ہے۔ جو سمجھ میں آتا ہے کہتا ہے آخر حیران ہو کر رہ جاتا ہے۔

ਆਖਹਿ ਸੁਰਿ ਨਰ ਮੁਨਿ ਜਨ ਸੇਵ

آکھیہ سُر نر مُن جن سیو

سُر نر اور مُنی ۔ اور انسان اُس کی اطاعت کرتے ہیں اور اُس کا بیان کرتے ہیں۔

شرح ۔ سُر نر سے مُراد گنز سے ہے کہ جنہوں نے یومسحہ گیان کے ذریعہ سے جیون مکت حاصل کی ہے۔ سیو کے معنے بجائے خود خدمت کرنے والے کے بھی ہوسکتے ہیں۔ یعنی اعلیٰ سے لے کر ادنیٰ انسانوں تک اُسکی قدرت کو بیان کرتے ہیں جو لوگ کامل علم و حکمت حاصل کرکے لوگوں کو سکھلاتے تھے اور تارک لذات ہو کر خدا کی یاد میں عمر بسر کرتے تھے وہ مُنی کہلاتے تھے۔

ਕੇਤੇ ਆਖਹਿ ਆਖਣਿ ਪਾਹਿ
ਕੇਤੇ ਕਹਿ ਕਹਿ ਉਠਿ ਉਠਿ ਜਾਹਿ

کیتے آکھیہ آکھن پانہہ ‍‍‍‍‍‍‍‍‍‍‍‍‍‍‍؛ کیتے کہہ کہہ اُٹھ اُٹھ جانہہ

بہت سے بیان کرتے ہیں۔ بہت سے بیان کر چکے ہیں۔ بہت سے آئیندہ بیان کرکے کوچ کر جائیں گے۔

شرح ۔ انسان ہمیشہ سے پرمیشور کی قدرت کا بیان کرتا چلا آیا ہے۔ اور ہمیشہ تک کرتا رہے گا۔ مگر کسی کو کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ ظاہر ہے کہ انسانی دریافتوں کا سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے۔ مگر کوئی بتلائے کہ اب تک کیا فیصلہ ہُوا کہ فلاں طرح سے ثابت ہُوا کہ جس میں اب کسی کو قیل و قال

اور حُجت باقی نہیں رہی۔ ہنوز روزِ اوّل والا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ ہر انسان کا مسلک الگ ہے۔ جس قدر علم پڑھتا ہے اُسی قدر اختلاف اور تفرقہ زیادہ ہوتا ہے۔ دیکھو حکیموں کے کس قدر فرقے ہیں۔ ایک دُوسرے کو غلط بتلاتا ہے۔ اور دُوسروں کے مسائل کی تردید اور اپنے عقاید کی تائید کرتا ہے۔ کوئی دوسرے کی تقلید نہیں کرتا۔ یہ مآل علم و حکمت کا ہے اور یہ حال انسانی دریافتوں کا۔ آکھن پانہہ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تمثیلیں دیگر بیان کرتے ہیں۔

ਏਤੇ ਕੀਤੇ ਹੋਰਿ ਕਰੇਹਿ
ਤਾ ਆਖਿ ਨ ਸਕਹਿ ਕੇਈ ਕੇਇ

ایتے کیتے ہور کریہہ ❊ تاں آکھ نہ سکے کے ای کے

جس قدر مخلوق اب موجود ہے۔ اگر اِس قدر اور بھی پیدا ہو تب بھی کوئی اُس کو بیان نہیں کر سکتا۔

شرح۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے لئے سراسر محال ہے کہ وہ ماہیّت ذاتِ الٰہی کو بیان کر سکے۔ خواہ کتنے ہی حکیم اور فاضل اور دانا جمع ہوں۔ سب حیران اور سرگردانی میں مُبتلا رہیں گے۔ اگر کُل دُنیا کی مخلوق حکیم بن جائے تب بھی کوئی حال معلوم نہ ہوگا۔

بجاں گفت باید نفس بر نفس ❊ کہ شُکرش نہ کارِ زبانست بس
خدایا دلم خوں شد و دیدہ ریش ❊ کہ می بینم انعامت از گُفت بیش
نگویم دد و دام و مور و سمک ❊ کہ فوج ملایک بر اوجِ فلک
ہنوزت سپاس اندکے گُفتہ اند ❊ ز بیور ہزاراں یکے گفتہ اند

ਜੇਵਡੁ ਭਾਵੈ ਤੇਵਡੁ ਹੋਇ
ਨਾਨਕ ਜਾਣੈ ਸਾਚਾ ਸੋਇ

جے وڈ بھاوے تے وڈ ہوئے ۔ نانک جانے ساچا سوئے

جس قدر بزرگ کوئی اُس کو جانتا ہے۔ اُسی قدر بزرگ وہ ہو جاتا ہے

گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ دراصل اپنی بزرگی کو پرمیشور آپ ہی جانتا ہے۔

شرح۔ یعنی اسی کو چاہے جتنا بزرگ اور عظیم فرض کرو وہ اُس سے بھی زیادہ بزرگ اور برتر ہو جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اُس کی بزرگی اور عظمت قیاس میں نہیں آ سکتی۔ اُس کو وہ خود آپ ہی جانتا ہے۔ اِنسان کا ذہن اُس کے ادراک سے قاصر ہے۔ اِس شبد کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ جو انسان اِس بزرگ خدا کا مقبول ہوتا ہے وُہی بزرگی حاصل کرتا ہے۔ اِنسان کو لازم ہے کہ سوائے اِس کے اور کسی کو ست یعنی حق نہ سمجھے۔ سب اِنسان اپنی سمجھ میں بزرگ ہیں کوئی اپنی عقل کو کم خیال نہیں کرتا۔ مگر جو ایسا گمان رکھتے ہیں دراصل وہ سچی بزرگی سے محروم رہتے ہیں۔

ਜੇ ਕੋ ਆਖੈ ਬੋਲੁਵਿਗਾੜੁ
ਤਾ ਲਿਖੀਐ ਸਿਰਿ ਗਾਵਾਰਾ ਗਾਵਾਰੁ ॥੨੬॥

جے کو آکھے بول وگاڑ ۔ تا لکھیے سر گاواراں گاوار

جو ناشائستہ کلمہ زبان پر لاتا ہے اُسکو جاہلوں کا جاہل لکھنا چاہیئے۔

شرح - یعنی انسان کو اسی قدر دعویٰ کرنا لازم ہے کہ جو اسکی طاقت کے شایاں ہو - جو طاقت سے زیادہ دعویٰ کرتا ہے وہ آخر جاہل ثابت ہوتا ہے اور ذلیل و خوار ہوتا ہے - جو لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے نرنکار کے اسرار اور اُس کی قُدرت کو دریافت کرلیا ہے وہ مذکورہ بالا تعریف کے مستحق ہیں - جو جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں وہ کچھ نہیں جانتا اور جو سمجھتا ہے کہ میں سمجھتا ہوں وہ کچھ نہیں سمجھتا -

شعر

بُزرگیت باید تو اضع گزیں
کہ ایں بام را نیست سلم جز ایں

۲۷
پوڑی ستائیسویں

ਸੋ ਦਰੁ ਕੇਹਾ ਸੋ ਘਰੁ ਕੇਹਾ
ਜਿਤੁ ਬਹਿ ਸਰਬ ਸਮਾਲੇ

سو در کیہا سو گھر کیہا جت بہہ سرب سمالے

وہ دروازہ کیسا ہے اور وہ مکان کیسا ہے کہ جہاں بیٹھ کر وہ سب کی خبر گیری کرتا ہے۔

شرح ۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ وہ مکان اور اُس کا دروازہ کیسا عالیشان ہے کہ جہاں بیٹھ کر نرنکار سب عالم و عالمیان کی خبر گیری کرتا ہے۔ یعنی بڑا عالیشان ہے کہ جس کی عظمت و رفعت کسی کے وہم و گمان میں نہیں آسکتی۔ آگے اس بارگاہِ الٰہی کی خود ہی تشریح فرماتے ہیں کہ وہ کیسی ہے۔ اس شبد کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نرنکار کا کوئی خاص مکان یا گھر ہے کہ جہاں بیٹھ کر وہ انتظام کرتا ہے۔ ان امور سے اس کی ذات پاک ہے۔ جب وہ ہر جگہ ہے اور کوئی جگہ اس سے خالی نہیں ہے تو پھر کسی خاص جگہ میں کیسے فرض کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ گورو جی فرماتے ہیں کہ اُس کا مکان ہر جگہ ہے۔ کُل برہمانڈ اُس کا گھر ہے کہ جہاں طرح طرح کے راگ اور سرود ہوتے ہیں۔

ਵਾਜੇ ਨਾਦ ਅਨੇਕ ਅਸੰਖਾ ਕੇਤੇ ਵਾਵਣਹਾਰੇ

واجے ناد انیک اسنکھا کیتے واون ہارے

وہاں بے شُمار اور لاتعداد باجے بجتے ہیں اور بے شُمار اُن کے بجانے والے ہیں۔

شرح۔ یعنے اُس مکان میں عجیب کیفیت اور رونق ہے کہ بے شُمار ساز وہاں بجائے جاتے ہیں۔ لاتعداد سازندے موجود ہیں۔ دیکھو صبح کو مرغانِ چمن کیا میٹھے میٹھے راگ گاتے ہیں۔ اور نسیم سحری کیسے شیریں سُر الاپتی ہے باغوں میں برگ درختاں سے طرح طرح کے راگ نکلتے ہیں — دریاؤں اور سمندروں میں پانی کی موجیں مضراب ہوا سے قسم قسم کے سرود گاتی ہیں۔ بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سُننے والوں کے کانوں کو خبردار کرتی ہے۔ رات کو ہزاروں حشرات الارض اپنے چھوٹے چھوٹے مُنہ کھول کر طرح طرح کے راگ گاتے ہیں۔ غرض اسی طرح ہر شے یادِ الہٰی میں مصروف ہے۔

مثنوی

بذکرش ہر چہ بینی در خروش ست
ولی داند دریں معنی کہ گوش است
نہ بُلبل بر گُلش تسبیح خوانیست
کہ ہر خارے بتسبیحش زبانیست

ਕੇਤੇ ਰਾਗ ਪਰੀ ਸਿਉ ਕਹੀਅਨਿ
ਕੇਤੇ ਗਾਵਣਹਾਰੇ

کیتے راگ پری سیوں کہیئن کیتے گاون ہارے

بے شمار مثل پریوں کے سرود سرا ہیں۔ بیشمار گانے والے ہیں۔

شرح۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ وہاں بے شمار ساز بجانے والے ہیں۔ اب گورو جی فرماتے ہیں کہ بیشمار ہی وہاں گانے والے ہیں کہ جو مانند پریوں کے راگ گاتے ہیں یعنے وہ عمدہ اور شیریں راگ۔ بعض نے پری کے معنی راگنیوں کے بھی لئے ہیں۔ یعنے راگنیوں کے ساتھ راگ گاتے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਤੁਹਨੋ ਪਉਣੁ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰੁ
ਗਾਵੈ ਰਾਜਾ ਧਰਮੁ ਦੁਆਰੇ

گاویہہ تہنو پون پانی بیسنتر گاوے راجا دھرم دوارے

ہوا۔ پانی۔ آگ۔ تیرے ہی گیت گاتے ہیں اور دھرم راجہ بھی تیرے ہی دروازے پر گا رہا ہے۔

شرح۔ یعنے بارگاہِ خداوندی میں ہوا۔ پانی اور آگ۔ اور دیگر سب عناصر سرودِ الٰہی گا رہے ہیں۔ تو ایسا عظیم الشان ہے کہ شہنشاہ بھی تیرے دروازے پر آ کر گاتا ہے۔ یعنے وہ بھی تیرے ہی حمد و ثنا میں مصروف

ہے۔ یا یوں کہو کہ تیرا جو عدل کا دروازہ ہے۔ وہاں بادشاہ گاتے ہیں یا تیرے دربارِ عدل کی شان کو وہ بیان کرتے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਚਿਤੁ ਗੁਪਤੁ ਲਿਖਿ ਜਾਣਹਿ
ਲਿਖਿ ਲਿਖਿ ਧਰਮੁ ਵੀਚਾਰੇ

گاویہہ چت گپت لکھ جانیہہ لکھ لکھ دھرم ویچارے

کرام الکاتبین جو انسانوں کے اعمال کو لکھ کر دھرم اور ادھرم کا وچار کرتے ہیں وہ بھی گاتے ہیں۔

شرح ۔ عوام الناس میں مشہور ہے۔ کہ دو فرشتے ہر وقت انسان کے اعمال کا حال لکھتے رہتے ہیں کہ جس کو وہ دھرم راجہ کے حوالہ کرتے ہیں۔ یہ ایک راجہ ہے کہ جو سب کے اعمال کا انصاف کرتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ نرنکار ان سب سے بزرگ اور برتر ہے۔ اُسی کی پرستش کرنی لازم ہے کہ جس کے سب مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ عوام الناس کے عقائد کے مطابق گورو جی نے اِن کا ذکر یہاں کیا ہے۔ نہ کہ اس غرض سے کہ وہ ان کے وجود کے قائل تھے۔ ہمیں لازم ہے کہ صرف ایک نرنکار کی طرف رجوع لاویں کہ جس کے سب مدح خواں ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਈਸਰੁ ਬਰਮਾ ਦੇਵੀ
ਸੋਹਨਿ ਸਦਾ ਸਵਾਰੇ

گاویہہ ایسر برہما دیوی سوہن سدا سوارے

شِو اور برہما و دیوی تیرے ہی حمد و ثنا میں رطب اللسان ہیں۔ معہ پروار کے تیرے دروازہ پر زیب دے رہے ہیں۔ یا یہ کہ آراستہ وپیراستہ ہیں۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ اے خدائے ذوالجلال وابد متعال تیرا دربار ایسا عالیشان ہے کہ اُس کے دروازے پر شِو اور برہما وغیرہ دیوتے سر بسجود رہتے ہیں۔ اور حمد و ثنا کے گیت گاتے ہیں۔ افسوس ہے اُن کے حال پر کہ جو ایسے نرنکار سے منہہ موڑ کر کسی دیوی یا دیوتے کی پرستش کرتے ہیں اور اُن سے مُراد مانگتے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਇੰਦ ਇਦਾਸਣਿ ਬੈਠੇ
ਦੇਵਤਿਆ ਦਰਿ ਨਾਲੇ

گاویہہ اِند اِنداسن بیٹھے دیوتیاں در نالے

اِندر اپنے مسند عالیہ پر بیٹھے ہوئے تیرے ہی ثنا کے گیت گاتے ہیں معہ دیگر دیوتوں کے کہ جو دروازہ پر حاضر ہیں۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ اے پرمیشور ایک اِندر کیا بیشمار اندر تیری درگاہ پر تیری حمد و ثنا خوانی کرتے ہیں۔ اور دیگر بیشمار دیوتے تیرے دروازہ پر حاضر رہتے ہیں یا در نالے ਦਰਿ ਨਾਲੇ کے یہ معنی ہیں کہ آدر اور بھاؤ سے تیری تعریف کر رہے ہیں۔

شعر مؤلف

ہیے دایم ہوا آتش و آب و خاک — پرستار امرِ خداوندِ پاک
مہ و آفتاب و زمین و فلک — بنی آدم و جن و حور و ملک
غرض اُسکی مخلوق ہے جس قدر — ہے سب حکم پر اُسکے باندھے کمر

ਗਾਵਹਿ ਸਿਧ ਸਮਾਧੀ ਅੰਦਰਿ
ਗਾਵਨਿ ਸਾਧ ਵਿਚਾਰੇ

گاویہہ سدھ سمادھی اندر گاون سادھ وچارے

سدھ سمادھیوں میں تیری ثنا کرتے ہیں اور سادھو وچار کے ذریعہ سے تیری حمد کرتے ہیں۔

شرح۔ سدھ اہل مراقبہ کو کہتے ہیں یعنے وہ مراقبہ میں تیرا ہی تصور کرتے ہیں۔ اسی طرح دیگر افراد تیرے ہی فکر میں مستغرق رہتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ہر شخص تیرا ہی ثنا خوان ہے خواہ گویائے خواہ خاموش۔

ਗਾਵਨਿ ਜਤੀ ਸਤੀ ਸੰਤੋਖੀ
ਗਾਵਹਿ ਵੀਰ ਕਰਾਰੇ

گاون جتی ستی سنتوکھی گاویہہ ویر کرارے

تارک لذات محسوسات و اہلِ صبر تیرے ہی ثنا خواں ہیں اور

مردانِ شجاع کہ جنہوں نے نفس کو قابو کیا ہے۔ وہ بھی تیری ہی تعریف کرتے ہیں۔

شرح۔ جو لوگ دنیا کی کُل لذتوں کو ترک کر دیتے ہیں۔ مثلاً جماع۔ عمدہ خوراک و نفیس پوشاک وغیرہ اُن کو جیتی اور ستی کہتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ تارک الدنیا و دُنیا دار دونوں قسم کے لوگ تیری ہی مدح سرائی کرتے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਪੰਡਿਤ ਪੜਨਿ ਰਖੀਸਰ
ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਵੇਦਾ ਨਾਲੇ

گاون پنڈت پڑھن رکھیسر جُگ جُگ ویدان نالے

پنڈت تیری ہی حمد کرتے ہیں۔ اور رِکھی اور مُنی ہر زمانہ میں مع ویدوں کے تیرے ہی حمد کے گیت پڑھتے ہیں جو لوگ وید کو پڑھ کر فضیلت حاصل کرتے ہیں اور تمام علوم و حکمت میں دستگاہ کامل پیدا کرتے ہیں اُن کو رِشی اور مُنی کہتے ہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ ہر زمانہ میں یہ لوگ وید کو پڑھ کر تیری ہی حمد و ثنا کے سرود گاتے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਮੋਹਣੀਆ ਮਨੁ ਮੋਹਨਿ
ਸੁਰਗਾ ਮਛ ਪਇਆਲੇ

گاویہہ موہنیاں مَن موہن سُرگا مچھ پیالے

...یل کو فریفتہ کرنے والی اپچھرائیں ... اور پاتال ...

سب تجھ کو ہی گاتے ہیں۔

شرح - یعنے نبیوں لوک اور بہشت کی حوریں سب نرنکار
کی حمد و ثنا کے راگ گاتے ہیں۔ یعنی یہ سب چیزیں اُس کے آگے ناچیز
ہیں اِس کے پاک اور مقدس نام کے آگے ان کی کچھ حقیقت نہیں ہے

ਗਾਵਨਿ ਰਤਨ ਉਪਾਏ ਤੇਰੇ
ਅਠਸਠਿ ਤੀਰਥ ਨਾਲੇ
ਗਾਵਹਿ ਜੋਧ ਮਹਾਬਲ ਸੂਰਾ
ਗਾਵਹਿ ਖਾਣੀ ਚਾਰੇ

گاوِن رتن اُپائے تیرے اٹھ سٹھ تیرتھ نالے
گاویہہ جودھ مہابل سورا گاویہہ کھانی چارے

چودہ رتن جن کو تو نے پیدا کیا ہے اور تیرے اٹسٹھ تیرتھ تجھ کو گاتے
ہیں۔ بہادر جو بڑے شجاع اور دلاور ہیں وہ بھی تیرے ہی ثنا کرتے ہیں اور
چاروں کھانی تیری ہی حمد کرتی ہیں۔

شرح - مطلب یہ ہے کہ چودہ رتن اور ۶۸ تیرتھ سب اُس
خداوند کے فرمانبردار ہیں۔ اور ہر وقت اُسی کی تعریف و توصیف کر
ہیں۔ بڑے بڑے شجاع کہ جن سے آسمان بھی کانپتا ہے وہ بھی اُس
آگے دست نیاز دراز کرتے ہیں۔ چاروں کھانیاں اُسی خالق ...
با مصروف ہیں کیونکہ مخلوق سے ہے اور وہ چار قسم کی

اوّل انڈج جو انڈوں سے پیدا ہوتی ہے۔ دوم جیرج کہ جن کی پیدائش جیر سے ہوتی ہے۔ مثلاً انسان و حیوانات مطلق سوم سیوتیج کہ جن کی خلقت پسینہ سے ہوتی ہے۔ چہارم اُت بھج۔ کہ جن کی پیدائش زمین سے ہوتی ہے۔ مثلاً نباتات وغیرہ گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ انسان۔ حیوان۔ حشرات و حجر۔ زمین و فلک۔ جن و ملک سب اُسی کے اطاعت و بندگی کرتے ہیں۔ اور اُسی کے حکم کے پرستار اور امر کے فرمانبردار ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਖੰਡ ਮੰਡਲ ਵਰਭੰਡਾ
ਕਰਿ ਕਰਿ ਰਖੇ ਧਾਰੇ

گاوہہ کھنڈ منڈل وربھنڈا کر کر رکھے دھارے

کھنڈ منڈل۔ برہمانڈ کہ جن کو تُو نے بنا کر ٹھہرا رکھا ہے وہ سب تجھ کو گاتے ہیں۔

شرح۔ یعنے تمام قطعات ارضی و طبقات سماوی کہ جن کو اس ایزد ذوالجلال نے اپنی صنعت کاملہ اور حکمت بالغہ سے بنا کر قائم رکھا ہے۔ وہ سب اُسی کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
ہمہ سر بر خط فرمان خدائی دارند

ਸੋਈ ਤੁਧੁਨੋ ਗਾਵਹਿ ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵਨਿ
ਰਤੇ ਤੇਰੇ ਭਗਤ ਰਸਾਲੇ

سیئی تدھ نوں گاویہہ جو تدھ بھاون رتّے تیرے بھگت رسالے

تجھ کو وہی گاتے ہیں جو تجھے بھاتے ہیں وہ کون ہیں تیرے عابد صادق کہ جو تیرے عشق کے لال رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

شرح - گوروجی فرماتے ہیں کہ گانے کو سب تجھے گاتے ہیں۔ مگر فی الحقیقت انہیں کا گانا مبارک ہے کہ جو تیرے مقبول و منظورِ نظر ہیں۔ اور جن پر تو اپنا فضل کرتا ہے۔ جو دل سے اور صدق ارادت سے بندگی وا ادائ نہیں کرتے وہ لا حاصل عمر کو برباد کرتے ہیں۔

ਹੋਰਿ ਕੇਤੇ ਗਾਵਨਿ ਸੇ ਮੈ ਚਿਤਿ ਨ
ਆਵਨਿ ਨਾਨਕੁ ਕਿਆ ਵੀਚਾਰੇ

ہور کیتے گاون سے میں چت نہ آون نانک کیا وچارے

اے نانک اور بہت اس کو گاتے ہیں۔ اُن کا حال مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ میں کہاں تک بیان کروں۔

شرح - گوروجی فرماتے ہیں کہ علاوہ اس کے اور بیشمار مخلوق اُسکی

حمد وثنا کرنے والی ہے کہ جن کا حال کسی کو معلوم نہیں ہے کیونکہ لا تعداد کرۂ سماوی ہیں۔ کہ جن کی مخلوق کا احوال کوئی نہیں جانتا وہ سب اُسی کی حمد و ثنا میں مصروف ہے۔ کیونکہ کُل موجودات اُسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔

ਸੋਈ ਸੋਈ ਸਦਾ ਸਚੁ ਸਾਹਿਬੁ
ਸਾਚਾ ਸਾਚੀ ਨਾਈ

سوئی سوئی سدا سچ صاحب ساچا ساچی نائیں

صرف وہی دائم اور حق اور مالک ہے اُس کی ذات بھی حق ہے۔ اور اُس کا نام بھی حق ہے۔

شرح - گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہی قایم بالذات اور ازلی و ابدی ہے۔ خود بھی حق ہے اور اُس کا نام بھی حق ہے

ਹੈ ਭੀ ਹੋਸੀ ਜਾਇ ਨ ਜਾਸੀ
ਰਚਨਾ ਜਿਨਿ ਰਚਾਈ

ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جن رچائی

جس خالق نے یہ کائنات اور مخلوقات گوناگوں پیدا کی ہے [illegible] اب بھی موجود ہے۔ اور آیندہ بھی موجود ہوگا۔ نہ وہ اب نیست [illegible]

اور نہ آیندہ ہوگا۔

شرح - گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ وہ خالق بے ہمال زمانہ ماضی و حال و مستقبل تینوں میں موجود رہتا ہے۔ نیست و عدم سے پاک ہے۔ قایم بالذات اور واجب الوجود ہے۔

ਰੰਗੀ ਰੰਗੀ ਭਾਤੀ ਕਰਿ ਕਰਿ ਜਿਨਸੀ
ਮਾਇਆ ਜਿਨਿ ਉਪਾਈ

رنگی رنگی بھاتی کر کر جنسی مایا جن اُپائی۔

جس کی یہ ملکیت تھی اُسی نے طرح طرح اور رنگ برنگ کی مخلوقات پیدا کی ہے۔

شرح - یہ بھی پہلے فقرہ سے متعلق ہے۔ یعنی وہ خود پروردگار اس تمام موجودات کا مالک ہے۔ اور اسی نے اس کو بنایا ہے۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਕੀਤਾ ਆਪਣਾ
ਜਿਵ ਤਿਸ ਦੀ ਵਡਿਆਈ

کر کر دیکھے کیتا آپنا جو تس دی وڈیائی

اپنی صنعت کو کر کے خود ہی دیکھتا ہے۔ جس سے اُس کی بزرگی اور عظمت

خوف و رضا کی دھونکنی یعنی نفخ بناوے اور زُہد کی آگ کا تاؤ دیوے۔

شرح۔ ہر وقت دل میں خدا کا خوف رکھے تاکہ عُجب و تکبّر پیدا نہ ہو۔ اور زہد و ریاضت سے اپنے دِل کو صاف کرے۔ جیسے تاؤ کھا کر لوہا نرم اور درست ہوتا ہے۔ پھر اُس سے جس طرح کی چیز منظور ہوتی ہے بناتے ہیں۔ اسی طرح زُہد و ریاضت سے دِل صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے۔ پھر جو عُمدہ فضیلت درکار ہو اُس میں پیدا ہوتی ہے۔

ਭਾਂਡਾ ਭਾਉ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਤਿਤੁ ਢਾਲਿ

بھانڈا بھاؤ امرت تت ڈھال

محبّت اور عقیدت کی کٹھالی میں امرت کو ڈھالے۔

شرح۔ یعنی محبت اور عقیدت کے ساتھ امرت رُوپ پرمیشور کی حمد و ثنا کرتا رہے۔ بِلا صدق و یقین انسان کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ جب وہ محبّت اور عقیدت دل میں پیدا کرتا ہے تو اُس کو پرمیشور کا گیان حاصل ہوتا ہے۔

ਘੜੀਐ ਸਬਦੁ ਸਚੀ ਟਕਸਾਲ

گھڑیئے شبد سچی ٹکسال

دار الضرب حقیقی میں شبدوں کو بناوے۔

شرح۔ یعنے ایسے دار الضرب حقیقی میں پرمیشور کے شبدوں کے زیورات بناوے۔ مطلب یہ ہے کہ خصائل مندرجہ بالا کو حاصل کرے اور پرمیشر

کی حمد و ثنا اور مناجات گاتا رہے۔ سیم و طلا کے زیوروں سے صرف جسم کی آرائش ہوتی ہے۔ اور اُن زیورات معنی سے انسان کی رُوح شرف حاصل کرتی ہے۔

ਜਿਨ ਕਉ ਨਦਰਿ ਕਰਮੁ ਤਿਨ ਕਾਰ

جن کو ندر کرم تن کار

جس پر اس کی نظر کرم ہوتی ہے۔ وہ یہ کار اختیار کرتے ہیں۔

شرح۔ یعنی دار الضرب حقیقی ہر ایک کے حصہ میں نہیں آتی۔ اس میں صرف وہی کام کرتے ہیں کہ جن پر پرمیشور اپنے لطف و کرم کی نگاہ کرتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲ ॥੩੮॥

نانک ندری ندر نہال

اے نانک وہ نظر سے نہال کر دیتا ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ وہ پرمیشور بڑا مہربان ہے جس پر اپنی نظر ڈالتا ہے اُس کو نہال کر دیتا ہے۔

بیت

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

۲۸
پوڑی اٹھائیسویں

ਮੁੰਦਾ ਸੰਤੋਖੁ ਸਰਮੁ ਪਤੁ ਝੋਲੀ
ਧਿਆਨ ਕੀ ਕਰਹਿ ਬਿਭੂਤਿ

مُندا سنتو کھ سرم پت جھولی دھیان کی کرے بھبُوت

قناعت کی مُندریں کانوں میں ڈالے۔ شرم اور عزت کی جھولی بناوے ایک نرنکار کے تصوّر کی بدن پر خاک ملے۔

شرح۔ اس پوڑی میں گورو صاحب نے سدھوں کو جو گورکھ کے چیلے تھے۔ ہدایت فرمائی ہے۔ جب گورو صاحب سدھوں سے مُلاقی ہوئے تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمارا مذہب اختیار کریں۔ کانوں میں مُندریں ڈالیں۔ جھولی۔ کِھنتا یعنے گُدڑی اور ڈنڈا وغیرہ اپنے پاس رکھو۔ بدن پر بھبُوت یعنی خاک ملو۔ گورکھناتھ کو نمسکار کرو۔ گورو جی نے اُن کو ہدایت فرمائی کہ یہ نشانیاں سب ظاہری ہیں۔ اندرونی نشانیاں فقیری کی اور ہیں۔ ظاہری نشان قائم کرنے سے اِنسان سِدھ نہیں بن سکتا۔ بلکہ باطنی لباس حسبِ ذیل اختیار کرنا چاہیئے ہم نے اسی لباس کو پہنا ہے آپ کے ظاہری لباس کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے دنیا کے

دلق کو پہن رکھا ہے۔

اشعار

درعمل کوش ہر چہ خواہی پوش | تاج بر سر نہ و علم بر دوش
ترک دنیا و شہوت است و ہوس | پارسائی نہ ترک جامہ و بس

قطعہ

اے درونت برہنہ از تقوے | کز بروں جامۂ ریا داری
پردۂ ہفت رنگ در مگذار | تو کہ در خانہ بوریا داری

فقیر وہ ہے کہ جو قناعت کی مُندریاں کانوں میں ڈالے۔ شرم اور عزّت کی جھولی پہنے۔ یعنے جو افعال ناستودہ ہیں ان سے شرم کرے۔ اور تصوّر الٰہی کی خاک بدن پر ملے جو ان اوصاف سے مُتصف ہے، وہ درویش ہے۔ ورنہ ہوا پرست اور ہرزہ گوئی ہوا باز و بندآز۔

قطعہ

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع | خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار
حاجت بہ کلاہ برکی داشتنت نیست | درویش صفت باش و کلاہ تتری دار
طریقت جزیں نیست درویش را | کہ افگندہ دارد تنِ خویش را

مؤلف

جو ہیں درویش کامل خاک وہ دل کو بناتے ہیں
خُدا ہرگز نہیں ملتا بدن پر خاک ملنے سے

ਖਿੰਥਾ ਕਾਲੁ ਕੁਆਰੀ ਕਾਇਆ
ਜੁਗਤਿ ਡੰਡਾ ਪਰਤੀਤਿ

کھنتھا کال کواری کایا جگت ڈنڈا پریتیت

زمانہ کی دلق پہنے۔ جسم کو مثل باکرہ کے پاکیزہ رکھے۔ حکمت و یقین کا ڈنڈا ہاتھ میں لے۔

شرح۔ زمانہ کے دلق پہننے سے یہ مُراد ہے کہ اپنے تئیں گرم و سرد و ملائم زمانہ کا عادی بناوے۔ اور جفاکشی کی عادت پیدا کرے۔ بھوک اور پیاس کو برداشت کرے۔ جسم کو ایسا پاک و صاف رکھے۔ جیسی باکرہ ہوتی ہے۔ یہاں پر ظاہری صفائی سے مراد نہیں ہے بلکہ باطنی باطنی پاکیزگی سے مُراد ہے۔ جیسی باکرہ عورت لذتوں سے ناآشنا ہوتی ہے اسی طرح تمام لذائذ سے اپنے تئیں بچاوے تاکہ صفائی قلب حاصل ہو۔ علم و حکمت کے ڈنڈے کے ذریعہ سے سرکش نفس کو قابو کرے۔ پرتیت کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ ایشور پر یقین اور بھروسا رکھے۔

ਆਈ ਪੰਥੀ ਸਗਲ ਜਮਾਤੀ
ਮਨਿ ਜੀਤੈ ਜਗੁ ਜੀਤੁ

آئی پنتھی سگل جماعتی من جیتے جگ جیت

سب فرقوں میں صُلح کُل موجود ہیں۔ دل کا جیتنا گویا عالم کا جیتنا ہے۔
شرح۔ آئی پنتھی جوگیوں کا ایک اعلیٰ فرقہ ہے۔ جو صُلح کُل ہوتے ہیں اور تعصّب سے پاک۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ انسان ہر مذہب میں رہ کر صلح کل بن سکتا ہے۔ کچھ یہ ضرور نہیں ہے کہ جوگی ہی بن کر ایسا ہو سکتا ہے۔ نفس سرکش کو قابو کرنا چاہیئے۔ اور دل کو خواہشوں اور لذتوں سے روکنا لازم ہے جس نے اپنے دل کو قابو میں کیا ہے اس نے گویا کل جہان کو قابو کیا ہے۔ کیونکہ جب انسان کا دِل قابو ہوگا تو اُس سے کوئی ایسا فعل ناشائستہ سرزد نہ ہوگا۔ جس سے دوسروں کو ضرر پہنچے۔ اور جب کسی سے کسی کو ضرر نہ پہنچے گا تو سب اُس کے مطیع اور دوست بنے رہیں گے۔

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ
ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥੨੮॥

آدیس تِسے آدیس۔ آدانیل انادانا ہت جُگ جُگ ایکو ویس۔ آدیش ہے اس کو اور پھر آدیش کہ جو علّت العلل اور جہالت سے پاک اور ازلی اور ابناشی یعنے حی لایموت ہے ہر زمانہ میں ایک ہی سا رہتا ہے۔
شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ میں صرف اسی پاک پروردگار

کو بندگی کے لائق سمجھتا ہوں کہ جو سب علّتوں کی علّت ہے۔ آد کے معنے علّت کے ہیں اور جو انیل ہے۔ نیل اودیا یعنے جہالت کو کہتے ہیں یعنے وہ شُدھ چیتن بار برہمہ پرمیشور نیل سے پاک ہے۔ اور جو انادی ہے۔ یعنے ہمیشہ ہے۔ کوئی اُس کی علّت نہیں ہے۔ قایم بالذات اور واجب الوجود ہے۔ اور جو انا ہت ہے۔ اناہت کے معنے ایناشی کے ہیں۔ کہ جس کا کبھی ناش یعنے عدم نہیں ہوتا۔ اور جو ہر زمانہ میں ایک ہی حالت میں رہتا ہے۔ تغیّر و تبدل سے اُسکی ذات پاک ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ گورو جی فرماتے ہیں کہ اے سدھو! میں گورکھ کو آدیش نہ کہوں گا۔ بلکہ اُس نرنکار کو جو شُدھ اور ابناشی اور انادی ہے۔ اور علّت العلل ہے۔ واضح ہو کہ ہر شے کے لیئے تین کارن (علّت) کا ہونا ضروری ہے۔ اوّل نمت کارن یعنے علّت فاعلی۔ دوسرے اپاوان کارن یعنی علّت مادی۔ تیسرے سادھارن کارن یعنی علّت آلی۔ جس شے کو کوئی بناتا ہے وہ اس کی علّت فاعلی ہے۔ جس چیز سے وہ شے بنائی جاتی ہے۔ یعنی جس مصالحہ سے وہ اُس کی علّت مادی ہے اور جس اوزار سے وہ شے بنائی جاتی ہے وہ اُس کی علّت آلی ہے۔ مثلاً کمہار جو برتن بناتا ہے تو کمہار اُس کی علّت فاعلی اور مٹی علّت مادی اور چاک اور آکاش اور ہمّت وغیرہ اس کی علّت آلی ہیں۔ اِس انادی پرمیشور کو کسی نے نہیں بنایا اس لیئے وہ اِن تینوں علّتوں سے پاک ہے۔ ہاں وہ سب کی علّت ہے کیونکہ اُس نے کُل عالم کو بنایا ہے۔ سوائے اُسکے اور کوئی دوسرا بنانے والا کسی شے کا نہیں ہے۔

۲۹
پوڑی اُنتیسویں

ਭੁਗਤਿ ਗਿਆਨੁ ਦਇਆ ਭੰਡਾਰਣਿ
ਘਟਿ ਘਟਿ ਵਾਜਹਿ ਨਾਦ

بھُگت گیان دئیا بھنڈارن گھٹ گھٹ واجہہ ناد

گیان ہمارا بھوجن۔ دَیا یعنے رحم ہمارا بھنڈاری یعنے خزانچی ہے۔ گھٹ گھٹ یعنی ہر جگہ ناد بج رہا ہے۔

شرح۔ سِدّھوں نے گورو جی سے کہا کہ اگر تم سِدھ بن کر ناد بجاؤ گے اور ہمارا بھوجن کھاؤ گے تو تمہارا خزانہ ہمیشہ پُر رہے گا کبھی خالی نہ ہوگا۔ گُورو جی اُن کو ہدایت فرماتے ہیں کہ تمہارے سب سامان ظاہری ہیں اُن کی ہمیں کچھ ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہمیشہ گیان یعنے معرفت الٰہی کا طعام کھاتے ہیں۔ اور رحم اور دَیا کو ہم نے اپنا خزانچی بنایا ہے۔ یہ خزانہ ہمیشہ مالا مال رہتا ہے۔ ہر جگہ جو پرمیشور کی حمد و ثنا کے راگ گائے جاتے ہیں۔ یہ گویا ناد بج رہے ہیں۔ تمہارا ناد صرف ایک جگہ بجتا ہے دوسری جگہ اُس کی آواز سُنائی نہیں دیتی ناد ایک قسم کا باجا ہوتا ہے۔ کہ جو سِدھ لوگ بجایا کرتے ہیں۔

ਆਪਿ ਨਾਥੁ ਨਾਥੀ ਸਭ ਜਾ ਕੀ
ਰਿਧਿ ਸਿਧਿ ਅਵਰਾ ਸਾਦ

آپ ناتھ ناتھی سب جا کی ردّھ سِدّھ اور اساد

وہ خود مالک ہے کہ جس کی ملکیّت تمام موجودات ہے وہ اور ہیں کہ جن کو ردّھی اور سدّھی کا ذوق وشوق ہوتا ہے کہ جو لذّات میں گرفتار ہیں۔

شرح ۔ پھر سِدّھوں نے کہا کہ اگر تم ہمارے مذہب کو اختیار کرو لوگے تو مثل ہمارے ناتھ بن جاؤ گے۔ اور ردّھی اور سِدّھی تم کو حاصل ہو جائے گی۔ ردّھی اور سِدّھی سے یہ مراد ہے کہ انسان کو ایسی طاقت حاصل ہو جاتی ہے کہ جو خواہش کرتا ہے وہی نعمت موجود ہو جاتی ہے۔ اور کبھی کسی شئے کا خسارہ نہیں ہوتا۔ ناتھ کے معنے مالک کے ہیں۔ اور ناتھی سے مراد مملوک۔ اِدرا کے معنے بداعمال کے ہیں۔ گورو جی سِدّھوں کو ہدایت فرماتے ہیں کہ تم ناتھ نہیں ہو ناتھ صرف ایک ہی ہے کہ جو تمام مخلوق کا خالق اور رازق ہے۔ سوائے اُس کے اور کوئی مالک نہیں ہو سکتا۔ تم خودی اور انانیت کے دلدل میں گرفتار ہو۔ اپنے مُنہہ سے آپ ناتھ بنتے ہو۔ یہ طریقہ درویشی کا نہیں ہے۔ ہم کو تمہاری ردّھی اور سِدّھی اور نعمتوں کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اور وہ اُن کو عزیز ہوتی ہیں کہ جو لذائذ نفسانی کے بندے ہوتے ہیں۔ درویش کا فرض ہے کہ تمام خواہشوں کو دل سے دُور کرے تم ہنوز خواہشوں میں گرفتار ہو اور تمہارے دِل نے دُنیا اور اُس کی نعمتوں کو ترک نہیں کیا۔ تم خود ابھی فقیری کی منزل کو نہیں پہنچے ہو ہمیں کیا فائدہ پہنچا سکتے ہو۔

ਸੰਜੋਗੁ ਵਿਜੋਗੁ ਦੁਇ ਕਾਰ
ਚਲਾਵਹਿ ਲੇਖੇ ਆਵਹਿ ਭਾਗ

سنجوگ وِجوگ دوے کار چلاویہہ لیکھے آوے بھاگ

وصل اور فصل یہ دونوں عالم کا کام چلا رہے ہیں۔ ہر کسی کو بموجب اپنے بھاگ یعنی قسمت کے مِلتا ہے۔

شرح ۔ انسان کو جو اس کے اعمال کا اجر و کیفر ملتا ہے اس کا نام بھاگ یا قسمت ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں اے سِدھو! تم کسی کو کیا دے سکتے ہو۔ ہر کوئی بموجب اپنے اعمال کے پاتا ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ ایک شئے انسان کو ملتی ہے اور دُوسری علیحدہ ہوتی ہے۔ جوانی آتی ہے بچپن جاتا ہے جوانی رخصت ہوتی ہے بُڑھاپا آتا ہے۔ کوئی مِلتا ہے۔ کوئی علیحدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سے گردشِ لیل و نہار کا سلسلہ وابستہ ہے۔

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ
ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥੨੯॥

آدیس تِسے آدیس آد انیل اناد اناہت جُگ جُگ ایکو ویس

اِس شبد کے معنے اور شرح ۲۸ ویں پوڑی میں لکھ چکے ہیں۔

⁂

۳۰
پوڑی تیسویں

ਏਕਾ ਮਾਈ ਜੁਗਤਿ ਵਿਆਈ
ਤਿਨਿ ਚੇਲੇ ਪਰਵਾਣੁ

ایکا مائی جُگت ویائی تِن چیلے پروان

ایک ماں نے حکمت سے تین فرزند جنے ہیں جو اُس کے مقبول و منظور ہیں۔

شرح - مائی مُراد ذاتِ حق سے ہے اور تین فرزندوں سے مُراد ہے - اوصافِ ثلٰثہ خداوندی یعنی برہما - بشن - مہیش۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ یہ تینوں اوصاف بھی اُسی پرمیشور کے ہیں۔ اس سے علیحدہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ عوام الناس نے اُن کو علیحدہ تین دیوتے فرض کر رکھا ہے۔ قدرتِ حق کو گورو صاحب نے ماں سے اس لئے تشبیہہ دی ہے۔ کہ جیسے عالم اجسام میں انسانوں کی پیدائش رحمِ مادر سے ہوتی ہے۔ اُسی طرح قدرتِ حق نے تمام موجودات کو پیدا کیا ہے۔ سب جہاں اسکا فرزند ہے۔ ماں بھی وہی ہے اور باپ بھی وہی ہے اب اِن تین چیلوں کی تشریح فرماتے ہیں۔

ਇਕੁ ਸੰਸਾਰੀ ਇਕੁ ਭੰਡਾਰੀ
ਇਕੁ ਲਾਏ ਦੀਬਾਣੁ

اِک سنساری اِک بھنڈاری اِک لائے دِیبان

اِک پیدا کرتا ہے۔ ایک پرورش کرتا ہے اور ایک عدالت کرتا ہے۔

شرح۔ یہ تینوں اوصاف اُس نرنکار کے ہیں جب وہ کائنات کو بناتا ہے تو برہما کہلاتا ہے اور جب اُس کی پرورش کرتا ہے۔ وِشنو کہلاتا ہے۔ اور جب موجودات کو فنا کرتا ہے تو شِو کہلاتا ہے۔ دراصل ایک ذات ہے۔ حاصل کلام یہ کہ کُل انتظام مخلوقات کا ایک خالق کے ہاتھ میں ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے۔ خود کرتا ہے کسی دوسرے کو اُس میں دخل نہیں ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

ਜਿਵ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਵੈ ਚਲਾਵੈ
ਜਿਵ ਹੋਵੈ ਫੁਰਮਾਣੁ

جِو تِس بھاوے تِوے چلاوے جِو ہووے فرمان۔

جس طرح اُس کو بھاتا ہے اُسی طرح چلاتا ہے۔ جس طرح حکم ہوتا ہے کارروائی ہوتی ہے۔

شرح۔ جس طرح اُس خالق کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ انتظام مخلوقات کا کرتا ہے۔ اور جو وہ حکم دیتا ہے ہو جاتا ہے۔ اُس کے حکم کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

شعر

بے حکم کِسی کو کچھ مِلا ہے؟ پتا کہیں حکم بِن ہِلا ہے؟

ذرّہ سے لے کر آفتاب اور قطرہ سے لیکر بحرِ ناپیدا کنار تک سب اُسی کے حکم کے فرمانبردار ہیں۔ اُسی کے حکم سے سورج چمکتا ہے ہوا چلتی ہے بادل گرجتا اور مینہ برستا ہے۔

اُسی کے حکم سے چاند اور تارے روشن ہیں۔ اُسی کے حکم سے پہاڑوں سے چشمے نکلتے ہیں اُسی کے حکم سے نباتات میں نرمی اور جمادات میں سختی ہے۔

ਓਹੁ ਵੇਖੈ ਓਨਾ ਨਦਰਿ ਨ ਆਵੈ
ਬਹੁਤਾ ਏਹੁ ਵਿਡਾਣੁ

اوہ ویکھے اوہناں ندر نہ آوے بہتا ایہہ وڈان

وہ (سب کو) دیکھتا ہے۔ مگر ان کو وہ نظر نہیں آتا زیادہ یہ تعجب ہے۔

شرح یعنی وہ دانائے کل و محیط کل سب کو دیکھتا ہے مگر وہ کسی کو نظر نہیں آتا۔ وڈان کے معنی بزرگی کے بھی ہو سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ خداوند عالم الغیب ہے۔ اور ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ کیونکہ اُس کی کوئی صورت یا شکل نہیں ہے وہ صرف گیان اور معرفت کی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ
ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥੩੦॥

آدیس تِسے آدیس آد انیل اناد اناہت جگ جگ ایکو ویس

اِس شبد کے معنی اور شرح ۲۸ ویں پوڑی میں درج ہے۔

پوڑی اکتیسویں

ਆਸਣੁ ਲੋਇ ਲੋਇ ਭੰਡਾਰ

آسن لوئے لوئے بھنڈار

جہاں جہاں میں (اُسکا) مکان اور خزانہ ہے۔

شرح - یعنے یہ میشور سرب ویاپک ہے ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور ہر جگہ اُس کا خزانہ کرم کھُلا ہے اور تمام عالموں کو رزق پہنچاتا ہے۔ اور ہر جگہ اُس کا خوانِ کرم بچھا ہوا ہے۔

ਜੋ ਕਿਛੁ ਪਾਇਆ ਸੁ ਏਕਾ ਵਾਰ

جو کچھ پایا سو ایکا وار

جو کچھ حاصل کیا ہے سو ایک ہی دفعہ (حاصل کیا ہے)

شرح - اِس بیشمار خزانہ الٰہی میں سے سب ایک ہی دفعہ لیتے ہیں یعنی یہ نہیں کہ کسی خاص مِلّت یا ملک کے لوگوں کو انکا حِصّہ پہلے ملے اور دوسروں کو پیچھے۔ وہ کریم سب کو ایک ہی وقت میں دیتا ہے۔ کیونکہ سب جہاں اُس کی نظر میں یکساں اور برابر ہے۔ شاہ و گدا۔ امیر و فقیر۔ خورد و کلاں سرب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ جس وقت نسیم سحری کا جھونکا آتا ہے تو جیسے وہ ایوانِ شاہی کے کنگروں پر سے گزرتا ہے ویسے ہی ایک فقیر کی جھونپڑی

کی دیوار پر سے جب بارشِ رحمتِ الٰہی برستی ہے۔ تو چمن بیابان۔ میدان اور پہاڑ سب کو ایک ہی وقت میں سیراب کر دیتی ہے۔ میووں کی فصلِ بہار گردشِ لیل و نہار بادشاہ اور فقیر دونوں کے واسطے ایک ہی وقت میں آتی ہے۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਸਿਰਜਣਹਾਰੁ

کر کر دیکھے سرجن ہار

بنا بنا کر دیکھتا ہے وہ خالق

شرح۔ یعنی وہ صانع بے ہمال صنعتوں کو بناتا ہے اور پھر اُن کی پرورش اور نگہبانی کرتا ہے۔ سب کو نظر کے نیچے رکھتا ہے فراموش کسی کو نہیں کرتا۔ وائے بر حال انسان کہ اُس کو یاد نہیں کرتا۔

ਨਾਨਕ ਸਚੇ ਕੀ ਸਾਚੀ ਕਾਰ

نانک ساچے کی ساچی سرکار

اے نانک سچے کردگار کا کام بھی سچا ہے۔

شرح۔ اکثر لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہ جہان خواب و خیال کی طرح باطل ہے اور جس قدر مخلوقات اور صنعتیں رنگ رنگ کی نظر آتی ہیں یہ سب وہم ہے۔ اور ان کی اصلیت نہیں ہے۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ اُن کا عقیدہ باطل ہے۔ جہان کو جو خواب و خیال کہا گیا ہے۔ تو اُس نظر سے کہ وہ چند روزہ ہے۔ جیسے خواب تھوڑے عرصہ کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔

اسی طرح انسان کا قیام بھی اس عالم میں تھوڑا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ جہان کی کوئی اصلیت ہی نہیں ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ سب سرشٹی مِتھیا یعنی باطل ہے تو لازم آتا ہے کہ انسانی زندگی کے کُل سلسلہ کو بھی باطل مانا جاوے۔ اس سے نیک و بد اعمال نشاٴبستہ افعال سب کا بُطلان لازم آتا ہے۔ جو خلاف علم و حکمت ہے۔ کیا صانع حقیقی کی صنعت باطل ہے۔ کیا وہ ایسی چیزیں بناتا ہے کہ جن کی کُچھ اصلیت اور حقیقت نہیں ہے۔ جہان کو باطل ماننے والے ثابت کریں کہ سچّے صانع کی صنعت کیونکر باطل ہو سکتی ہے اس کا کوئی کام باطل نہیں ہے۔ بلکہ جو کُچھ وہ کرتا ہے۔ سب راست اور حق ہے گورو۔

ਆਪਿ ਸਤਿ ਕੀਆ ਸਭੁ ਸਤਿ
ਤਿਸ ਪ੍ਰਭਿ ਤੇ ਸਗਲੀ ਉਤਪਤਿ

آپ ست کیا سب ست ۔ تِس پربھ تے سگلی اُتپت

یعنی وہ کرتار خود بھی حق ہے اور اس کی صنعت بھی حق ہے۔ اُس نے کُل موجودات بنائی ہے۔ جو سب حق ہے ___ جامی نے تواریخ جامی میں کیا عمدہ کہا ہے۔ دیکھو لائحہ ۲۶۔

رُباعی

سوفسطائی کہ از خرد بے خبر است — گوید عالم خیالی اندر گذر است
آرے عالم ہمہ خیال است ولے — جاوید درو حقیقتے جلوہ گر است

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ
ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥੩੧॥

آدیس تِسے آدیس آدانیل انادانا ہت جُگ جُگ ایکو ویس

اس کے معنے اور شرح ۲۸ ویں پوڑی میں مرقوم ہیں۔

۳۲

پوڑی بتیسویں

ਇਕ ਦੂ ਜੀਭੌ ਲਖ ਹੋਹਿ ਲਖ ਹੋਵਹਿ ਲਖ ਵੀਸ

اِک دو جیبھوں لکھ ہوئے ۔ لکھ ہووے لکھ وِیس

ایک زبان کی اگر لاکھ زبانیں ہو جائیں اور لاکھ سے بیس لاکھ

شرح ۔ یعنے خواہ انسان کی ایک زبان کی لاکھ زبانیں بنجائیں۔ اور پھر اُس لاکھ میں سے ہر ایک کی بیس بیس لاکھ ہو جائیں۔

ਲਖੁ ਲਖੁ ਗੇੜਾ ਆਖੀਅਹਿ
ਏਕੁ ਨਾਮੁ ਜਗਦੀਸ

لکھ لکھ گیڑا آکھیئے ایک نام جگدیش

اُس مالک جہاں کے ایک نام کو لاکھ لاکھ دفعہ بیان کریں۔

شرح ۔ یعنی جس قدر زبانیں اوپر بیان کی ہیں ۔ وہ پرمیشور کے ایک ایک نام کو لاکھ لاکھ دفعہ بیان کریں پھر بھی کماحقہ اسکی عظمت اور شان اور جلال کو بیان نہیں کر سکتیں ۔ کیونکہ وہ لا انتہا ہے ۔ انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ اُس کی قُدرت کو بیان کرے ۔

مؤلف

ہو جو ہر ذرہ کے مُنہ میں حمد زبان اُسکی قدرت ہو نہ اک ذرہ بیان

ہر شجر کی شاخ بن جائے قلم — ہو نہ ہرگز شان میں شمہ رقم
طائرِ فکرت اُڑے تا آسماں — مائل پرواز ہو صد سالیاں
اُس کی عظمت کی نہ پہنچے اوج پر — خاک میں آ کر گرے بے بال و پر

ਏਤੁ ਰਾਹਿ ਪਤਿ ਪਵੜੀਆ
ਚੜੀਐ ਹੋਇ ਇਕੀਸ

ایت راہ پت پوڑیاں چڑھئے ہوئے اکیس

اس راستہ میں عزت کے زینے ہیں۔ اُن پر چڑھنے سے انسان ایک سے اکیس ہو جاتا ہے۔

شرح۔ یعنے راہِ معرفت کے جو زینے ہیں۔ اگر انسان اُن پر چڑھے تو اُسکی بزرگی اور عزت زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایک سے اکیس کا ہونا اس واسطے لکھا ہے۔ کہ ایک کے عدد کے ساتھ جب دو کا عدد ملا تو اکیس بنتے ہیں۔ گویا دوسرے زینہ پر جا کر ایک سے اکیس مرتبہ بزرگی زیادہ ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس سالکانِ راہِ طریقت زیادہ سے زیادہ شرف حاصل کرتے ہیں۔ مگر یہ شرف اور بزرگی صرف اُنہیں کو ملتا ہے جو صادق عارفان کامل ہیں۔ جن کا ظاہر اور باطن یکساں ہے۔ نہ اُن کو کہ جو بے عمل ہیں اور خالی دعویٰ کرنے والے ہیں۔ بعض انسان تو یہاں تک حوصلہ کرتے ہیں۔ کہ اپنے تئیں خود برہم یعنے خدا کہتے ہیں۔ اپنی تنگ حوصلگی اور تنگ ظرفی کے باعث طرح طرح کے بے سروپا دعوے کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں گورو صاحب فرماتے ہیں کہ۔

ਸੁਣਿ ਗਲਾ ਆਕਾਸ ਕੀ ਕੀਟਾ
ਆਈ ਰੀਸ

شُن گگاں آکاس کی کیٹا آئی رِیس

آسمان کی باتوں کو سُن کر کیڑوں مکوڑوں کے دل میں بھی برابری کا خیال پیدا ہوا۔

شرح - کیڑوں مکوڑوں سے مراد اُن انسانوں سے ہے کہ جنہوں نے حاصل تو کچھ نہیں کیا مگر خالی شیخیاں مارتے ہیں۔ اور طاقت سے بڑھ کر دعویٰ کرتے ہیں۔ اُن کو کچھ نہیں ملتا۔ آخر محروم رہتے ہیں۔ شیخی مارنے سے انسان بزرگی حاصل نہیں کر سکتا۔

شعر

دم باید اندر طریقت نہ دم　　که اصلے ندارد دم بے قدم

بیت

بزرگیت باید تو اضع گزیں　　که ایں بام را نیست سلم جزیں

اشعار

از من بگوئی عالم تفسیر گوئی را　　گر در عمل نہ کوشی ناداں کمتری
یا درخت علم ندانم مگر عمل　　با علم اگر عمل نہ کنی شاخ بے بری
از صد یکے بجائے نیاوردہ شرط علم　　وز حُب جاہ در طلب علم دیگری
علم آدمیت ست و جوانمردی و ادب　　ورنہ ددی بصورت انساں مصوری
ہر علم را کہ کار نہ بندی چہ فائدہ　　چشم از برائے آں بود آخر کہ بنگری

انسان ضعیف البنیان کو لازم ہے۔ کہ حد اندازہ کو نگاہ رکھے اور بے بنیاد دعویٰ منہ سے نہ نکالے کیونکہ اس سے آخر پشیمانی اٹھانی پڑتی ہے۔ اپنے منہ سے کہنے سے کوئی بزرگ نہیں ہو سکتا۔ بزرگ وہی ہے کہ

جو تواضع اختیار کرتے ہیں۔ اور عجب و غرور کو ترک کرتے ہیں۔

اشعار

بزرگی بناموس و گفتار نیست — بلندی بدعوی و پندار نیست
بزرگان نکردند در خود نگاه — خدا بینی از خویشتن بین مخواه
چو خود را ز نیکاں شمردی بدی — نمی گنجد اندر خدائے خودی
برین آستان عجز و مسکینت — به از طاعت و خویشتن بینیت
تو خود را گماں بردہ پر خرد — انائے کہ پر شد دگر چوں پرد
ز دعوی تہی آے تا پر شوی — تو از خود پری زاں تہی میروی

حشرات الارض اگر آسمان کی طرف اُڑیں گے آخر پاؤں میں کچلے جائیں گے۔

شعر

بگردن فتند سرکش تند خوئے — بلندیت باید بلندی مجوئے

جب انسان کو زمین کا حال معلوم نہ ہو تو اگر وہ آسمان کی باتیں کرے جاہل ہے۔ کیونکہ۔

شعر

تو کار زمیں را نکو ساختی — کہ با آسمان نیز پرداختی

بیت

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
چو ندانی کہ در سرائے تو کیست

ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਪਾਈਐ ਕੂੜੀ ਕੂੜੈ ਠੀਸ ॥੩੨॥

ناؔنک ندری پایئے کوڑی کوڑے ٹھیس

اے ناؔنک وہ تب ملتا ہے اگر اُس کی نظر ہو۔ جو جھوٹے ہیں اُن کے دعوے بھی جھوٹے ہیں۔

شرح ۔ گورو ناؔنک صاحب فرماتے ہیں کہ کوئی انسان اگر چاہے کہ میں اپنے علم و عقل کے زور سے اس نرنکار کو دریافت کر لوں تو ناممکن ہے وہ تب ہی ملتا ہے کہ جب انسان پر اُس کی نظرِ کرم ہوتی ہے۔ جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے خدا کو دریافت کر لیا ہے۔ وہ جھوٹے ہیں۔ اور جھوٹا دعویٰ کرتے رہیں۔ وہ کریم جس پر اپنا کرم کرتا ہے اُس کو اپنی معرفت کا نور عطا کرتا ہے۔

ابیات

جہاں آفریں گر نہ یاری کند
کجا بندہ پرہیزگاری شود
خداوندگارا نظر کن بجود
کہ جرم آمد از بندگان در وجود

۳۳

پوڑی تیتیسویں

ਆਖਣਿ ਜੋਰੁ ਚੁਪੈ ਨਹ ਜੋਰੁ

آکھن جور چُپے نہ جور

نہ کوئی طاقت سے بیان کرسکتا ہے اور نہ طاقت سے خاموش ہو سکتا ہے۔

شرح ۔ خداوند کی قدرت کا بیان زور وطاقت سے نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ میں بڑا صاحبِ زور اور طاقت ہوں خُدا کی قدرت کو بیان کروں غلط ہے۔

شعر

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خُدائے بخشندہ

اُس کی قدر اور عظمت کا حال گیان سے معلوم ہوتا ہے نہ کہ زور وطاقت سے اور اگر کوئی چاہے کہ میں بذریعہ طاقت کے خاموشی اختیار کروں یہ بھی ناممکن ہے جب تک پرمیشور مدد نہیں کرتا۔ انسان کی زبان ناراستی سے بند نہیں ہوسکتی اُسی کی مہربانی سے اِنسان ناراست کلمات زبان پر لانے سے باز رہتا ہے۔

ਜੋਰੁ ਨ ਮੰਗਣਿ ਦੇਣਿ ਨ ਜੋਰੁ

جور نہ منگن دین نہ جور

نہ کوئی زور سے مانگ سکتا ہے اور نہ کوئی زور سے دے سکتا ہے۔

شرح۔ انسان کوئی چیز زور سے نہیں لے سکتا اور نہ کوئی زور دکھلانے سے کوئی کسی کو کچھ دیتا ہے۔ جو کچھ اس کو حاصل ہوتا ہے پرمیشور کی مہربانی سے۔ نہ کہ زور اور طاقت سے۔

ਜੋਰੁ ਨ ਜੀਵਣਿ ਮਰਣਿ ਨਹ ਜੋਰੁ

جور نہ جیون مرن نہ جور

نہ کوئی زور سے زندہ رہ سکتا ہے اور نہ زور سے مر سکتا ہے۔

شرح۔ انسان اپنی طاقت سے جیتا ہے نہ مرتا ہے سلسلۂ حیات و ممات اسی خالق ذوالجلال کے ہاتھ میں ہے اگر کوئی کل روئے زمین کا بادشاہ ہو جاوے اپنی ساری سلطنت کے عوض ایک دم حیات کا زیادہ نہیں کر سکتا۔

سکندر کہ بر عالمے حکم داشت — دراں دم کہ بگذشت و عالم گذاشت
میسر نبودش کزو عالمے — ستانند و مہلت دہندش دمے

اور نہ کوئی انسان زور سے مر سکتا ہے جب تک پرمیشور کا حکم نہیں ہوتا کوئی کسی کو ہلاک نہیں کر سکتا۔

بیت

اگر زندگانی نبشت است دیر — نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر

ਜੋਰੁ ਨ ਰਾਜ ਮਾਲਿ ਮਨਿ ਸੋਰੁ

جور نہ راج مال من سور

نہ زور سے سلطنت مِل سکتی ہے اور نہ دل کے تحکم سے مال۔

شرح۔ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ بادشاہ لوگ ملکوں کو بزورِ شمشیر فتح کرتے ہیں۔ یا کہ کوئی جبرِ تحکم سے مال و زر حاصل کر سکتا ہے۔ سب کچھ اقبال خداوندی سے ملتا ہے اگر لطف ایزدی شاملِ حال نہ ہو تو زور اور قوّت تیر اور تلوار کچھ کام نہیں آتا۔ تواریخ اِس کی شاہد ہے۔ جب خُدا کی مہربانی ہوتی ہے تو ایک چھوٹا سا انسان بادشاہ ہفت اقلیم ہو جاتا ہے اور جب اُس کا لُطف یار نہیں ہوتا تو شہنشاہ ایک دم میں خاک و خون میں مِل جاتا ہے۔ نیپولین بوناپارٹ کہ جس نے ایک عالم کو تہ و بالا کر دیا تھا۔ پہلے ایک سپاہی تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ ضیغم پنجاب جو کُل پنجاب کے بادشاہ ہوئے۔ اور جن کی شمشیر کی جوہر کو افغان جیسے بہادر اور جنگجو قوم نے تسلیم کیا ایک چھوٹے سردار کے فرزند تھے کہ جواُن کے ایّام طفولیت ہی میں مر گئے تھے۔ سکندرِ اعظم جو کُل دُنیا کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ یُونان کے سردار کا بیٹا تھا۔ یہ سب کیونکر والی تخت و سریر ہوئے۔ صِرف اقبال خُداوندی سے نہ کہ زورِ بازو سے۔

نظم از مؤلف

کچھ نہیں مِلتا زورِ بازو سے
تول تُو عقل کے ترازو سے

ہو خُدا کا اگر نہ لُطف و کرم
نہ ملے سلطنت نہ جاہ و حشم

ہو اگر اُس کا لُطف شاملِ حال
مِلے اِک دم میں مُلک مال و منال

لاکھ مارا کرے کوئی شمشیر
کچھ بھی ملتا نہیں ہے بے تقدیر

رزق مِلتا نہیں ہے طاقت سے
قوّت ملتی نہیں ہے قوّت سے

جب بگڑ جاتی ہے مرد کی تقدیر ۔ نہ کرے یاری ملک و جاہ و سریر
ہو اگر حکم ایزد متعال ۔ مور ایک پیل کو کرے پامال

ਜੋਰੁ ਨ ਸੁਰਤੀ ਗਿਆਨਿ ਵੀਚਾਰਿ

جور نہ سرتی گیان وچار

نہ زور سے شرتی کا گیان اور علم حاصل ہوتا ہے۔

شرح ۔ یعنی علم الہٰی بھی زور و طاقت سے نہیں مل سکتا۔ وہ بھی پرمیشور کی مہربانی سے حاصل ہوتا ہے۔ ہزاروں فاضل اور متبحر عالم ہیں۔ جب تک اُن پر خدا کی مہربانی نہیں ہوتی۔ معرفت الہٰی کا بھید انہیں معلوم نہیں ہوتا۔

ਜੋਰੁ ਨ ਜੁਗਤੀ ਛੁਟੈ ਸੰਸਾਰੁ

جور نہ جگتی چھٹے سنسار

نہ زور سے نہ حکمت سے جہان سے آزاد ہو سکتے ہیں۔

شرح ۔ یعنی کوئی شخص زور سے اس جہان سے خلاصی نہیں پا سکتا۔ یہ بھی اُسی کے لطف و کرم سے ہوتا ہے اگر انسان چاہے کہ میں زور سے جہان کی لذتوں کو ترک کر دوں اور عاقبت کی فکر کو دل میں جگہ دوں تو محال ہے۔ اسے چاہیئے کہ پرمیشور سے دعا مانگے کہ وہ اسکو اس عالم خلائق سے رہائی بخشے اور سرور سرمدی عطا کرے۔

ਜਿਸੁ ਹਥਿ ਜੋਰੁ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਸੋਇ

جس ہتھ جور کر دیکھے سوئے

جس کے ہاتھ میں زور ہے آزمالے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ جس انسان کو گمان ہو کہ میں کچھ زور و طاقت سے حاصل کر سکتا ہوں وہ اپنے زور کو آزمالے۔ اُس کو خود معلوم ہو جاوے گا۔ کہ بلا قسمت کچھ نہیں ملتا۔ یا اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ جس کے ہاتھ میں زور ہوتا ہے۔ وہ اس کو آزما کر دیکھ لیتا ہے۔ کسر کوئی باقی نہیں رکھتا آخر عاجز رہ جاتا ہے۔ اور اپنی عاجزی کا معترف ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਉਤਮੁ ਨੀਚੁ ਨ ਕੋਇ ॥੩੩॥

نانک اُتم نیچ نہ کوئے

اے نانک سب نیک ہیں۔ بُرا کوئی نہیں ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ چاہے انسان کیسے ہی دعویٰ کرتے ہیں مگر ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے ہمارے نزدیک سب اچھے ہیں۔ سچ ہے۔

بزرگی کہ خود را بخردی شمرد ❊ بدنیا و عقبےٰ بزرگی بہ برد

تو انگہہ شوی پیش مردم عزیز ❊ کہ مر خویشتن را نگیری بچیز

فروتن بود ہوشمند گزیں ❊ نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین

مؤلف

جو ہوتے ہیں مردانِ راہِ خُدا ❊ سمجھتے ہیں سب خلق کو پارسا

خُدا جن کو دیتا ہے سیرت نکو ❊ کسی کے نہیں ہوتے وہ عیب جُو

نہیں کوئی واقف میرے عیب سے ❊ سوا ایزدِ عالم الغیب کے

اس شبد کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ انسان نہ نیک ہے اور نہ بد بلکہ جیسے اعمال کرتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

پوڑی چونتیسویں ۳۴

ਰਾਤੀ ਰੁਤੀ ਥਿਤੀ ਵਾਰ

راتی رُتی تھتی وار

راتیں۔ موسمیں۔ تاریخیں اور دِن (بنائے)

شرح۔ اس پوڑی میں گورو جی پیدائش عالم کا حال بیان فرماتے ہیں۔ کہ پرمیشور نے شب و روز اور موسمیں اور مہینے اور سال وغیرہ بنائے ہیں۔

ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਅਗਣੀ ਪਾਤਾਲ

پون پانی اگنی پاتال

ہوا اور پانی اور آگ اور آسمان۔

شرح۔ پھر پانچوں عناصر ترکیب دیئے۔ یعنی خاک۔ باد۔ آب۔ آتش اور آسمان یعنی ان کو حسب موقعہ لگایا اور موجودات پیدا کی۔

ਤਿਸੁ ਵਿਚਿ ਧਰਤੀ ਥਾਪਿ ਰਖੀ ਧਰਮ ਸਾਲ

تِس وِچ دھرتی تھاپ رکھی دھرم سال

اِس کے درمیان زمین کو بمنزلہ دھرم شالہ کے قائم کیا یعنی خلا کے بیچ زمین کو

قایم کیا۔ تاکہ انسان ... اں پیدا ہو کر دھرم کے مدرسہ میں تعلیم پاوے اور اپنے آرام و آسائیش کے سامان مہیا کرے۔

نظم

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
ہمہ سر بر خط فرمان خدائے دارند

تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نخوری
تا بہ دواس زمہر فلک می آرند

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
کہ تو ئی مرکز وایں دایرہ پرکارند

شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری
نہ فلک بیں کہ پے خدمت تو دارند

شعر

زمشرق بہ مغرب مہ و آفتاب
رواں کرد و گسترد گیتی برآب

ਤਿਸੁ ਵਿਚਿ ਜੀਅ ਜੁਗਤਿ ਕੇ ਰੰਗ

تِس وِچ جیا جُگت کے رنگ

اُس میں اِنسان بنائے کہ جن کے رنگ ڈھنگ طرح طرح کے ہیں۔

شرح ۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ زمین کو بنا کر اس میں طرح طرح کے انسان پیدا کیے۔ کوئی سفید رنگ کوئی سیاہ رنگ کوئی سُرخ رنگ یعنی اُن کی طبایع مختلف بنائیں۔ ایک کی قطع اور وضع دوسرے سے نرالی ہے۔

ਤਿਨ ਕੇ ਨਾਮ ਅਨੇਕ ਅਨੰਤ

رتن کے نام انیک اننت

اُن کے نام لاتعداد ہیں ۔ اور بیشمار ہیں ۔

شرح ۔ یعنے مخلوق کے نام بیشمار ہیں کوئی اُن کو شمار نہیں کر سکتا انسان ۔ حیوان ۔ طیور ۔ حشرات الارض اس قدر ہیں کہ اُن کی قسموں کے نام کوئی نہیں جانتا ۔ ایک سے ایک نئی قسم نظر آتی ہے ۔

ਕਰਮੀ ਕਰਮੀ ਹੋਇ ਵੀਚਾਰੁ

کرمی کرمی ہوئے وچار

اعمال کے مطابق سب کا حساب ہوتا ہے ۔

شرح ۔ یعنے اس دھرم سال میں جیسا کوئی عمل کرتا ہے ۔ اُسکے مطابق اُس کو اجر ملتا ہے ۔ وہ عادلِ حقیقی کسی کے حق کو تلف نہیں کرتا ۔

ਸਚਾ ਆਪਿ ਸਚਾ ਦਰਬਾਰੁ

سچّا آپ سچّا دربار

خود حق ہے اور دربار بھی حق ہے ۔

شرح ۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ پرمیشور بھی ست ہے اور اُس کا عدل و انصاف بھی ست ہے انسان کو لازم ہے کہ فرصت کو غنیمت سمجھے اور نیک اعمال اختیار کرے ۔

ਤਿਥੈ ਸੋਹਨਿ ਪੰਚ ਪਰਵਾਣੁ

تِتھے سوہن پنچ پروان

وہاں نیک اور مقبول عزّت حاصل کرتے ہیں۔

شرح۔ یعنی اُس پرمیشور کے دربار میں وہی شرف اور عزّت حاصل کرتے ہیں کہ جو نیک اعمال ہیں۔ جن لوگوں نے عمر کو لہو و لعب میں بسر کیا ہے اور بندگی اور اطاعت نہیں کی وہ وہاں محروم رہیں گے۔

ہر آنکہ تخم بدی کِشت و چشم نیکی داشت ❋ دماغ بیہودہ پُخت و خیال باطل بست

ਨਦਰੀ ਕਰਮਿ ਪਵੈ ਨੀਸਾਣੁ

ندری کرم پوے نیسان

اُس کا اگر کرم ہوتا ہے تو نشان نظر آتا ہے۔

شرح۔ یعنی دربار خداوندی کا علم صرف اُسی وقت نظر آتا ہے۔ کہ جب اُس پاک پرمیشور کی مہربانی ہوتی ہے۔ یا کرم کے معنے اعمال کے ہیں یعنے جو اچھے عمل کرتے ہیں وہ ہی اس دربار میں باریاب ہوتے ہیں۔

ਕਚ ਪਕਾਈ ਓਥੈ ਪਾਇ

کچ پکائی اُوتھے پائے

وہاں خامی اور پختگی جانچی جاتی ہے۔

شرح۔ یعنے نیک و بد سب کو جانچا جاتا ہے۔ یا یہ کہ خامی اور پختگی

وہاں ملتی ہے جو اعمال میں پختہ نکلتے ہیں عزّت پاتے ہیں۔ اور جو خام ثابت ہوتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਗਇਆ ਜਾਪੈ ਜਾਇ ॥੩੪॥

نانکؒ گیا جاپے جائے

اے نانکؒ یہ حال وہاں جا کر ہی معلوم ہوگا۔

شرح۔ یعنے جو ہم نے بیان کیا ہے اس کی تصدیق تب ہی انسان کو ہوگی کہ جب وہ پرمیشور کے دربار میں داخل ہوگا۔ جب تک وہ وہاں نہ جائے گا تب تک اُس کو وہاں کی حقیقت کما حقہٗ معلوم نہ ہوگی۔

۳۵
پوڑی پینتیسویں

ਧਰਮ ਖੰਡ ਕਾ ਏਹੋ ਧਰਮੁ

دھرم کھنڈ کا ایہو دھرم

دھرم کھنڈ کا یہی بیان ہے (جو اوپر ہوا)

شرح۔ اُوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ دُنیا بمنزلہ ایک دھرم شال کے ہے۔ اس میں جو کچھ انسان کو کرنا لازم ہے وہ سب بیان ہو چکا ہے۔ اب گورو صاحب جو اس کو جاننا لازم ہے اُس کو بیان فرماتے ہیں۔

ਗਿਆਨ ਖੰਡ ਕਾ ਆਖਹੁ ਕਰਮੁ

گیان کھنڈ کا آکھہو کرم

اب گیان کھنڈ کا ذکر کرتا ہوں۔

شرح۔ یعنی عوام الناس کی واقفیت کے واسطے گیان کے باب میں کچھ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ انسان کو عالم معنی کے بارے میں کیا جاننا چاہیئے۔

ਕੇਤੇ ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਵੈਸੰਤਰ ਕੇਤੇ ਕਾਨ ਮਹੇਸ

کیتے پون پانی بیسنتر کیتے کانہہ مہیش

بیشمار ہوائیں۔ بیشمار پانی بیشمار آتشیں بیشمار کرشن اور بیشمار شیو ہیں

شرح۔ یعنے اگر عالم معنے کی طرف غور کیا جائے تو وہاں بیشمار دیوتے اور عناصر ہیں۔ عالم صوری میں پانچ عناصر ایک کرشن اور ایک شیو مشہور ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ اگر عالم معنی کو دیکھا جائے تو وہاں بیشمار ہی عناصر ہیں۔ اور بیشمار کرشن اور شیو وغیرہ دیوتے۔

ਕੇਤੇ ਬਰਮੇ ਘਾੜਤਿ ਘੜੀਅਹਿ
ਰੂਪ ਰੰਗ ਕੇ ਵੇਸ

کیتے برمے گھاڑت گھڑیئے روپ رنگ کے ویس

وہاں بیشمار برہمے صورتوں کو بنا رہے ہیں اور قسم قسم اور طرح طرح کے طریق ہیں۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ عالم صوری میں صرف ایک برہما ہے۔ عالم معنوی میں بیشمار ہی برہمے ہیں اور طرح طرح کے وہاں کھیکھ یعنی مشرب ہیں۔

ਕੇਤੀਆ ਕਰਮ ਭੂਮੀ ਮੇਰ
ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਧੂ ਉਪਦੇਸ

کیتا کرم بھومی میر کیتے۔ کیتے دھو اپدیس

بہت سے کرم بھومیاں۔ بہت سے پہاڑ۔ بہت سے دھروا اور بہت سے اپدیش ہیں۔

شرح۔ کرم بھومی سے مراد عالم اسباب سے ہے۔ میر یعنی سُمیر پربت۔ دھرو یعنی قطب اُپدیش سے مُراد علوم سے ہے۔ یعنی عالم معنی ایسا وسیع ہے کہ اس میں بیشمار عالم اسباب ہیں۔ بیشمار قطب ہیں۔ برخلاف عالم صوری کے کہ صرف وہ قطب رکھتا ہے۔ اور بیشمار ہی اُس میں علوم ہیں۔ یا دھرو اُپدیش سے یہ مُراد بھی ہو سکتی ہے کہ دھرو بھگت جیسے اُپدیشک یعنی واعظ۔

ਕੇਤੇ ਇੰਦ ਚੰਦ ਸੂਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਮੰਡਲ ਦੇਸ

کیتے اِند چند سور کیتے کیتے منڈل دیس

بے شمار اندر۔ بے شمار چاند اور سورج بیشمار منڈل یعنی راسیاں اور بے شمار ولائتیں ہیں۔

شرح۔ جیوتش کے علم سے ثابت ہوتا ہے کہ بارہ راسیاں ہیں اور بارہ اُن کے سورج ہیں۔ ایک ایک گرہ کے ساتھ ایک سے لیکر کئی کئی قمر ہیں۔ گوروجی فرماتے ہیں کہ ان کے سوائے اور بیشمار سورج اور سیاروں کی منڈل اور ولائتیں ہیں۔ کہ جو آجتک کسی کو معلوم نہیں ہوئیں اُن کا علم اُسی عالم الغیب کو ہے کہ جس نے اُن کو بنایا ہے۔

ਕੇਤੇ ਸਿਧ ਬੁਧ ਨਾਥ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਦੇਵੀ ਵੇਸ

کیتے سِدھ بُدھ ناتھ کیتے کیتے دیوی ویس۔

بے شمار سِدھ (عارف) بیشمار بُدھ (حکیم) بیشمار ناتھ اور بے شمار دیویاں اور اُن کے بھیکھ ہیں۔

شرح۔ اٹھ (۸) سدھ۔ چوبیس (۲۴) بُدھ۔ نو (۹) ناتھ اور ۳۳ کروڑ دیوتے مشہور ہیں۔ مگر گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ عالم معنی میں ایسے ایسے بیشمار ہوئے ہیں۔

ਕੇਤੇ ਦੇਵ ਦਾਨਵ ਮੁਨਿ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਰਤਨ ਸਮੁੰਦ

کیتے دیو دانو مُن کیتے کیتے رتن سمُند

کتنے ہی دیوتے کتنے ہی اسُر کتنے ہی مُنی کتنے ہی رتن اور کتنے ہی سمندر ہیں۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو نیک اعمالی کے باعث سے دیوتے ہو گئے ہیں وہ بھی بیشمار ہی ہیں اور جو مصدر افعال ذمیمہ بن کر اسُر ہو گئے ہیں وہ بھی لاتعداد ہیں۔ مُنی جو ہمیشہ تصوّر اور یاد الٰہی میں لگے رہتے ہیں۔ اُن کا بھی کچھ حساب نہیں ہے۔ رتن چودہ (۱۴) اور سمندر سات (۷) مشہور ہیں۔ مگر دراصل یہ بھی لاتعداد ہیں۔

ਕੇਤੀਆ ਖਾਣੀ ਕੇਤੀਆ ਬਾਣੀ
ਕੇਤੇ ਪਾਤ ਨਰਿੰਦ

کیتنا کھانی کیتیا بانی کیتے پات نرند

بہت سی کہانیاں ہیں۔ اور بیشمار زبانیں۔ بیشمار بادشاہ اور راجے ہیں۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ چار کہانیاں مشہور ہیں اُن کی تفصیل ستائیسویں پوڑی میں گزر چکی ہے۔ مگر اور بھی بہت سی ہیں۔ کہ جنکا علم انسان کو نہیں ہے۔ بانی کے معنے تصنیفات کے بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنی اس قدر زبانیں یا تصنیفات ہیں کہ جن کی تعداد کسی کو معلوم نہیں ہے۔ بیشمار بادشاہ اور راجے ہیں کہ جو اِن دیسوں پر حکمران ہیں۔

ਕੇਤੀਆ ਸੁਰਤੀ ਸੇਵਕ
ਕੇਤੇ ਨਾਨਕ ਅੰਤੁ ਨ ਅੰਤੁ ॥੩੫॥

کیتنا سُرتی سیوک کیتے نانک انت نہ انت

کئی شاستر اور کئی اُن کے پیرو ہیں۔ اے نانک! ان کی انتہا کا کوئی شمار نہیں ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ بیشمار کتب الٰہی ہیں اور بے شمار اُن کو ماننے والے۔ اگر انسان ان کی تعداد معلوم کرنی چاہتا ہے تو آخر اُن کی انتہا معلوم کرنے ہی سے عاجز آجاتا ہے۔ پہلے انت کے معنے آخر اور انجام کار کے اور دوسرے انت کے معنے شمار کے۔ اب طالبِ معرفت سوال کرتا ہے۔ بہت سے کھنڈ یعنی ملک ہیں اُن میں سب سے اعلےٰ کونسا ہے۔ اسکا جواب گورو صاحب اب پوڑی میں دیتے ہیں۔

۳۶
پوڑی چھتیسویں

ਗਿਆਨ ਖੰਡ ਮਹਿ ਗਿਆਨੁ ਪਰਚੰਡੁ

گیان کھنڈ میں گیان پرچنڈ

گیان کا جو کھنڈ ہے اُس میں سب سے زیادہ روشن گیان ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ عالم معرفت الٰہی نہایت ہی روشن ہے جو اُس کی سیر کرتا ہے اُس کا دل نورِ معرفت الٰہی سے منوّر ہو جاتا ہے۔

ਤਿਥੈ ਨਾਦ ਬਿਨੋਦ ਕੋਡ ਅਨੰਦੁ

تیتھے ناد بنود کوڈ آنند

وہاں سرور کے ناد بجتے ہیں اور کروڑ ہا آنند ہیں۔

شرح۔ یعنے اُس عالم میں غم و رنج کا نام و نشان نہیں ہر جگہ شادمانی کے نشادیانے بجتے ہیں اور راحت بے شمار حاصل ہوتی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو انسان گیان یعنے معرفت الٰہی کو حاصل کر لیتا ہے وہ ہمیشہ مسرور رہتا ہے کوئی دنیوی رنج یا دُکھ اُس کے دِل کو افسردہ نہیں بنا سکتا ہے۔ کیونکہ رنج و راحت کو وہ خواب و خیال تصور کرتا ہے۔ اب طالب معرفت سوال کرتا ہے بانیاں بھی کئی ہیں سب سے عمدہ اور افضل زبان کونسی ہے۔

اس کا جواب گورو صاحب دیتے ہیں۔

ਸਰਮ ਖੰਡ ਕੀ ਬਾਣੀ ਰੂਪੁ

سرم کھنڈ کی بانی رُوپ

شرم کے کھنڈ کی بانی بہت پاکیزہ ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہیئے کہ شرم و حیا کو اختیار کرے تا کہ اُس کو سچا گیان حاصل ہو۔ گناہوں سے شرم کرے اور حیا کا پردہ آنکھوں پر رکھے تا کہ کسی کو بُری نظر سے نہ دیکھے۔

ਤਿਥੈ ਘਾੜਤਿ ਘੜੀਐ ਬਹੁਤੁ ਅਨੂਪੁ

تِتھے گھاڑت گھڑیئے بہت انُوپ

وہاں بہت خوبصورت چیزیں گھڑی جاتی ہیں۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ شرم کھنڈ میں بہت بہت بیش قیمت اور خوبصورت زیور تیار ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ شرم کے اختیار کرنے سے انسان بہت بہت خوبصورت [illegible] ہے۔ اور گناہوں کے ارتکاب سے باز رہتا ہے جس انسان کی آنکھ میں شرم نہیں ہے وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے۔ اب ان زیوروں کی خوبصورتی کا حال بیان کرتے ہیں۔

ਤਾ ਕੀਆ ਗਲਾ ਕਥੀਆ ਨ ਜਾਹਿ

تاں کیاں گلاں کتھیاں نہ جائے

ان کی باتیں بیان نہیں ہو سکتیں ۔

شرح ۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ شرم کھنڈ میں جو زیور تیار ہوتے ہیں اُن کی تعریف نہیں ہو سکتی وہ بہت ہی بیش بہا اور خوبصورت ہوتے ہیں ۔

ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਪਿਛੈ ਪਛੁਤਾਇ

جے کو کہے پِچھے پچھتائے

اگر کوئی کہتا ہے بعدہٗ پشیمان ہوتا ہے ۔

شرح ۔ یعنی اگر کوئی شخص اُن زیوروں کی تعریف کرتا ہے تو وہ نادم ہوتا ہے اپنے عجز بیان سے ۔ پس اس سے زیادہ فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے ۔ مبارک ہے وہ انسان کہ جو ان زیوروں کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔

ਤਿਥੈ ਘੜੀਐ ਸੁਰਤਿ ਮਤਿ ਮਨਿ ਬੁਧਿ

تتھے گھڑیئے سُرت مت مَن بُدھ

وہاں سُرت (اشکال) مَت (چیت) مَن اور بُدھ گھڑے جاتے ہیں ۔

شرح ۔ اب گورو صاحب ان زیوروں کی تشریح فرماتے ہیں ۔ یعنی شرم کے ذریعہ سے انسان کا دل اور عقل اور خیال پاک و صاف ہوتے ہیں اور تکبر دُور ہوتا ہے ۔ علاوہ اس کے اور کئی قسم کے خصائل حسنہ حاصل ہوتے ہیں ۔

ਤਿਥੈ ਘੜੀਐ ਸੁਰਾ ਸਿਧਾ ਕੀ ਸੁਧਿ ॥੩੬॥

تتھے گھڑیئے سُرا سِدھاں کی سُدھ

وہاں دیوتوں اور سدھوں کی بزرگی گھڑی جاتی ہے۔

شرح ۔ اگر انسان شرم اختیار کرے تو مثل دیوتوں اور سدھوں کی بزرگی حاصل کر سکتا ہے۔

اشعار مؤلف

حیا اک نشانی ہے ایمان کی — طبیعت ہو پاک اُس سے انسان کی
نہ ہو شرم گر چشم انسان میں — نہیں فرق انسان و حیوان میں
حیا سے ہو انسان کا پایہ بلند — حیا کو کریں اختیار ارجمند
حیا سے ہو انسان عزیز جہاں — حیا کو سمجھ سیرت راستاں
حیا ہے کلید در معرفت — حیا ہے بزرگان دین کی صفت
سعادت حیا سے ملے مرد کو — سیادت حیا سے ملے مرد کو
کسی کی جو ہو چشم سے شرم دور — تو اُس چشم سے ہو جیو دور نور
حیا نور ہے چشم انسان کا — حیا ایک زیور ہے ایمان کا

پوڑی ۳۷ پینتیسویں

ਕਰਮ ਖੰਡ ਕੀ ਬਾਣੀ ਜੋਰੁ

کرم کھنڈ کی بانی جور

عالم عمل کی بانی زور آور ہے۔

شرح ۔ اب گورو صاحب طالبِ معرفت پر عمل کی بزرگی ظاہر کرتے ہیں۔ پہلے اس کو بتا چکے ہیں کہ گیان اور شرم و حیا عمدہ فضائل ہیں۔ اب وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اُن کے ساتھ عمل کا ہونا بھی لازمی ہے۔ صرف علم سے انسان سچی بندگی نہیں حاصل کر سکتا کیونکہ علم نام ہے ایک قوت کی ماہیت کو جان لینے کا اور عمل نام ہے اسکو کام میں لانے کا جبتک اس قوت کو کام میں نہ لایا جائے گا تب تک اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

اشعار

علم چند انکہ بیشتر خوانی — چوں عمل در تو نیست نادانی

چار پائے برو کتابے چند — نہ محقق بود نہ دانشمند

اگر انسان کو علم ہو مگر عامل نہ ہو تو ایسا ہے جیسے اندھے کے ہاتھ میں مشعل۔ کیونکہ اس سے وہ کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

ਤਿਥੈ ਹੋਰੁ ਨ ਕੋਈ ਹੋਰੁ

تتھے ہور نہ کوئی ہور

وہاں کوئی اور نہیں ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ عمل کے سامنے اور کوئی فضیلت اور بزرگی نام آور نہیں ہے۔ جہاں عالم باعمل پہنچ سکتا ہے وہاں اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

ਤਿਥੈ ਜੋਧ ਮਹਾਬਲ ਸੂਰ

تتھے جودھ مہابل سور

وہاں صرف مرد شجاع اور نہایت طاقتور اور بہادر پہنچتا ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ اس مقام پر صرف وہی پہنچتے ہیں۔ کہ جو بڑے شجاع اور بہادر ہوتے ہیں۔ جو اپنے کُل حواس کو قابو کرتے ہیں جنہوں نے نفس امارہ پر فتح پائی ہے۔ کام یعنی شہوت۔ کرودھ یعنی غضب۔ لوبھ یعنی حرص۔ موہ یعنی محبت۔ اہنکار یعنی تکبّر اِن سب کو اپنا فرمانبردار بنایا ہے۔ ظاہر ہے کہ اِن چیزوں کو قابو کرنے کے لئے سب سے بڑی شجاعت اور قوّت درکار ہے۔ حقیقی بہادر اور شجاع وہی ہے کہ جو اُن کو قابو کرتا ہے۔ نہ کہ وہ کہ جو شیر کو مغلوب کرے یا ہاتھی کو مار سکے۔

مؤلف

نہیں وہ پہلوان جسنے کہ بیل و شیر کو مارا ٭ وہی ہے پہلوان جسنے کہ مارا نفس امّارہ

میدانِ دغا میں بڑھ کر تلوار مارنا بہت آسان ہے مگر کام اور کرودھ وغیرہ دشمنوں کے مقابلہ میں کھڑا ہونا بہت دشوار ہے۔

ਤਿਨ ਮਹਿ ਰਾਮੁ ਰਹਿਆ ਭਰਪੂਰ

تن میں رام رہیا بھرپور

اُن کے دل میں پرمیشور پُر ہو رہا ہے۔

شرح۔ یعنے مُفصّلہ بالا جو بہادر شجاع مرد ہیں ان کے بال بال میں پرمیشور بس رہا ہے۔ ہر وقت وہ اُسی کے گیان دھیان میں مستغرق رہتے ہیں۔ سوائے اس کے اور کسی شئے کا خیال اُن کے دِل میں نہیں آتا۔

شعر مولف

تیرا ذِکر پھیلا ہوا کُو بکُو ہے ؛ جہاں دیکھتا ہوں وہاں تو ہی تو ہے

ਤਿਥੈ ਸੀਤੋ ਸੀਤਾ ਮਹਿਮਾ ਮਾਹਿ

تتھے سیتو سیتا مہما ماہہ

وہاں شیتل سے شیتل ہیں تعریف میں۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ عالم عمل میں جو لوگ رہتے ہیں وہ سب شیتل سبھاؤ یعنی بُردبار ہیں یا یُوں کہو کہ وہ ایشور کی مہماں کے تصوّر میں شانتی سروپ ہو رہے ہیں۔ یعنی پرمیشور کا ایک رنگ لگنے سے اُن کو شانتی حاصل ہو گئی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے لوگ بڑے حلیم اور بُردبار ہوتے ہیں۔

ਤਾ ਕੇ ਰੂਪ ਨ ਕਥਨੇ ਜਾਹਿ

تا کے رُوپ نہ کتھنے جانہہ

اُن کے رُوپ بیان نہیں ہو سکتے۔

شرح۔ یعنی ان اوصاف سے جو لوگ متصف ہوتے ہیں اُنکی پاکیزگی اور خوبصورتی کا بیان نہیں ہو سکتا۔ حاصل کلام یہ کہ وہ نہایت پاکیزہ صُورت اور پاک سیرت ہوتے ہیں۔

ਨਾ ਓਹਿ ਮਰਹਿ ਨ ਠਾਗੇ ਜਾਹਿ

نا اوہ مرہں نہ ٹھاگے جانہہ

نہ وہ مرتے ہیں نہ ٹھگے جا سکتے ہیں۔

شرح۔ یہ شبد اگلے شبد کی جڑ ہے۔

ਜਿਨ ਕੈ ਰਾਮੁ ਵਸੈ ਮਨ ਮਾਹਿ

جن کے رام وسے من مانہہ

جن کے دل میں پرمیشور بس رہا ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جنکے دل میں سری پرمیشور بس رہے ہیں۔ وہ کبھی نہیں مرتے یعنی جنم مرن سے نجات حاصل کرتے ہیں۔

دائرہ تناسخ میں نہیں پڑتے کوئی دُنیوی شے اُن کو فریب نہیں دے سکتی کیونکہ وہ اُن کی حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔

ਤਿਥੈ ਭਗਤ ਵਸਹਿ ਕੇ ਲੋਅ

تِتھے بھگت وسیں کے لوئے

وہاں عابدوں کے کئی عالم آباد ہیں۔ لوئے سے مُراد لوک سے ہے۔ یعنی کرم کھنڈ میں بیشمار ہی عابد ہیں۔ کہ جو پرمیشور کی اطاعت میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔

ਕਰਹਿ ਅਨੰਦੁ ਸਚਾ ਮਨਿ ਸੋਇ

کرہیں آنند سچا من سوئے

وہ خوشی کرتے ہیں اور ان کے دل میں وہی ست پرمیشور ہے۔

شرح۔ یعنی وہ عابد وہاں بڑی مسرّت اور راحت سے رہتے ہیں۔ اور اُن کے دل میں سوائے سچے پرمیشور کے اور کسی کا خیال نہیں آتا۔

ਸਚ ਖੰਡਿ ਵਸੈ ਨਿਰੰਕਾਰੁ

سچ کھنڈ وسے نرنکار۔

نرنکار درگاہِ حقیقی میں بس رہا ہے۔ یعنی اس کا دربار ست ہے۔ وہ

ایسا وِیاپک اور مُحیطِ کُل ہے کہ اپنی سّتا کے سبب سے ہر جگہ بس رہا ہے۔ اِس سے ثابت ہوا کہ اُس کی قُدرت کا کُل کارخانہ سّت یعنے حق ہے۔ جہاں وہ بس رہا ہے۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲ

کر کر دیکھے ندر نہال

بنا بنا کر دیکھتا ہے۔ نظر سے نہال کرتا ہے۔

شرح ۔ یعنے وہ پرمیشور اپنی صنعتیں بنا بنا کر ان کو دیکھتا ہے۔ اور اُن کو اپنی نظر سے نہال کرتا ہے۔ دیکھو انسانوں کو بنا کر اُن پر کیسی کیسی بخشش اور کرم کرتا ہے۔ جس پر نظر کرتا ہے اُس کو نہال کر دیتا ہے۔

ਤਿਥੈ ਖੰਡ ਮੰਡਲ ਵਰਭੰਡ

تتھے کھنڈ منڈل وربھنڈ

وہاں کھنڈ منڈل برہمانڈ ہیں۔

شرح ۔ یعنے نَو کھنڈ۔ بارہ منڈل اور کُل برہمانڈ اُسی پرمیشور کے سچ کھنڈ یعنے بارگاہ حقیقی میں بس رہے ہیں۔ نو کھنڈ یہ ہیں۔ اِبند[1]۔ کسیر[2] تامر۔ برن[3]۔ گیبھ۔ سمرت[4]۔ کمار گاد[5]۔ ناگ[6]۔ سومیہ[7]۔ وارن[8]۔ گاندھرو[9]۔ بارہ راسیاں یعنے منڈل مشہور ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ پرمیشور مُحیطِ کُل ہے۔ ہر جگہ بس رہا ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਕਥੈ ਤ ਅੰਤ ਨ ਅੰਤ

جے کو کتھے تا انت نہ انت

اگر کوئی بیان کرے تو کوئی شمار معلوم نہیں ہوتا۔

شرح ۔ یعنے اس پرمیشور کی مخلوقات کا کچھ شمار نہیں ہے ۔ لاتعداد اور بے انتہا ولائتیں اور طبقے اس کے بنائے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی اُن کا بیان کرنا چاہے تو نہیں ہو سکتا اور نہ اُن کی کوئی انتہا معلوم ہوتی ہے ۔

ਤਿਥੈ ਲੋਅ ਲੋਅ ਆਕਾਰ

تتھے لوآ لوآ آکار

وہاں جہاں جہاں آکار ہیں۔

شرح ۔ یعنے اس کی مخلوقات میں قسم قسم کے اشکال ہیں ۔ یا یوں کہو کہ بیشمار عالم اور بیشمار اُن میں صورتیں اور شکلیں ہیں۔ ان کی انتہا کسی کو معلوم نہیں ہے ۔

ਜਿਵ ਜਿਵ ਹੁਕਮੁ ਤਿਵੈ ਤਿਵ ਕਾਰ

جو جو حکم توے تو کار

جس طرح اس کا حکم ہوتا ہے اسی طرح کارروائی ہوتی ہے ۔

شرح ۔ یعنی یہ تمام مخلوقات اس کے حکم کے اندر ہے ۔ جس طور پر

وہ حکم دیتا ہے اسی طرح کارروائی عالم کی ہوتی ہے۔ کسی کو اقبال دیتا ہے اور کسی کو زوال۔ کسی کو سعادت کسی کو شقاوت کسی کو راحت کسی کو رنج۔ کسی سر کو خاک و خون میں ملاتا ہے اور کسی سر پر افسر و تاج شاہی رکھتا ہے۔

ਵੇਖੈ ਵਿਗਸੈ ਕਰਿ ਵੀਚਾਰੁ

ویکھے وگسے کر ویچار

سوچ اور فکر کرے۔ دیکھے۔ اور خوش ہووے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کو لازم ہے کہ مشاہدۂ کائنات اور معائنہ قدرت کرے اور اس سے تجربات حاصل کرے اور اپنے دل کو راحت پہنچائے۔ قدرت کے نظارہ سے زیادہ عجیب و غریب اور کوئی نظارہ نہیں ہے۔ یہی نظارہ اور تماشہ ہے کہ جس سے انسان کو سرورِ حقیقی اور راحت اصلی ملتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਕਥਨਾ ਕਰੜਾ ਸਾਰੁ ॥੩੭॥

نانک کتھنا کرڑا سار

اے نانک بیان ہونا سخت مشکل ہے۔

شرح۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ پرمیشور کی قدرت کا بیان ہونا سخت مشکل ہے۔ کہ جیسا لوہا سخت ہوتا ہے۔ پس انسان کو لازم ہے کہ کنہ قدرت کی دریافت سے باز رہے۔ اس کو معائنہ اور مشاہدہ میں لائے۔ راحت حقیقی حاصل کرے۔

۳۸
پوڑی اٹھتیسویں

ਜਤੁ ਪਾਹਾਰਾ ਧੀਰਜੁ ਸੁਨਿਆਰੁ

جت پہارا۔ دھیرج سُنیار

جت کی بھٹی۔ اور تحمل سُنار ہے

شرح۔ اب گورو صاحب بطور تلازمہ اور استعارہ کے اس دارالضرب کا حال بیان کرتے ہیں کہ جس میں پرمیشور کے شبدوں کے زیورات تیار ہوتے ہیں۔ انسان کو لازم ہے۔ جت کی بھٹی بنائے۔ شہوت اور غضب وغیرہ سے پرہیز کرنیکا نام جت ہے۔ اور تحمل کو سُنار بناوے۔ یعنی بُردباری اور حلم اختیار کرے۔

ਅਹਰਣਿ ਮਤਿ ਵੇਦੁ ਹਥੀਆਰੁ

اہرن مت وید ہتھیار

عقل کا اہرن یعنے سندان اور وید (گیان) کا ہتھیار بناوے۔

شرح۔ اہرن کے اُوپر لوہا کوٹا جاتا ہے اسی طرح عقل کے ذریعہ سے کبھی جہالت کو دُور کیا جاتا ہے۔ علم الٰہی کے اوزار بناوے کیونکہ بغیر اُسکے اسرارِ قدرتِ الٰہی معلوم نہیں ہوسکتی۔ اور نہ انسان کامل بن سکتا ہے۔

ਭਉ ਖਲਾ ਅਗਨਿ ਤਪ ਤਾਉ

ਚੰਗਿਆਈਆ ਬੁਰਿਆਈਆ
ਵਾਚੈ ਧਰਮੁ ਹਦੂਰਿ

چنگیائیاں بُریائیاں واچے دھرم حدور
نیکیاں اور بدیاں اس عادل حقیقی کے حضور میں آشکار
ہوتی ہیں۔
شرح۔ یعنی جس قدر نیک و بداعمال انسان کرتا ہے۔ اُس
عالم الغیب پرمیشور کو سب معلوم ہو جاتے ہیں۔ اُس سے کوئی امر پوشیدہ
نہیں ہے۔

شعر

بر احوال نابودہ علمش بصیر ؛ باسرار ناگفتہ لطفش خبیر

ਕਰਮੀ ਆਪੋ ਆਪਣੀ ਕੇ ਨੇੜੈ ਕੇ ਦੂਰਿ

کرمی آپو آپنی کے نیڑے کے دُور
اپنے اعمال کا اجر ہر ایک کو ملتا ہے کسی کو جلد کسی کو دیر میں۔
شرح۔ ہر انسان اپنے افعال و اعمال کا مکافات اٹھاتا
ہے۔ نیک افعال کا ثمرہ نیک اور بداعمال کا اجر بد ملتا ہے۔

بیت

از مکافات عمل غافل مشو ؛ گندم از گندم بروید جو ز جو

انسان کو لازم ہے کہ افعال ستودہ اختیار کرے تا کہ ثمرہ اٹھانے کے وقت شرمسار نہ ہو۔ حنظل کی بیل کو کبھی انگور نہیں لگتی۔ اور نہ کبیندو کو آم اسی طرح بدی کا ثمرہ نیکی نہیں مل سکتا۔

بیت

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت ⁂ دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

ਜਿਨੀ ਨਾਮੁ ਧਿਆਇਆ ਗਏ ਮਸਕਤਿ ਘਾਲਿ

جنی نام دھیایا گئے مشقت گھال

جنہوں نے اسکے نام کا ورد کیا ہے وہ سب مشقتوں سے آزاد ہو کر گئے ہیں۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں جس انسان نے سری پرمیشور کے سوا اور کسی کی بندگی نہیں کی وہ اس دار المحن سے آزاد ہو گیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ سوائے ایک نرنکار کی پرستش اور اطاعت کرنے کے اور کوئی وسیلہ یا ذریعہ نجات حاصل کرنے کا نہیں ہے۔ انسان کو لازم ہے کہ ہمیشہ پرمیشور کے پاک نام کو دل میں جگہ دے اور اس کی یاد مشغول رہے۔ تا کہ سرور سرمدی حاصل ہو اور اس جہان کے رنجوں اور مصیبتوں سے رہائی ملے۔

ਨਾਨਕ ਤੇ ਮੁਖ ਉਜਲੇ ਕੇਤੀ ਛੁਟੀ ਨਾਲਿ ॥੧॥

نانک تے مکھ اُجلے کیتی چھٹی نال

اے نانک اُن کے چہرے روشن ہوتے ہیں اور بہت سے اور اُن کے

شلوک

ਸਲੋਕੁ ॥

ਪਵਣੁ ਗੁਰੂ ਪਾਣੀ ਪਿਤਾ ਮਾਤਾ ਧਰਤਿ ਮਹਤੁ

پون گورو پانی پتا ماتا دھرت مہت ۔

ہوا گورو ۔ پانی باپ اور زمین مادر بزرگوار ہے ۔

شرح ۔ اب گورو جی تمام زندگی انسان کا نقشہ کھینچتے ہیں ۔ اور بتلاتے ہیں ۔ کہ یہ زمین کیا ہے ۔ انسان اس میں کس طرح عمر بسر کرتا ہے ۔ اور اس کو کیا کرنا چاہیئے ۔ گویا یہ شلوک تمام جپ کا لب لباب ہے ۔ چونکہ آب و گل سے سب کی سرشت ہوئی ہے ۔ اس لئے ان کو باپ اور ماں سے تشبیہہ دی ہے ۔ ہوا یعنی شبد کو مرشد یعنی گورو سے تشبیہہ دی ہے شبد اور پانی سے انسان علم الٰہی اور علم ادب سیکھتا ہے ۔ اس لئے وہ گورو ہے یا یوں کہو کہ ہوا انسان کی زندگی کا باعث ہے ۔ آب و گل سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے ۔ اور ہوا اس کی زندگی کو قائم رکھتی ہے ۔ چونکہ والدین سے گورو اور استاد کا مرتبہ زیادہ بزرگ ہوتا ہے اس لئے ہوا کو گورو کہا گیا ۔

شعر

وگر نیستی سعی جاسوس گوش ؛ خبر کے رسید بہ سلطان ہوش

ਦਿਵਸੁ ਰਾਤਿ ਦੁਇ ਦਾਈ ਦਾਇਆ
ਖੇਲੈ ਸਗਲ ਜਗਤੁ

دوس رات دوئے دائی دایہ کھیلے سگل جگت

دن کھلانیوالا ہے اور رات کھلانے والی۔ تمام عالم کھیل رہا ہے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ شب و روز بمنزلہ دایہ کے ہیں کہ جنکے کنارہیں تمام عالم کھیل رہا ہے۔ عالم کو گویا ایک طفل فرض کیا ہے اور شب و روز کو دایہ۔ کیونکہ انسان کو وہ ہر طرح کا عیش و آرام پہنچاتی ہیں۔ اور انہیں کی بغل میں وہ پرورش پاتا اور بڑا ہوتا ہے۔ دن میں انسان طرح طرح کے کام حصول روزی کے لئے کرتا ہے۔ رات کو تمام محنت اور مشقت سے آرام پاتا ہے۔

شعر

شب از بہر آسائش تست و روز
مہ و روشن و مہر گیتی فروز
کنار و ایر مادر دلپذیر
بہشت ست و بستان در و جوئے شیر

ساتھ نجات پا گئے۔

شرح۔ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ جو پرمیشور کے پاک نام کا ورد کرنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کے رُخ مُنوّر اور نمایاں ہوتے ہیں اور اُن کو دیکھ کر اور بہت سے لوگ اعمال صالحہ اختیار کرتے ہیں یا اُن کی برکت سے اِس جہان سے رہائی پاتے ہیں۔

مؤلف

گورُو کا نام ہے جِن کی زباں پر
سدا رہتا ہے اُن کا رُخ منوّر

جو رکھتے ہیں گورُو کے نام کو یاد
وہ سب رنجوں سے ہو جاتے ہیں آزاد

جو اُس مالک کی کرتے ہیں اطاعت
وہ حاصل کرتے ہیں گنج سعادت

جو اُس خالق کی کرتے ہیں عبادت
وہ پاتے ہیں بزرگی اور سیادت

دلِ ناداں نہ کر اُس کو فراموش
نہ ہو عیش جہاں میں مست و بدہوش

سمجھ ہر اک نفس کو تُو غنیمت
نہ ہو غافل کہ ہے اب وقتِ فرصت

گذرتی ہے جوانی ایک دم میں
نہ ہو کچھ ہاتھ سے عہد ہرم میں

نہیں عالم زیادہ ایک دم سے
یہ طے ہوتی ہے منزل ایک قدم سے

تو اپنی زندگی برباد مت کر
ہوئی برباد گر فریاد مت کر

رہِ صدق و صفا میں تو نہ دم مار
جو حق توفیق دے تجھ کو قدم مار

عمل میں سعی کر اے مردِ ہوشیار
نہ غفلت میں بسر کر عمر زنہار

سپاس ادا کر ہر نفس تُو
نہ ہو پابندِ دُنیا و ہوس تُو

رہا کر اگر تجھ کو خبر ہے
کہ تجھ پر بخشش ہو کس قدر ہے

ہمہ فصل و مہ و سال و شب و روز　　ہمہ تاباں و مہرِ عالم افروز
نجوم و آسمان و برف و باراں　　ہوا و آتش و ابرِ بہاراں
بر و بحر و تھل و کوہ و بیاباں　　گل و گلزار و بستان و خیاباں
نسیم و نکہت و بادِ بہاری　　صدائیں بلبلوں کی پیاری پیاری
بنایا ایک دانہ سے شجر کو　　لگایا شاخ میں اُس کے ثمر کو
یہ سب نخل و نوا تیرے لئے ہیں　　نہیں بیفائیدہ پیدا کئے ہیں
نہ رکھ ہرگز زبانِ شکر خاموش　　نہ کر ایسے خدا کو تو فراموش

سپاس و حمد کو وردِ زباں کر
ہمیشہ نامِ حق کو حرزِ جاں کر

تمام شد